Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منصبِ ولائیت

تصنیف لطیف

خطیبِ العصر علامہ منصب علی شرقپوری فاضل علوم شرقیہ

ناشر

صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری

Marfat.com

ب

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب ——— منصب ولایت

مصنف ——— منصب علی مجددی صدر مدرس
دارالمبلغین شرقپور شریف

تعداد ——— ایک ہزار

کتابت ——— سلطان القلم شرقپور شریف

Marfat.com

بفیضانِ کرم

شیخ القرآن والحدیث علامہ مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ العالی
مہتمم دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاں ڈوگراں
ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

و

برائے ایصالِ ثواب

صاحب عرفان والیقان والد بزرگوار جناب حضرت مولانا میاں

محمد حیات صاحب رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہٗ

میرانپوری ۔ ضلع شیخوپورہ

86514

Marfat.com

ر

انتساب

بقیۃ السلف حجۃ الخلف بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی، بشارۃ شیر ربانی تصویر لاثانی فخر المشائخ حضرت قبلہ الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپور شریف پاکستان۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

سگِ آستانہ عالیہ
منصب علی شرقپوری

Marfat.com

پیش لفظ

مدتوں سے احباب کا اصرار تھا کہ آپ ولائت پر ایسی کتاب لکھیں جس میں لفظ ولایت کے معانی و مطالب سے بحث ہو اور ساتھ ساتھ عام فہم اُردو میں ہو تاکہ خواص و عوام کو یکساں نفع و فائدہ پہنچے لیکن شب و روز کے چوبیس گھنٹوں میں درس و تدریس و تبلیغ وغیرہ امور سے استراحت کے لیے چند گھنٹے بھی بمشکل میسر آتے جس کے باعث اس کام کی تکمیل میں تاخیر ہی ہوتی رہی چوں کہ یہ کام معمولی نہ تھا اس وجہ سے میں مدت تک اس بگٹٹ گھاٹی سے گذرتے ہوئے ڈرتا رہا لیکن اصرار احباب نے آخر اس امر پر مجبور کر ہی دیا اور باوجود بے بضاعتی و کم مائیگی علم کے توکلاً علی اللہ اس اہم کام کو شروع کرنا پڑا۔

السّعیُ مِنّی والاتمام من اللہ

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

✗

Marfat.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
ولی کی تعریف	۱	ذکرالٰہی اور صیقل قلب	۳۵
ولی کے معانی	۲	تقویٰ اور خوف خدا	۳۶
اولاً ولائت بمعنی تصرف و اختیار	،،	تقویٰ اور شعائر اللہ	۳۸
ثانیاً ولائت بمعنی ربوبیت	۶	ولائیت اور قرآن	۴۰
ولی بمعنی ناصر و مددگار	۱۰	ولائت اور حدیث	۴۵
ولی کامل کی پرواز	۱۲	حضرت مجدد الف ثانی اور	۴۸
اہل اللہ کا غائبانہ امداد فرمانا	۱۴	ملاں طاہر لاہوری	،،
اولیاء اللہ کے لطائف	۱۷	نگاہِ ولایت کے کرشمے	۵۵
وسعت نظر	۱۹	ولائت اور اقوال سلف صالحین	۵۶
فراست صحابی رسولِ مقبول	،،	متفرق ولائت کی مثال	،،
تعارف رابعہ بصری	۲۶	مردان خدا اور کاروبار	۵۸
کعبہ معظمہ کا سرہند شریف میں نزول	۳۰	ولائت اور شریعت کی پابندی	،،
حضرت رابعہ اور دوستی خدا	۳۱	ولائت کے درجات اور	۶۲
تقویٰ اور ایمان	۳۲	اولیاء کی اقسام	،،
تقویٰ کے درجات	۳۳	تذکرہ ابدال	۶۳
ذکرالٰہی اور برہان رشید	۳۴	تذکرہ ابدال و اقطاب	،،

Marfat.com

تذکرہ غوث ۶۵
غوث اعظم نائب رسول معظم ۶۶
برکات اولیا اور اہل زمین ۶۹
ضرورت اولیاء ۷۱
ضرورت شیخ ۷۹
آداب شیخ ۸۷
دار فانی میں اہل اللہ کا مدد فرمانا ۹۱
برزخی زندگی کی چند جھلکیاں ۹۲
حیات برزخی کی انوکھی حکایت ۹۵
دار برزخ میں اولیاء کرام کا امداد فرمانا ۹۷
مزارات پر حاضری ۹۹
فضائل سید المرسلین ؍؍
حقیقت عرس ۱۰۵
عرس کی اصطلاح ؍؍
اقوال سلف صالحین ۱۰۹
مقام صاحب عرس ۱۱۰
ایصال ثواب ۱۱۲
بلندی درجات ۱۱۴
حزب اللہ کے اختیار کی کہانی اغیار کی زبانی ۱۱۸
حضرت ابراہیم کی برہان اٹل ۱۲۱
کرامات اولیاء اور کتاب اللہ ۱۲۳
دلیل اول۔ دلیل ثانی ۱۲۴، ۱۲۵
دلیل ثالث۔ دلیل رابع ۱۲۵-۱۲۶
کرامات اولیاء اور حدیث رسول ۱۲۹
دلیل اول۔ دلیل ثانی ۱۳۰-۱۳۱
نصیحت آموز اقوال سلف صالحین ۱۳۳
عبرت انگیز ارشادات نبوی ۱۳۴
تصوف و طریقت ۱۳۶
سرتاپا ادب لوگوں کی داستان ۱۴۳
بیعت کی حقیقت ۱۴۶
بیعت کی شرائط ۱۵۰
تعریف علم لدنی ۱۵۶
علم لدنی حضرت امام غزالی کی نظر میں ۱۵۷
علم لدنی حضرت بایزید بسطامی کی نظر میں ؍؍
اہل علم کیلئے نصیحت آموز واقعہ ۱۶۱
اولیاء اللہ اور خشیت الٰہی ۱۶۴
عین بحث۔ دعوت فکر ۱۶۵، ۱۶۷
عین شہرت۔ عین عصمت ۱۶۹

Marfat.com

۷۸۶

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ
والسلام علی من کان نبیا و آدم بین الماء والطین
اجمل الاجملین اکمل الاکملین سید الاولین والآخرین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

(ترجمہ) خبردار اللہ تعالیٰ کے دلیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

حضرات گرامی!

قبل اس کے کہ میں اولیا کرام کی عظمت و سلطنت شان و آن واقعات و مجاہدات ہدیہ ناظرین و تحفہ قارئین کروں پہلے لفظ ولی کے متعلق چند تفسیری فوائد و روایات صحیحہ و عبارات معتبرہ پیش کرتا ہوں لفظ ولی صیغے اور گرامر کے لحاظ سے اسم مبالغہ ہے۔

ولی کی تعریف

ھو ولیا لشئ من امورکم بالاستقلال یحمیکم من

Marfat.com

المَصَائِب یعنی وہ شخص جو مستقلاً تمہارے کسی کام کا متولی ہو اور تمہیں وہ مصیبتوں سے بچائے۔

ولی کے معانی

- انچارج
- قریب
- متصرف و مختار
- مسلسل بارش کا ہونا
- ربوبیت
- پڑوسی
- مددگار
- حلیف
- دوست

اگر لفظ ولی ولائت سے مشتق ہو تو اس کا معنی ہے تصرف و اختیار جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ هُنَالِکَ الوَلَایَةُ لِلّٰہِ الحَقُّ اور بعض مفسرین عظام نے یہاں ولایت کو ربوبیت سے بھی تعبیر کیا ہے۔

اولاً ولائت بمعنی تصرف و اختیار

قَالَ یَا اَیُّھَا المَلَؤُا اَیُّکُم یَاتِینِی بِعَرشِھَا قَبلَ اَن یَاتُونِی مُسلِمِین قَالَ عِفرِیتٌ مِنَ الجِنِّ اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ قَبلَ اَن تَقُومَ مِن مَقَامِکَ وَاِنِّی عَلَیہِ لَقَوِیٌّ اَمِینٌ قَالَ الَّذِی عِندَہٗ عِلمٌ مِنَ الکِتٰبِ اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ قَبلَ اَن یَرتَدَّ اِلَیکَ

Marfat.com

طرف ۔ فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ اے دربار والوں تم میں کوئی
ہے کہ لے آئے میرے پاس اس کا تخت، پہلے اس سے کہ وہ آئیں میرے
پاس مسلمان ہو کر۔ بولا ایک جنوں میں سے، میں لا دیتا ہوں وہ آپ کو قبل
اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں اس پر اس تخت کے
اٹھانے پر طاقتور اور امین ہوں بولا وہ شخص جس کے پاس تھا ایک علم کتاب کا،
میں لا دیتا ہوں وہ تخت آپکو اس سے پہلے کہ پھر آئے آپ کی آنکھ آپ کی
طرف یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے۔

حضرات محترم! حضرت سلیمان علیہ السلام اور بلقیس کا قصہ اور واقعہ محتاج
تعارف و بیان نہیں کیوں کہ قرآن نے اسے شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا
ہے اور یہاں قصہ بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ ہم تو صرف اور صرف یہ
بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پروردگار عالم نے اپنے مقربین کو کس قدر طاقت
عطا فرمائی ہے۔

آیات بینات میں ایزد متعال نے اپنے ایک بندہ مقرب و محترم کا
ذکر فرمایا ہے جس وقت بلقیس کے قاصد و ایلچی جو تحائف و ھدایا لے کر
آئے تھے اور واپس چلے گئے تو سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں و
حواریوں کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہے جو کہ تخت بلقیس کو
میرے پاس لے کر آئے اس سے پیشتر کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئیں
تو ایک جن دیو ہیکل کہنے لگا کہ میں جناب کی عدالت برخاست اور مجلس اٹھنے
سے پہلے لاؤں گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے بھی

Marfat.com

جلدی منگوانا چاہتا ہوں اس وقت ایک صاحب علم بولے کہ میں اسے چشم زدن سے پہلے لاتا ہوں۔ مفسرین کی تشریح کے مطابق یہ آصف برخیا تھے۔ جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر بننے کا فخر حاصل تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کو اجازت دی تو انہوں نے دعا مانگی چنانچہ تخت معاً موجود ہو گیا اسی لیے علامہ امام شعرانی فرماتے ہیں الدنیا کُلُّھَا خَطْوَۃٌ عِندَ اَولِیَاءِ اللہِ یعنی تمام دنیا اللہ والوں کے نزدیک ایک قدم سے زیادہ نہیں ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَآ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ کُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَکٰوۃً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ۝

اور جو لڑکا تھا اس کے والدین ایمان دار تھے پھر ہم ڈرے کہ ان کو تنگ کرے سرکشی اور کفر کرے پس ارادہ کیا ہم نے کہ بدلا دے ان کو ان کا پروردگار اس سے بہتر ازروئے طہارت، نفاست اور زیادہ قریب، بلحاظ شفقت و مہربانی اپنے والدین پر۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مقرب و نزدیک بندہ خدا جس کو رب ذوالجلال نے رحمت اور علم وافر عطا فرمایا تھا سے ملاقی ہوئے۔ جن کے بارے میں مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے اور ان کی صحبت میں تربیت کے واسطے روانہ ہوئے تو ایک مقام پر حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو قتل کر دیا۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے اقتلت نفساً زکیۃً بغیر نفس تو آگے چل کر خضر علیہ السلام نے اس کی تاویل میں فرمایا کہ چوں کہ اس لڑکے کے ماں باپ بڑے نیک اور ایمان دار تھے اگر یہ لڑکا زندہ رہتا تو سرکش اور بے ایمان ہوتا اور اپنے والدین کو پریشان اور تنگ کرتا۔ لہٰذا ہم نے اس کو قتل کر ڈالا اور پھر ہم نے ارادہ کیا کہ اُن کا پروردگار ان کو اس سے بہتر اور صاف ستھرا نعم البدل عطا دیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کے عوض ان کو ایک لڑکی عطا فرمائی جس کی نسل سے ستر پیغمبروں کا ظہور ہوا۔ ان واقعات کی روشنی میں تین امور اظہر من الشمس ہو گئے۔

(۱) انبیاء و اولیاء کا عطائے الٰہی سے مجاز و مختار ہونا۔

(۲) نبی و ولی کا قول و فعل عین مرضی خدا کے مطابق ہونا۔

(۳) انبیاء و اولیاء کو زمانۂ مستقبل کا علم ہونا۔

Marfat.com

ثانیاً ولائیت بمعنی ربوبیت

محدث بیہقی نے بکر بن عبداللہ مزنی سے نقل کیا ہے کہ ایک بادشاہ بڑا جابر و ظالم اور ساتھ ساتھ بت پرست بھی تھا اس کی قوم نے اس سے تنگ آکر اس پر چڑھائی کی جس کے نتیجہ میں وہ زندہ گرفتار ہو گیا قوم کے مفکرین و مدبرین نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس ظالم کو کس طرح مارا جائے۔ بالآخر یہ طے پایا کہ اس کو تانبے کے بہت بڑے برتن میں ڈالو اور نیچے آگ جلاؤ اس طرح تکلیف دے کر اس کو ہلاک کر دو۔

چنانچہ انہوں نے اسے تانبے کے ایک بہت بڑے برتن میں ڈال کر چولہے پر رکھ دیا اور نیچے آگ جلانی شروع کر دی۔ جب اسے تکلیف پہنچی تو اس نے اپنے معبودان باطلہ کو امداد و اعانت کے لیے پکارنا شروع کیا۔ باری باری ایک دوسرے کو پکارتا کہ اب مجھے دنیاوی عذاب سے بچاؤ۔ کیوں کہ میں تمہاری عبادت کرتا رہا اور تمہاری نگہداشت کرتا رہا اور تمہارا پہرہ دیتا رہا اور تم سے گرد و غبار جھاڑتا اور صاف کرتا تھا۔ بار بار پکارا لیکن کسی نے اس کی دستگیری نہ کی اور حقیقت میں نہ ہی وہ کر سکتے تھے۔ کیوں کہ وہ تو مَا لَا یَضُرُّ وَلَا یَنْفَعُ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نے معبودان باطلہ سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اور ان جھوٹے خداؤں سے مکمل رخ پھیر کر نہائت

Marfat.com

عاجزی و انکساری کے ساتھ آسمان دنیا کی طرف نظر اٹھائی اور لا الٰہ الا اللہ کو بار بار ورد زبان بنایا اور یا ہو یا ہو کا وظیفہ کرنے لگا جس کے نتیجے میں بارش برسنی شروع ہوگئی جس سے آگ بجھ گئی پھر سخت ہوا کے جھونکے چلے اور ہوا اس برتن کو جس میں وہ تھا اڑا کر لے گئی اور برتن زمین و آسمان کے درمیان چکر لگاتا رہا اور وہ برابر لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتا رہا پھر حکیم مطلق نے اُسے ایسے علاقہ میں ڈال دیا جہاں کے لوگ توحید باری تعالیٰ سے جاہل و ناآشنا تھے وہ اس طرح کلمہ توحید پڑھتا رہا جسے سن کر وہاں کے لوگوں نے اسے اس برتن سے نکالا اور حال دریافت کیا۔ اس نے اپنا سارا حال کہہ سنایا۔ لوگوں نے اس کا حال سن کر کلمہ طیبہ پڑھا اور وہ سب کے سب مسلمان ہوگئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہوگئے۔ (مجالس سنیہ)

یہ بت کہ تراشیدہ تہذیب نوی ہے
غارت گر کاشانہ دین نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

یہ حدیث پاک اسی کی طرف نشاندہی کرتی ہے یا ایھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔ یعنی اے لوگوں تم لا الٰہ الا اللہ کہو تم کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔ وفی روایۃ اُخری من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
بحوالہ کشف الغمۃ (مسلم شریف)

Marfat.com

اگر لفظ ولی ولایت سے اخذ ہو تو اس کے معنی امارت و حکومت کے ہیں جس کی تفسیر میں مورخین نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جب مصر قحط سالی کا شکار ہو گیا جس کے نتیجہ میں کھیتیاں خشک ہو گئیں اور ہرے بھرے باغ خزاں کا شکار ہو گئے اور بالخصوص دریائے نیل کی گہرائیوں اور اس کی سطحی بلندیوں نے انسانوں و حیوانوں و وحوش و طیور کو جواب دے دیا۔ تو دریں حالت اہالیان مصر حضرت عمرو بن عاص جو کہ اس وقت مصر کے گورنر تھے کے پاس حاضر خدمت ہوئے کہ حضور والا یہ دریا نیل اس وقت تک بہتا نہیں ہے۔ جب تک کہ ہم ایک لڑکی خوبصورت زیور سے آراستہ و پیراستہ کر کے اسکی نذر نہ کریں۔ فرمایا یہ تو ایک قبیح رسم ہے۔ جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا انہوں نے کہا حضور پھر اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ فرمایا ٹھہرو میں ابھی خلیفہ وقت حضرت عمر فاروق کو اس حال سے آگاہ کرتا ہوں۔

چنانچہ آپ نے حضرت فاروق اعظم کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ جس نے ساری صورت حال سے آپ کو مطلع کیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ نے دریائے نیل کی خشک ترین وادی کی طرف مکتوب لکھا جسے تاریخ الخلفاء میں علامہ الحافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے نقل کیا ہے فرمایا ان کنتَ تجری بامرک فلا تجر وان یجریک اللہ فسأل اللہ الواحد القہار ان یجریک۔ جب قاصد نے واپسی پر یہ خط حضرت عمرو بن عاص کو دیا اور آپ نے وہ خط دریا کے سپرد کر دیا چنانچہ خط ڈالنا ہی تھا کہ دریائے نیل اپنی سطح پر بہنے لگا اس واقعہ سے یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ اہل اللہ کی صرف اور صرف لوگوں پر نہیں بلکہ حکومت پانی پر ہوتی ہے

Marfat.com

کہتا ہوں صرف پانی پر نہیں بلکہ اربعہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ و ہوا پر ہوتی ہے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری دریا کے کنارے کشتی کے انتظار میں کھڑے تھے اسی دوران میں حضرت حبیب عجمی آگئے اور آپ سے توقف کی وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا میں کشتی کا انتظار کر رہا ہوں ۔حضرت حبیب عجمی نے فرمایا کشتی کی کیا ضرورت ہے کیا آپ یقین نہیں رکھتے۔

حضرت حسن بصری نے فرمایا کیا آپ علم نہیں رکھتے ۔حضرت حبیب عجمی بغیر کشتی کے دریا سے گذر گئے۔

Marfat.com

ولی

بہ معنی

ناصر و مددگار

Marfat.com

ارشاد ربانی ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ یعنی اے مسلمانوں تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں اور دوسری جگہ ہے اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی ایمان داروں کا مددگار اللہ ہے جو ان کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں داخل کرتا ہے۔

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ کا ایک مرید صادق بغرض تجارت ہندوستان میں جانے سے قبل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کوئی ایسا وظیفہ بتائیں بوقت مشکل کام آئے فرمایا یا عباد اللہ اعینونی پر عمل کرنا چنانچہ وہ اجازت لے کر رخصت ہوگیا اور وہاں سے چھ ماہ کے بعد جب واپس لوٹا تو اس کی سواری کشتی بحر زخار میں آگیا اور بھنور میں پھنس گیا جس کے نکلنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی اس نے اس وقت اپنے پیر و مرشد مولانا جامی کو پکارنا شروع کیا اور مولانا جامی اس وقت درس و تدریس میں مصروف تھے۔ اچانک آپ اپنے تلامذہ کے درمیان سے غائب ہوگئے شاگردان حیران و ششدر رہ گئے۔ کہ آج عجیب معاملہ پیش آیا کچھ وقت کے بعد حضرت تشریف لائے اور کپڑے بھیگے ہوئے تھے۔

طلبہ کرام یہ دیکھ کر اور متحیر ہوئے فرمایا حیرت کی بات نہیں میرا ایک

Marfat.com

مرید دریا کی موجوں کا شکار ہوگیا تھا اور اس کا سامان اس کی لہروں کی نذر ہوگیا تھا چنانچہ اس نے ایسے آڑے وقت میں مجھے یاد کیا اور میں اس کی مدد کرنے کو تھا طلبہ نے یہ واقعہ سن کر دن اور تاریخ اور وقت نوٹ کر لیا چند دنوں کے بعد وہی شخص نہایت ہی ادب واحترام سے حاضر خدمت ہوا اور آپ کا شکریہ ادا کرنے لگا کہ لولا کَ لَهلکنا فی ذالک الیوم خدا کی قسم اس دن اگر آپ ہماری امداد و دستگیری کو تشریف نہ لاتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ یہ سن کر طلبہ کو اس واقعہ کا یقین کامل ہوگیا اسی کی عکاسی کرتے ہوئے حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

سوا تیرے اے ناخدائے غریباں
وہ ہے کون جو ڈوبتوں کو بچائے
سہارا دیا جب میرے ناخدا نے
ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رخ ہوا کا

ولی کامل کی پرواز

حضرت حکیم محمد اسحاق صاحب دفتر واقع گنگا رام بلڈنگ لاہور اپنے سرکاری کام میں منہمک تھے کہ یکایک کشش محسوس ہوئی جیسے میاں صاحب یاد فرما رہے ہیں آپ شرقپور شریف کے لیے چل پڑے چوبرجی پہنچ کر تانگہ پر سوار ہوئے جب چوہنگ پہنچے تو شام ہو چکی تھی دریائے راوی عبور کرنے کا مرحلہ درپیش آیا، متفکر تھے کہ کہیں ملاح چلے نہ گئے ہوں

Marfat.com

جب حکیم صاحب دریا پر پہنچے تو ایک ملاح کو موجود پایا جو گھر جانے کی تیاری میں تھا حکیم صاحب کو دیکھ کر اس ملاح نے کہا بیٹا شاید آج میں تمہارے لیے اب تک یہاں ہوں ورنہ میں تو اس وقت گھر چلا جاتا ہوں حکیم صاحب نے اس ملاح کی کشتی میں دریا عبور کیا اور نماز مغرب ادا کی اور لمبے رستہ کی بجائے چھوٹا رستہ اور آسان رستہ اختیار کیا جو کہ جنگل سے گذر کر جاتا تھا ابھی نصف راستہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک سرکنڈوں سے ایک خوفناک بھیڑیا نمودار ہوا اور حکیم صاحب سے صرف دس قدم کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا حکیم صاحب بھیڑیے کو دیکھ کر خوف زدہ ہوئے کیوں کہ موت سر پر کھڑی تھی اس حالت میں اپنے پیر و مرشد حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آنکھیں بند کر لی چند منٹوں کے بعد آنکھ کھولی تو بھیڑیا جا چکا تھا حکیم صاحب شرقپور شریف پہنچے تو میاں صاحب نماز عشاء باجماعت ادا کر رہے تھے حکیم صاحب نماز میں شامل ہو گئے۔ فراغت صلوٰۃ کے بعد حضور قبلہ عالم سے ملاقات ہوئی تو حکیم صاحب پر اس وقت بھی خوف و ہراس طاری تھا۔ میاں صاحب نے فرمایا لالے اج تے توں بڑا ای تھکایا اے ساتوں تے کھلیاں پے گئیاں نے اگوں توں سدھے راہ آیا کر ایہ نہیں ہو سکدا کہ میرا مرید یاد کرے تے میں نہ پہنچاں۔

(بحوالہ خزینہ کرم)

عملاں والے لنگ پار گئے غافل غوطے کھاندے
غلام فرید اوہ تاں ڈبن نہیں دیندے کامل پھڑ باہاں دے

Marfat.com

اہل اللہ کا غائبانہ مدد فرمانا

شیخ عثمان سر لیفینی و شیخ محمد عبد الحق حریمی فرماتے ہیں کہ ہم بغداد شریف میں اپنے شیخ یعنی غوث پاک کے سامنے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے یکایک کھڑے ہو گئے اور اپنی کھڑاؤں میں وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو زور دار ایک نعرہ لگایا اور اپنی ایک کھڑاؤں کو ہوا میں پھینک دیا اور وہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہو گئی پھر آپ نے دوبارہ نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں کو ہوا میں پھینک دیا وہ بھی ہماری آنکھوں سے دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہو گئی۔ بعد ازیں آپ چپ چاپ بیٹھ گئے مگر کسی کو آپ سے پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ۲۲ دن کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا کہنے لگا کہ ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے۔ ہم نے حضرت سے اجازت مانگی کہ ان سے نذر لے لیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک ان لوگوں سے نذر لے لو۔ چنانچہ انہوں نے ایک سیر ریشم اور چند ریشمی کپڑے کچھ سونا اور وہ دو کھڑائیں جو آپ نے ایک دن پھینکی تھیں لا کر دے دیں۔ ہم نے اُن سے کہا کہ تم کو یہ دو کھڑائیں کہاں سے ملیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اتوار کے روز تین صفر کو چلے جا رہے تھے کہ اثنا سفر ہم پر عرب کے بدو حملہ آور ہوئے اور انہوں نے ہمارا مال و متاع لوٹ لیا اور ہم میں سے بعض کو مار ڈالا اور بعض کو زخمی کر دیا پھر وہ جنگل کی طرف چل دیئے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے

Marfat.com

وہ ایک جگہ ٹھہر کر لوٹ کا مال واسباب آپس میں تقسیم کرنے لگ گئے دور سے ہم بھی دیکھ رہے تھے اچانک ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اس وقت ہم شیخ محی الدین عبدالقادر رحمتہ اللہ سے فریاد کریں اور ان سے امداد طلب کریں تو بہتر ہوگا۔ ممکن ہے کہ آپ کی روحانی امداد سے ہم کو فائدہ پہنچے بنابریں ہم نے اپنے مال سے کچھ حصہ نذر مانا کہ اگر ہم کو سارا تمام مال واسباب واپس مل جائے اور ہم بھی صحیح وسلامت رہیں تو یہ سب کچھ ادا کر دینگے۔

چنانچہ ہم نے شیخ کو بایں الفاظ پکارنا شروع کیا یا شیخ عبدالقادر جیلانی المدد۔ جب ہم تھوڑی دیر تک یہ وظیفہ پڑھتے رہے تو اچانک ایسی سخت اور مہیب آواز آئی کہ تمام لوگ کانپ اٹھے اور خوف زدہ ہو گئے۔ اور جنگل بھی گونج اٹھا ہم نے اس وقت یہ خیال کیا کہ شاید ان لیٹروں کو لوٹنے کے لیے کوئی اور زبردست لیٹرے آگئے ہیں جس سے یہ شور وغل پیدا ہوا ہے ابھی ہم انہی خیالوں میں تھے کہ چند آدمی ان کی طرف سے ہمارے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اٹھو میاں ہمارے ساتھ چلو اور اپنا تمام مال ومتاع گن گن کر لے لو جو مصیبت اس وقت ہم پر نازل ہوئی ہے اس کو ملاحظہ کرو چنانچہ ہم ان کے ہمراہ وہاں چلے گئے وہاں پہنچ کر کیا دیکھتے ہیں کہ ان لیٹروں کے دو سردار مرے پڑے ہیں اور ان دونوں کے پاس ایک ایک گیلی کھڑاوں پڑی ہے۔ الغرض انہوں نے ہمارا تمام مال واسباب

Marfat.com

صحیح سلامت واپس دے کر کہا کہ یہ کوئی راز ہے جس کو ہم نہیں سمجھ سکتے کسی اللہ کے مقبول بندے نے تمہاری مدد کی ہے ہم نے کنایتہً اس راز کا انکشاف کیا جب ان لیٹروں نے حضرت غوث پاک کی یہ کرامت دیکھی تو سچے دل سے تائب ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے خدا کی شان جیسے کہ یہ مشہور و معروف ڈاکو تھے ویسے ہی یہ ڈاکو زہد و ریاضت کر کے حضرت کی توجہ سے اولیاء اللہ ہو گئے۔

تو ملیوں رب میل دِتوں ای بڑا ای کرم کیتوای
اِک نگاہ کرم دی کر کے بیڑا پار کیتوای!

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ دور سے سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں اور بوقت ندا مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں اور اپنے ارادت مند کی حفاظت بھی فرماتے ہیں جو کہ عام انسان کے بس کا روگ نہیں ہے کیونکہ اولیاء اللہ کے پاس فراست صادقہ اور بصیرت قلبی اور روشن ضمیری ہوتی ہے جس سے وہ انسان کی جملہ حرکات و سکنات سے واقف ہوتے ہیں اور اس روحانی دور بین کا حدیث میں ذکر ان الفاظ سے کیا گیا اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ کہ مومن کامل کی فراست صادقہ سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ہمارے پاس ظاہر ہے اُن کے پاس باطن ہمارے پاس بصارت ہے اور ان کے پاس بصیرت

Marfat.com

یہ لوگ دلوں کے جاسوس ہوا کرتے ہیں کیوں کہ قُلُوبُ الْمُشْتَاقِیْن مُنَوَّرَةٌ بِنُوْرِ اللّٰہِ فَاِذَا تَحَرَّکَ فِیْہِ الْاِشْتِیَاقُ اَضَاءَ نُوْرُہٗ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔ یعنی اولیاء اللہ کے قلوب واذہان جلال الٰہی کی روشنی سے منور اور روشن ہوتے ہیں اتنے روشن ہوتے ہیں کہ ان کی نظروں کے سامنے ہر ذرّہ عیاں ہوجاتا ہے یعنی زمین وآسمان کے حجابات اٹھ جاتے ہیں بلکہ اس وقت جس طرف دیکھتے ہیں ادراک ومغیبات کے دریا بہا دیتے ہیں کوئی چیز اُن کی نظر سے ڈھکی چھپی نہیں رہتی ۔

اولیاء اللہ کے لطائف

حضرت ابوالقاسم جنید فرماتے ہیں کہ میں مسجد شونزیہ میں ایک میت پر نماز پڑھنے کے انتظار میں بیٹھا تھا اسی طرح اور لوگ بھی نماز جنازہ کے انتظار میں تھے میں نے ایک فقیر کو دیکھا جس پر عبادت و بندگی کے آثار ہویدا تھے اور وہ لوگوں سے سوال کر رہا تھا میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر تھوڑی سی مزدوری ومحنت کر کے اپنے دل میں خیال کیا یہ اگر تھوڑی سی مزدوری ومحنت کر کے اپنے نفس کو سوال کی ذلت سے بچاتا تو کتنا اچھا ہوتا ۔ ابوالقاسم فرماتے ہیں جب میں رات کو گھر آیا تو اپنے معمولات بندگی وعبادت جو روزانہ رات کو کیا کرتا تھا ان کا کرنا مجھ پر وزنی اور بھاری ہوگیا ۔ چنانچہ رات بھر

Marfat.com

مرغ بسمل کی تڑپتا رہا اور تمام رات بے چینی واضطراری کے ساتھ بیٹھے بیٹھے گذار دی چند سیکنڈ بیٹھے ہوئے نیند آگئی تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس فقیر کو ایک پھیلائے ہوئے دسترخوان پر لایا گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ اس کے گوشت کو کھاؤ تم نے اس کا گلہ اور غیبت کی تھی مجھ پر اسی وقت اپنے اَوراد کے بھاری ہونے کا معاملہ واضح ہو گیا میں نے کہا میں تو غیبت نہیں کی البتہ اپنے دل میں ایک بات کی تھی۔ مجھے کہا گیا تم ان لوگوں میں سنیں جن سے اس قسم کی بات پر درگزر کیا جائے جاؤ اس سے معذرت کرو۔

چنانچہ جنید فرماتے ہیں میں صبح اس کی تلاش میں نکلا متذبذب و متردّد تھا اور ادھر ادھر گھوم پھر رہا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو اس جگہ پالیا جہاں سبزی والے اپنی سبزیاں دھو کر شہر لاتے وہاں وہ ساگ پات کے پتے چن رہا تھا میں نے دیکھتے ہی اسے سلام کیا اس نے کہا اے ابوالقاسم آئندہ بھی تم ایسی حرکت کرو گے میں نے معافی مانگی اور کہا آئندہ ایسا نہ ہو گا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے آمین۔ (حکایات الصالحین)

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو روح کو تڑپا دے اور قلب کو گرما دے
بھٹکے ہوئے آہوں کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

Marfat.com

وسعت نظر

محمد بن علی کے ایک خادم نے افریقیہ و افریقیہ کے بیابانوں میں ایک طویل و عریض سفر کیا جس کے نتیجے میں اس کے گھر والوں کو اطلاع ملی کہ وہ مر گیا وہ بہت شکستہ دل اور پریشان خاطر ہوئے اور استاذ کے پاس آئے اور آپ نے کچھ دیر کے لیے سر جھکا کر کچھ وقت کے بعد فرمایا کہ وہ افریقیہ میں ہے مرا نہیں عرض کیا گیا کہ اس کے مرنے کی اطلاع آئی ہے فرمایا میں نے جنت میں دیکھا تو اسے وہاں نہیں پایا اور میرا درویش دوزخ میں داخل نہیں ہوگا پھر اس کے زندہ ہونے کی خبر آئی اور ایک عرصہ بعد وہ خود بھی آگیا۔ (جمال الاولیاء)

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

فراست صحابی رسول مقبول

شیخ المحدثین امام الدین حضرت العلام الحافظ جلال الدین سیوطی و امام لائمہ سراج الامہ نعمان بن ثابت امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایک دن حضورؐ اپنے صحابی حضرت زید سے فرمایا کہ تم نے کس حالت میں صبح کی اس پورے مضمون اور واقعہ کو مولانا روم علیہ الرحمۃ والقیوم نے اپنی مثنوی شریف میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

گفت پیغمبر صباح زید را
کیف از صبحت اے رفیق باصفا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت فرمایا اے مخلص دوست تم نے کس حالت میں صبح کی۔

گفت عبداً مومناً بازرش گفت
کو نشان از باغ ایمان گر شگفت

انہوں نے عرض کی مومن بندے کی سی حالت میں پھر آپ نے فرمایا اگر باغ ایمان کھلا ہے تو اس کا نشان کیا ہے۔

گفت خلقاں چو بیند آسمان
من بینم عرش را باعرشیاں!

عرض کیا یا رسول اللہ مخلوق تو آسمان کی طرف دیکھتی ہے میں عرش کو عرشیوں سمیت دیکھتا ہوں۔

ہشت جنت ہفت دوزخ پیش من
ہمچو گندم من ز جو در آسیا

یعنی میں مخلوق کو ایک ایک پہچانتا ہوں جس طرح چکی کے کارخانے میں گندم اور جو فرق کرلیا جاتا ہے۔

کہ بہشتی کو ر بیگانہ کی است
پیش من پیدا جو مار و ماہی است

کہ جنتی کون ہے اور ملعون کون ہے میرے سامنے سانپ اور مچھلی

Marfat.com

الگ ظاہر ہیں

اہل جنت پیش چشم را ختیار
در کشیدہ یک بیک را در کنار

جنتی لوگ میری آنکھ کے سامنے پسندیدگی کے ساتھ ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے ہیں۔

کرشد ایں گو شم و زبانگ آہ آہ
از حنین و نعرہ واحسرتا

میرے یہ کان دوزخیوں کی ہائے ہائے کی آواز اور رونے چلانے اور ہائے افسوس کے نعروں سے۔

یارسول اللہ بگویم سر حشر
در جہاں پیدا کنم امروز نشر

یارسول اللہ میں حشر کا بھید کہہ ڈالوں آج ہی جہاں میں سب راز ظاہر کر دوں۔

ہیں بگویم یا فرو بندم نفس
لب گزیدش مصطفیٰ یعنی کہ بس

ہاں فرمائیے یارسول اللہ سب کچھ کہہ ڈالوں یا چپ رہوں۔ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اپنا لب دانتوں میں چبایا آپ کی مراد یہ تھی کہ چپ رہو اب ان تمام واقعات سے بنظر انصاف فیصلہ فرمائیں کہ اگر غلاموں کی یہ شان ہے تو پھر آقا و مولا کا کیا

Marfat.com

مقام ہوگا۔

سرِ عرش پہ ہے تری گزر
دلِ فرش پر تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے
نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں!

86514

Marfat.com

ولی

بمعنی

دوست

Marfat.com

ارشاد پروردگار ہے اِن اَولیاءُہٗ اِلّا المُتقون۔ یعنی نہیں ہیں اس کے دوست مگر متقی صاحب تقویٰ لوگ اس آیت کریمہ میں خداوند قدوس نے دو چیزوں کا تذکرہ کیا ہے دوستی اور تقویٰ سب سے قبل آپ دوستی کے متعلق سماعت فرمائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَھُوَ یَتَولّی الصّالحین اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ نیکوں کو دوست اور محبوب رکھتا ہے صالحین وخیر العباد ومتقی وپارسا و پرہیزگار اس کے حقیقی معنوں میں دوست ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ دوست کا دوست بھی دوست ہی ہوتا ہے۔

لہذا اگر ہم اولیاء اللہ کو اپنا دوست بنالیں تو پھر اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اپنا دوست بنالے گا عام آدمی اس کو دوست بناتے ہیں جو مالدار ہو کارخانے دار ہو، تھانیدار ہو، حوالدار ہو، یا کوئی چوٹی کا دکاندار ہو یا کوئی صاحب مِل ہو لیکن حقیقت میں اس دوستی کا کوئی معیار نہیں کیونکہ مالدار غریب ہو جائے تو دوستی گئی تھانیدار معطل ہو جائے تو یاری گئی۔ حوالدار ریٹائرڈ ہو جائے تو آؤ بھگت گئی مگر اہل اللہ کی یاری حزب الرسول کی محبت اولیاء کی دوستی اخیار واصفیاء کی عقیدت غیر منقطع ہے۔ یعنی دریاؤں کی سمتیں تبدیل ہو سکتی ہیں ہواؤں کے رُخ بدل سکتے ہیں مگر اولیاء اللہ کی دوستی میں لچک نہیں آسکتی۔

جیساکہ قرآن نے مکمل کر بیان کیا ہے الاخلاء یومئذ بعضھم

Marfat.com

بَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ - کہ روزِ حشر میدان قیامت میں ہر دوست کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو جائے گی۔ تمام یاروں کی یاری ٹوٹ جائے گی مگر اللہ والوں کی دوستی پرہیزگاروں کی یاری بالکل قائم و دائم رہے گی۔ کیوں کہ :-

لج پال پریت نوں توڑدے نئیں ! !
جیدی بانہہ پھڑدے اوہنوں چھوڑدے نئیں

اور شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

حب درویشاں کلیدِ جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

یہی شیخ سعدی رحمتہ اللہ اپنی تصنیف منیف گلستان میں فرماتے ہیں۔

گِلے خوشبوئے در حمّام روزے
رسید از دست محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عنبری
کہ از بوئے دِلآویز تو مستم
بگفتا من گِلے ناچیز بودم !
ولیکن مدّتے با گُل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

Marfat.com

ایک روز حمام میں ایک دوست کے ہاتھ سے ایک خوشبو دار مٹی مجھ کو ملی میں نے اس مٹی سے پوچھا کہ تو مشک ہے یا عنبر ہے کہ تیری دِل موہ لینے والی مہک نے مجھے مست و مدہوش کر دیا ہے اس نے جواب میں کہا کہ میں ناچیز ایک معمولی چیز ہوں مگر چند دن میری صحبت پھولوں سے رہی ہے میرے ہمقرین اور ہمنشین اور ساتھی کی خوشبو نے مجھ ایسی ناچیز مٹی میں اثر کیا ویسے تو میں وہی خاک ہوں جیسے پہلے تھی دیکھو پھول کی ردلق اور رفاقت سے اس مٹی میں خوشبو پیدا ہو گئی۔

اگرچہ وہ تو مٹی تھی لیکن پھول سے یاری دوستی کیوجہ سے وہ بھی پھول کا کام کرنے لگی۔ اسی طرح تم بھی اگر اھل اللہ اور اولیاء اللہ بالخصوص مرشد کامل شیخ اکمل کی دوستی اور محبت میں دم بھرو تو تم پر اس کی صحبت کا اثر ہو گا اور آپ کے دل کی بیٹری چارج ہو جائے گی اور آپ کا زنگ آلود قلب آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ شیخ کے پاور ہاؤس سے بجلی کی روشنی پیدا ہو گی جس سے آپ کے دل کی دنیا جگمگا اٹھے گی۔

تعارف رابعہ بصریہ

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا آپ کو رابعہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ سے قبل آپ کے والد ماجد کے ہاں تین لڑکیاں تولد ہوئیں

Marfat.com

اور چوتھی آپ، اس لیے آپ کو رابعہ کہا جاتا ہے جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کے باپ بڑے پشیمان ہوئے کہ غربت نے ہمارا گھیرا ڈکر رکھا ہے اور لڑکیاں چار ہوگئیں ہیں۔

الغرض جب آپ پیدا ہوئیں تو چراغ میں تیل تک نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مَنْ یَتَّقِ اللہَ مَخْرَجًا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ کے مطابق غیبی امداد سے نوازا۔ آپ فرماتے ہیں ہمارے ہاں ہر شے کی اتنی فراوانی اور کثرت ہوگئی کہ ہم سنبھالنے سے عاجز آگئے۔ پھر آپ کو ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ آپ کو مبارک ہو کہ تیری اس لڑکی رابعہ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ستر ہزار نبی کریم علیہ السلام کے امتی بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

شنیدم کہ در روز امید وبیم
بداں را بنیکاں بہ بخشد کریم

اور وہ رابعہ بصری ہیں جو ہر روز پانچسو رکعات نوافل پڑھتی۔ ساری ساری رات قیام وقعود میں گذار دیتیں اور یہ وہ رابعہ ہیں جنکے استقبال کے لیے کعبہ چل کر آیا۔

واقعہ یوں ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادھم بلخی نے جب روز حکومت اور سلطنت کو خیرباد کہا تو جس قدر ان کے غلام تھے سب کو روبرو بلا کر آزاد کر دیا۔ ضمناً بات آگئی مسلم شریف میں آتا

Marfat.com

ہے مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً یعنی جس شخص نے ایک گردن کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اسے نارِ جہنم سے آزاد کر دے گا آمدم بر سرِ مطلب اور حج کے ارادے سے خانہ کعبہ کا راستہ اختیار فرمایا اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ ہر شخص پیروں کے بل چلتا ہے لیکن مجھے اس راستہ کو سر کے بل طے کرنا ہے امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چنانچہ اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے شکرانہ کے طور پر ایک ایک قدم پر دو رکعت نفل پڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ چودہ برس کی طویل مدت میں بلیخ سے کعبہ معظمہ تک پہنچے مگر وہاں خانہ کعبہ کو موجود نہ پایا نہایت حیران ہوئے اور تعجب دامنگیر ہوا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ و ماجرا ہے ابھی آپ اسی سوچ و بیچار میں تھے کہ اتنے میں ہاتف غیبی سے یہ آواز آئی کہ اے ابراہیم ٹھہرو اور صبر کا دامن پکڑو کیوں کہ کعبۃ اللہ بھی ایک ضعیفہ کو زیارت کو گیا ہے ابھی آتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم اس آواز کو سن کر اور زیادہ متحیر ہوئے اور عرض کی کہ الٰہی ضعیفہ کون ہیں۔ جن کی زیارت کو کعبہ چل کر گیا ہے حکم ہوا جنگل میں ایک ضعیفہ ہے آپ بھی بےتاب

Marfat.com

ہو کر جنگل کی طرف چل دیئے تاکہ اس ولیہ کاملہ کی زیارت کا شرف حاصل کریں جب آپ جنگل میں پہنچے تو کیا دیکھتے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمتہ اللہ علیہا موجود ہیں اور کعبہ معظمہ ان کے ارد گرد طواف کر رہا ہے یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم بن ادہم کو غیرت آئی اور بی بی صاحبہ کو پکار کر فرمایا کہ تم نے یہ کیا شور برپا کر رکھا ہے حضرت رابعہ بصری نے جواب دیا کہ شور تو تُو نے برپا کر رکھا ہے کہ چلتے چلتے چودہ سال میں خانہ کعبہ تک پہنچے تو پھر بھی اُسے دیکھنے کی آرزو پوری نہ ہوئی۔ (کعبہ معظمہ کا بغداد میں نزول اجلال) بحوالہ (ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ)

چنانچہ حضرت پیران پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا ابو محمد عبد القادر جیلانی حسنی حسینی بغدادی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں اَنّ الکعبۃ یطوفُ بین حُجرتی کہ کعبہ آکر میرے حجروں کے ارد گرد طواف کرتا ہے اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
اور کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبے پہ نثار
شمع اک تُو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

Marfat.com

کعبہ معظمہ کا سرہند شریف میں نزولِ اجلال

حضرت امام ربانی قندیل نورانی منور و مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا انتہائی اشتیاق تھا اور از حد زیادہ حرمین الشریفین کی حاضری کے شوق کا غلبہ تھا لیکن مشیت ایزدی کچھ اور تھی جس کی وجہ سے بہ ظاہر آپکو موانعات و مشکلات پیش آتے رہتے۔

چنانچہ ایک روز اسی بے قراری میں مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے تھے کیوں کہ آنکھوں میں جلوہ حسن یار تھا اور سر میں نشہ محبت سرشار تھا کہ یکایک کشفی حالت میں دیکھا کہ تمام مخلوق جملہ کائنات آپ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہی ہے جب آپ نے چشم مجددیت اٹھائی تو حجاب سے بھی آگے پہنچ گئی۔ دریں صورت دیکھتے کیا ہیں کہ کعبہ کی مثالی صورت نے آپ پر نزول فرمایا ہوا تھا اسی اثنا میں آپ کو الہام ہوا کہ ہم نے تمہارے شوق کی خاطر کعبہ معظمہ کو تمہاری ملاقات کے لیے بھیجا ہے بعد میں خانہ کعبہ نے حضرت کی خانقاہ میں حلول کیا۔

چنانچہ جس کے نتیجے میں خانقاہِ سرہند کی زمین کو بیت اللہ شریف کی زمین سے پوری پوری فنا و بقا حاصل ہو گئی، چنانچہ

Marfat.com

اب بھی وہ جگہ زیارت گاہ خاص و عام ہے اور اس جگہ کی نشاندہی کرکے خانقاہ شریف اور مسجد کے باقی حصہ سے اونچا کرکے ممتاز کر دیا گیا۔ جوکہ اب بھی مرجع الخلائق ہے (روضہ قیومیہ)

خدایا ایں ہمہ تا قیامت قائم بدار!
خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

حضرت رابعہؒ اور دوستیٔ خدا

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری سو رہی تھیں جب آپ محوِ خواب ہوگئیں تو ایک چور آپ کے گھر گھس آیا اور قیمتی سامان و خانگی اشیاء اُٹھا کر دروازہ کی طرف چل دیا لیکن جب دروازہ پر پہنچا تو بصارت جواب دے گئی یعنی نابینا ہوگیا بڑا پشیمان ہوا۔ چنانچہ اس پشیمانگی میں سارا سامان وہی رکھ دیا تو وہ انکھیارا ہوگیا پھر اس نے سامان اٹھایا پھر نابینا ہوگیا پھر رکھا پھر بینا ہوگیا۔ بارہا مرتبہ ایسا ہوا اور ہاتف غیبی سے آواز آئی۔ اِن كَانَتْ رَابِعَةٌ قَدْ نَامَتْ فَالْحَبِيبُ لَا يَنَامُ وَلَا تَاخُذُہٗ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۔ (بحوالہ قلیوبی)

آواز آئی اے رابعہ کا سامان اٹھانے والے کیا تجھے پتہ نہیں اگر ایک دوست سویا ہوا ہے تو دوسرا دوست تو جاگ رہا ہے۔ وہ ایسا دوست ہے جسے نیند تو کجا اُسے اُونگھ بھی نہیں آتی۔

Marfat.com

اُٹھ فریدا ستیا تو جھاڑو دے میت
تو سُتا اوہ جاگدا تیری ڈاہڈے نال پریت
اٹھ فریدا ستیاتوں خلقت ویکھن جا
جے کوئی مل جائی بخشیا تے تو وی بخشیا جا

تقویٰ اور ایمان

قرآن و حدیث میں لفظ تقویٰ مختلف صورتوں میں بے شمار مقامات پر استعمال کیا ہے اور مختلف ہی علماء و اصفیاء نے اس کی تعریف کی ہے۔

چنانچہ طلق ابن حبیب کا قول ہے کہ عذاب الٰہی سے ڈر کر اس کے نور کے مطابق اطاعتِ ایزدی یعنی اس کے احکام پر عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ (رسالہ قشیریہ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار سے تقویٰ کے متعلق فتویٰ پوچھا کہ تقوئی کیا ہے تو حضرت کعب نے حضرت عمر فاروق سے کہا۔ کیا آپ نے کبھی خار دار یعنی کانٹے دار راستہ پر چلے ہیں آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ آپ نے کیا طریقہ استعمال کیا۔ حضرت عمر فرمانے لگے میں کانٹوں سے بچ بچ کر اور کپڑوں کو خوب سمیٹ کر چلا۔ حضرت کعب نے کہا اِسی کا

Marfat.com

نام تقویٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا کی مثال خار دار راستے کی طرح ہے مومن کا کام یہ ہے کہ اس میں گذرتے ہوئے دامن کو سمیٹ کر چلے کہیں راستے میں الجھ نہ جائے۔

تقویٰ کے درجات

علامہ بیضاوی نے انوار التنزیل میں تقویٰ کے تین درجے نقل کئے ہیں پہلا التوقی عن العذاب المخلو بالتبری عن الشرک۔ یعنی عذاب آخرت سے ڈر کر اپنے آپ کو شرک کی سی مرض سے بچانا تقویٰ ہے کیونکہ متقی شرک کو ظلم عظیم سمجھتا اور جانتا ہے اس کی تذکیر و تبلیغ کا مقصد اثبات توحید اور تردید شرک ہوتا ہے

دوسری مرتبہ

التجنب عن کل ما یوثم من ادرک حتی الصغائر

یعنی ہر وہ فعل جس میں گناہ کا اندیشہ ہو یہاں تک کہ صغیرہ گناہوں سے بچنا بھی تقویٰ کہلاتا ہے تقویٰ کے اس مرتبہ و درجہ کی طرف قرآن مجید نے یوں اشارہ کیا ہے۔ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا یعنی کاش کہ بستیوں والے ایمان لاتے اور اختیار کرتے۔

تقویٰ کا تیسرا درجہ۔

Marfat.com

اَنْ یَتَنَزَّہَ عَمَّا یَشْغَلُ سِرَّہٗ عَنِ الْحَقِّ وَیَتَبَتَّلَ اِلَیْہِ بِسِرِّہٖ وَھُوَ التَّقْوٰی الْحَقِیْقِیُّ الْمَطْلُوْبُ۔

یعنی ہمہ وقت اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا اور اس سے غافل کر دینے والی اشیاء سے لاتعلق ہو جانا تقویٰ ہے اور تقویٰ کی یہی حالت حقیقی اور مطلوب و مقصود ہے یہاں تعلق سے مراد ہر وقت ہر گھڑی ہر سانس ہر لمحہ خدا کو یاد کرنا ہے ہر فعل و قول میں اس کی رضا و خوشنودی دیکھنا ہے۔

ذکرِ الٰہی اور برہان رشید

ارشاد الٰہی ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ۔ آیت ھذا میں ذکر اور شکر خاص توجہ کے حامل ہیں۔ ذکر کے بارے میں فرمایا تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اور اس کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ کہ انسان صاحب ایمان و ایقان اگر مجھے دل میں یاد کرے یا مجھے خلوت و تنہائی میں یاد کرے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کروں گا وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ اور اگر مجھے کسی جماعت میں یاد کرے یعنی اگر میرا ذکر ایک کسی جماعت میں کرے تو ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْ مَلَئِہٖ یعنی میں اس کو ایسی جماعت میں یاد کروں گا

Marfat.com

جو کہ ہر لحاظ سے اس کی جماعت سے بہتر اور افضل ہو گی تو معلوم ہوا کہ اگر ہم خلوت وجلوت میں رب اکبر کا ذکر اذکار کریں تو اس کے صلہ میں وہ ہم پر خلوت وجلوت میں رحمت بے پایاں کا نزول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تب بھی رحمت عامہ وتامہ کا نزول ہو گا اور اگر اللہ والوں کا تذکرہ کیا جائے اہل اللہ کا ذکر کیا جائے تو وہاں بھی باران رحمت نازل ہوتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے۔ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ۔

ذکر الٰہی اور صیقل قلب

دنیا میں جب بھی کسی چیز کو میل کچیل کھا جاتی ہے تو پھر ہم طرح طرح کے طریقوں سے اسے صاف کرتے ہیں مثلاً پرزے زنگ آلود ہو جائیں تو پھر مٹی کے تیل سے صاف کرتے ہیں کپڑا میلا کچیلا ہو جائے تو اُسے صابن سے صاف کرتے ہیں اگر کپڑے کا داغ صابن سے بھی صاف نہ ہو یعنی اترے تو پھر ہم پٹرول سے صاف کرتے ہیں کہیں صرف استعمال کرتے ہیں۔ اگر کپڑے کا داغ صابن سے بھی صاف نہ ہو یعنی اترے تو پھر ہم پٹرول سے صاف کرتے ہیں کہیں صرف استعمال کرتے ہیں کہیں پانی، تیل، پٹرول کبھی کچھ۔ لیکن جب گناہ کر کے انسان کا دل زنگ آلودہ ہو جائے تو پھر کیا کرے فرمایا لکل شئی صقالۃ وصقالۃ القلوب ذکر اللہ۔ یعنی ہر چیز کے صاف

Marfat.com

کرنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ اور دارد ہے اور تاب و دل سے زنگ و میل کچیل دور کرنے کا واحد حل ذکر الٰہی ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کو صاف کرتا ہے بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں سے نجات دلاتا ہے بے حیائی اور فحاشی سے منع کرتا ہے انسانی کردار کو خوب نکھارتا ہے اور نیز مزاج میں میانہ روی پیدا کرتا ہے۔ سیرت میں حسن و متانت کا رنگ بھرتا ہے۔ طبیعت کو استغناء بخشتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ انسان قرب الٰہی کی منزلوں کا راہی بن جاتا ہے اور یہ ہی سب سے بڑی شے ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

تقویٰ اور خوف خدا

ایک مرتبہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ اچانک بڑے دردناک رونے کی آواز سنائی دی آپ اپنی منزل چھوڑ کر اس کی کربناک و دردناک آواز کی طرف جو کہ رونے کی آ رہی تھی چل دیئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا بچہ نہایت ہی عاجزی و انکساری سے بڑی غزائی ہوئی آواز میں رو رہا ہے آپ نے اس لڑکے سے رونے کی وجہ دریافت کی کہ بیٹا تیرے رونے کا سبب کیا ہے اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رو رہا ہوں پھر آپ نے دوبارہ پوچھا۔ خوف کا کیا سبب ہے۔

Marfat.com

تو اس نے کہا کتاب حکیم میں آتا ہے۔
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ یعنی ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن گنہ گار لوگ اور پتھر ہیں تو میں ہر روز دیکھتا ہوں کہ جب میری والدہ آگ جلاتی ہے تو بڑی لکڑیوں کو آگ لگانے کے لیے نیچے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں رکھتی ہیں تاکہ آسانی سے آگ روشن ہو جائے۔

روتا اس لیے ہوں کہ کہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بڑے بڑے سرکشوں اور نافرمانوں کو جہنم کا ایندھن بنانے کے لیے مجھ جیسے چھوٹوں کو نہ پہلے لقمہ جہنم بنا دے۔

ے رونا دل دی میل گوا دے آتے رُٹھڑے یار ملا دے
رو دن دھوان والا یار و دوزخ مول نہ جاوے

نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں، پروردگار کو ان آنسوؤں سے پیار ہے جو خوف الٰہی سے جاری ہوتے ہیں۔
(بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہر کجا آب رواں غنچہ بود!
ہر کجا اشک رواں رحمت شود

جہاں پانی چلتا ہے وہاں باغات ہوتے ہیں اور جہاں آنسو جاری ہوں وہاں خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ چنانچہ افضل البشر بعد الانبیاء

Marfat.com

بانتیقن سیدابوبکرن الصدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ خوفِ الٰہی سے رویا کرو اِن لم تبکوا فتباکوا اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل ہی بنا لیا کرو کیوں کہ جب تک بچہ نہیں روئے گا ماں دودھ نہیں دے گی ایسے ہی جب تک انسان آنسوؤں کے چند قطرے نہیں بہائے گا اس وقت تک نزولِ رحمت نہیں ہوگا۔ کیونکہ ؎

رحمت حق بہانہ می جوید

تقویٰ اور شعائر اللہ

ارشادِ ربّی ہے و من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ جو اللہ کے شعائر کی تکریم و تعظیم کرے وہ تقویٰ دلوں سے ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے شعائر میں ہر وہ شے شامل ہے جسے اللہ تعالیٰ کی ذات خود مقرر کر دیے یا اس کے انبیاء مقرر کریں یا اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے کسی صالح و نیک بندے سے ہو جائے مثلاً حجر اسود ہے اس کو اس لیے بوسہ نہیں دیا جاتا کہ یہ جنت سے آیا ہے بلکہ اس لیے کہ اس کا تعلق اور نسبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اور رسول اکرم علیہ السلام سے۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ،

Marfat.com

مرتبہ حجر اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا بے شک تو ایک پتھر ہے نقصان
اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے وَلَا اِنِّی رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ کہ اگر تجھے رسول اللہ بوسہ نہ دیتے
تو میں بھی تمہیں کبھی نہ چومتا ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔ اِنَّ
الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ بے شک صفا اور مروہ شعائر
اللہ سے ہیں ان پہاڑوں کا شعائر اللہ ہونا بھی اولیاء و انبیاء سے
نسبت ہی کی وجہ سے ہے ان پہاڑیوں کو اللہ تعالیٰ نے انکو شعائر
اللہ کہا اس لیے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی پیاری بندی حضرت ہاجرہ
دوڑیں۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کا دوڑنا اتنا پسند آیا کہ فرمایا ہاجرہ دوڑنا
تیرا کام ہے اور رہتی دنیا تک اس کو سنت بنا دینا میرا کام ہے
پھر مقام ابراہیم پر نفل پڑھنا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ
مُصَلًّی۔ اللہ نے فرمایا میرے ابراہیم کے قدموں کی جگہ کو اپنا مصلیٰ
بنا لو لیکن عاشقوں کی الگ ہی بات ہے۔

کہتے ہیں۔ ؎

جہاں تو نے اپنا قدم رکھا وہیں ہم نے کعبہ بنا لیا

Marfat.com

ولایت

اور

قرآن

Marfat.com

(۱) وَالَّذِیْنَ یُبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا یہی وہ لوگ ہیں جو سجدہ و قیام میں ساری رات گزار دیتے ہیں۔

(۲) وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ یہ لوگ سحری کے وقت اپنے رب سے بخشش طلب کرتے ہیں۔

(۳) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا یہی وہ لوگ ہیں جو کہ اللہ کی زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

(۴) وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا بے وقوف سے جھگڑنے کی بجائے السلام و علیکم کہہ کر آگے نکل جاتے ہیں۔

(۵) فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یعنی میرے نیک بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

(۶) تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم نے اپنے پیاروں یعنی نیک بندوں کو بنا دیا ہے۔

(۷) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ اور البتہ تحقیق ہم نے صحائف میں یا کتاب مجید میں لکھ دیا ہے کہ بے شک زمین کا وارث و مالک ہم نے اپنے نیک بندوں کو بنا دیا ہے۔

(۸) اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ خبردار بے شک اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ کوئی ڈر ہے

Marfat.com

اور نہ غم وہ یہاں بھی اور وہاں بھی بے خوف اور بے فکر ہوں گے۔

(۹) الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا و علی جنوبھم یہی وہ لوگ ہیں جو اٹھتے بیٹھتے لیٹتے الغرض ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔

(۱۰) وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا یعنی اے مریم اس کھجور کے خشک تنے اور سوکھے ہوئے ٹھنٹھ کو ہاتھ لگانا تیرا کام ہے اور اس کو تیرے ہاتھ کی برکت سے ہرا کرنا شاداب کرنا اور پھر اس پر پھل لگانا اور پھر پھلوں کو پکا کر تجھ پر گرانا میرا کام ہے۔ یہ ہے ولیہ کاملہ کا مقام۔

(۱۱) قبل ان یرتد الیک طرفک جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ کون ہے تم میں سے۔ جو بلقیس کا تخت ابھی ابھی لے آئے تخت جو کہ اسی گز لمبا اور چالیس گز چوڑا اور تیس گز اونچا اور پھر سات کوٹھڑیوں کے اندر اور پھر ہر دروازے پر پہرہ دار ایک جن اٹھا عرض کی میں آپ کا دربار برخاست ہونے سے پہلے حاضر کر دونگا۔ فرمایا اس سے بھی جلدی چاہیے ایک ولی اللہ اٹھا کہا۔ آپ کے چشم زدن سے پہلے تخت بلقیس کو حاضر کر دوں گا۔

(۱۲) کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید یہ اشارہ ہے اصحاب کھف کی طرف کہ کتا ان کے دروازے پر بازو پھیلا کر ان اولیاء کا بواب بن کر بیٹھا ہے اس کتے کے بارے میں مفسرین

Marfat.com

نے کہا ہے کہ یہ جنتی ہے۔ مقام غور ہے کہ اولیاء اندر ہیں در
کتا باہر اس کے باوجود کتا جنتی ہے اور جو اندران اولیاء کے
پاس بیٹھے بھلا وہ جنتی کیوں نہیں ہو سکتا۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

(۱۳) فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ
میں ایک آدمی قتل ہو گیا جس کا قاتل معلوم کرنے کے لیے گائے
خریدی گئی جو کہ ایک ولی اللہ کی تھی چنانچہ اس کو ذبح کیا گیا اور اس
کی دُم کو یا اس کی زبان کو میت پر رکھا گیا بس رکھنا ہی تھا کہ مردہ
زندہ ہو گیا اور اس نے اپنا قاتل بتا دیا۔ یہ وہ گائے ہے جس کے
نام پر سورۃ بقرہ ہے جو کہ کتاب اللہ کی بڑی سورت ہے۔

(۱۴) یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین
اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچو یعنی نیک لوگوں کے
ساتھ ہو جاؤ کیوں کہ روز قیامت بھی صدق ہی کام آئے گا۔
یوم ینفع الصادقین صدقھم اس دن سچوں کو ان کا سچ
کام دے گا یہاں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے صدق کی چھ اقسام
بیان کی ہیں

(۱) زبان کی سچائی
(۲) نیت کی سچائی

Marfat.com

(۳) عزم کی سچائی
(۴) عزم کو تکمیل تک پہنچانے کی سچائی
(۵) عمل میں سچائی
(۶) اور امور دینیہ میں سچائی۔

اور ساتھ ہی صدق کے بارے میں حضور علیہ السلام کی وہ روایت ملاحظہ ہو جس میں ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی کہ مجھ میں چار بری خصلتیں ہیں یا رسول اللہ ایک کو چھوڑ دینے کی تلقین فرمائیں تو آپ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ نے ترک جھوٹ اور سچائی اختیار کرنے کی وجہ سے اسے ساری بری خصلتوں سے محفوظ کر دیا۔

(بحوالہ احیاء العلوم)

(۱۵) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی مرد مومن وصالح کی محبت اللہ نیک بندوں کے دلوں میں پیدا فرما دیتا ہے۔

(۱۶) وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ اور پیروی اس شخص کی کرو جس کا رجوع والتفات میری طرف ہے۔

Marfat.com

ولائیت

اور

حدیث

Marfat.com

(۱) حضور علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَعِبَاداً یَغْبِطُھُم الاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یعنی بلاشک وشبہ بندگان خدا میں سے کچھ ایسے بندے ہیں جن پر انبیاء اولیاء رشک کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صِفْھُمْ لَنَا لَعَلَّنَا نُحِبُّھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یارسول اللہ ہمیں ان کی پہچان بتائیے تاکہ ہم ان سے محبت قائم رکھیں آپ نے فرمایا قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ مِنْ غَیْرِ اَمْوَالٍ وَانْسَابٍ وُجُوْھُھُمْ نُوْرٌ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ تَلَا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو مال و محنت کے بغیر صرف ذات الٰہی سے محبت رکھتے ہیں ان کے چہرے نور کے مناروں پر منور و تاباں ہیں۔ لوگوں کے خوف کے وقت یہ لوگ بے خوف اور ان کے غموں کے وقت یہ بے غم ہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ بیشک اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر نہ خوف اور نہ حزن و غم۔

(۲) اِذَا رُاُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ۔ جب انہیں دیکھا جائے تو دیکھنے سے ہی اللہ یاد آجائے۔ (ابن ماجہ شریف)

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے!
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

(۳) نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا

Marfat.com

دَعَا جِبْرَائِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَائِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ کو جب اپنے کسی بندے سے محبت ہوتی ہے تو وہ جبرئیل کو بلا کر کہتا ہے کہ مجھ کو اس بندہ سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ جبرائیل اس سے محبت کرتے ہیں اور پھر وہ اہل آسمان میں منادی کرتا ہے کہ اللہ کو اس بندہ سے محبت ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اور پھر اہل زمین میں اس کی قبولیت عام ہو جاتی ہے پھر لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف میلان رکھنے لگ جاتے ہیں۔

محبت آدمی کی ہوگی جس سے
قیامت میں وہ ہوگا ساتھ اس کا
خدا نے کیا اپنے پیاروں سے وعدہ
جو پیارا تمہارا وہ پیارا ہمارا

حضور نبی کریم علیہ السلام نے ایک مرتبہ طواف کرتے وقت کعبۃ اللہ کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لَلمُؤمِنُ اَفضَلُ حُرمَةً مِنکَ۔ (ابن ماجہ شریف)

Marfat.com

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تجھ سے میری امت کے مومن کی شان واٰن زیادہ ہے۔

عطا اسلاف کا جذب دروں کر
شریک زمرہ لا یحزنون کر
(علامہ اقبال)

(۴) حضور نبی علیہ السلام فرماتے ہیں لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی ان کا جلیس ساتھی رفیق وخدمت گزار ان کی چوکھٹ پر جبین نیاز جھکانے والا کبھی بھی بدبخت نہیں ہوسکتا ان کی محبت سے شقاوت بھی سعادت سے بدل جاتی ہے۔
(مشکوٰۃ شریف)

حضرت مجدد الف ثانی اور ملاّں طاہر لاہوری

رحمۃ اللہ علیہما

امام ربانی مجدد الف ثانی کے صاحبزادگان حضرت ملاّں طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تعلیم قرآن حاصل کیا کرتے ایک مرتبہ حضرت ملاّں طاہر لاہوری آپ کے پسران کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے کہ ادھر سے امام ربّانی تشریف لے آئے فرمایا بیٹا تمہارے استاد کی پیشانی پر "شقی" لکھا ہوا ہے۔ صاحبزادگان

Marfat.com

برجستہ عرض کیا حضور آپ ان کی شقاوت کو سعادت سے بدل دیں. چنانچہ آپ نے نگاہ مجددیت اٹھا کر آن واحد میں شقی سے سعید اور دوزخی سے جنتی اور بدبخت سے خوش نصیب بنا دیا۔ یہ ہے نگاہ ولایت کا کرشمہ۔ (تفسیر مظہری)

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(۵) اَولیائی مِن عِبَادِ الذِینَ یُذکَرُونَ بِذِکرِی وَاُذکَرُ بِذِکرِھِم میرے بندے میں سے میرے اولیاء وہ ہیں کہ میری یاد کے وقت ان کی یاد آتی ہے اور ان کی یاد کے وقت میری یاد آتی ہو۔ (بلغوی)

(۶) من عادٰی لی ولیاً فقد اٰذنتہٗ بالحرب جو میرے دوست سے عداوت و دشمنی رکھے میں ہیں اسکو اعلانِ جنگ کرتا ہوں. معنی یوں ہوا ولی کی محبت عین محبت خدا ہے اور ولی کی دشمنی عین دشمنی خدا ہے وَفِی روایۃٍ اُخریٰ مَن اٰذیٰ ولیاً فقد استحل محاربتی. جس نے میرے ولی کو ایذا دی اس سے میرا لڑنا حلال ہوگیا۔

(۷) وقال علیہ السلام فی شانہم رُبَّ اشعثَ مدفوعٍ بالابوابِ لو اقسمَ علی اللہِ لابرّہٗ۔

(مشکوۃ شریف)

Marfat.com

نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں بہت سے پراگندہ بال گرد آلود بندے ایسے ہیں جنہیں دروازوں سے ہٹا دیا جاتا ہے لیکن مقام ان کا یہ ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے۔

مس کو کر دیتی ہے زر اکسیر میرے پیر کی
چور کو کرے ولی تاثیر میرے پیر کی

(۸) وَاِنْ اَرَادَ عِوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ۔

(بحوالہ طبرانی شریف)

اگر کوئی کسی کام یا مصیبت میں مثلاً جنگل میں راستہ بھول جائے یا کسی اور مشکل میں گرفتار ہو جائے بندگانِ خدا سے مدد لینا چاہیے تو تین بار یوں کہے اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو۔

مظہر اوصاف حق ہیں اولیاء
ان کی ہے امداد امدادِ خدا

اولیار راہست قدرت ازالہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

(۹) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ اِبْرَاهِيْمَ يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِمْ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ الْبَلَاءَ

Marfat.com

يُقَالُ لَهُمُ الاَبْدَالُ ۔ (ابو نعیم فی الحلیۃ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلائیں دفع کرے گا ان کو ابدال کہا جائے گا۔

(۱۰) اِنِّیْ لَاَهُمُّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی عُمَّارِ بُیُوْتِیْ وَالْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِیْ عَنْهُمْ (بیہقی شریف)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں پھر جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے لیے باہم محبت ومودت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر لیتا ہوں۔ (بیہقی شریف)

(۱۱) وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّذِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی میرے دلی سے میرے واسطے دشمنی کرتا ہے۔ میں اس کو خبر دیتا ہوں۔ میرے ساتھ لڑنے کی

Marfat.com

اور جن چیزوں کو میں نے اپنے بندہ پر فرض کیا ہے اس سے بڑھ کر کسی محبوب تر چیز سے میری طرف میرا بندہ توجہ نہیں کرتا ہے اور نوافل سے میرا بندہ مدام یعنی ہمیشہ مقرب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو چاہنے لگتا ہوں پس میں ہو جاتا ہوں اس کا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں یقیناً اس کو دیتا ہوں۔

معلوم ہوا اللہ کا بندہ جب نوافل کے ساتھ اللہ کی قربت اور نزدیکی حاصل کر لیتا ہے نوافل سے مراد صرف نماز کے نفل نہیں بلکہ ایک حج فرض سے زائد حج نفل روزے نفل صدقات وخیرات جو کہ زکوٰۃ فرضی کے علاوہ وہ سب نفل جب بندہ ان کو بجا لاتا ہے تو دریں حالت انوارِ الٰہی اس مقرب بندہ پر اس درجہ غالب آجاتے ہیں کہ گو بظاہر تمام افعال اس سے ظہور میں آتے ہیں مگر حقیقتاً اس کی سماعت وبصارت ہاتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوارِ صفات میں اس قدر گم ہو جاتے ہیں کہ سنتا ہے تو اللہ کی سماعت سے دیکھتا ہے تو اس کی بینائی سے پکڑتا ہے تو اس کے ہاتھ سے چلتا ہے تو اسی کے پاؤں سے مولانا روم علیہ الرحمتہ والقیوم کیا خوب فرماتا ہے۔

؎ اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

Marfat.com

این سخن حق است باللہ می شود
گفتہ اُو گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اس حدیث میں فنا فی التوحید فنا فی الذات اور فنا فی الصفات کا ذکر ہے یعنی جب اللہ کا بندہ اپنی ہستی مٹا کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اس وقت اس کی مدد حقیقتاً اللہ کی ہی مدد ہوتی ہے اور اس کی محبت دراصل اللہ کی محبت اور اس کی دشمنی اللہ کی دشمنی۔ اس حدیث کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا حلول کر گیا یا بندہ خدا بن گیا نہیں بلکہ ہمارا ایمان ہے۔

اللہ اللہ ہے یہ خلیل اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ کلیم ہے
اللہ اللہ ہے یہ ذبیح اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ روح اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ نجیع اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ کلمتہ اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ صبغتہ اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ حبیب اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ رحمت اللہ ہے
اللہ اللہ ہے یہ نور اللہ ہے۔

Marfat.com

اللہ اللہ ہے یہ من اللہ ہے!

اللہ اللہ ہے یہ الی اللہ ہے

اللہ اللہ ہے یہ وجہ اللہ ہے

اللہ اللہ ہے یہ ید اللہ ہے

اللہ اللہ ہے یہ فانی فی اللہ ہے

اللہ اللہ ہے یہ باقی باللہ ہے

اللہ اللہ ہے یہ ولی اللہ ہے

خاصان خدا خدا بناشند

لیکن ز خدا جدا نباشند

اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جلال اللہِ سمعًا لَہٗ سَمِعَ القریبَ والبعید وَاِذا صَارَ ذَالِكَ النُّوْرُ بصرًا لَہٗ رَای القریب والبَعید واِذا صَارَ ذالك النور یدًا لَہٗ قدر علیٰ التصرفِ فی الصعب والسھل والقریب والسعید - (تفسیر کبیر)

یہ وہ امام فخر الدین رازی ہیں جو فرماتے ہیں میں اَعُوْذُ باللہ من الشیطٰن الرجیم سے دس ہزار مسائل نکال سکتا ہوں آپ فرماتے ہیں جب بندہ خدا اس حدیث کا مصداق بن

Marfat.com

جاتا ہے تو اس کے لیے قرب و بُعد کا فاصلہ ختم ہو جاتا ہے اور بعید سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہے۔ جیسے قریب سے دیکھتا ہے اور دور سے بھی ایسے ہی سنتا ہے جیسے قریب سے سنتا اور دور سے حاجت روائی و دستگیری ایسے ہی کرتا ہے جیساکہ اپنے قریب سے۔

جب رب دلدیاں اکھیاں دیوے جانن ہووے نوروں
ولیاں نوں ہر شے نظری آوے کیا نیڑے کیا دوروں

جب بندہ خدا اس منزل پر پہنچ جاتا ہے پھر وہ عظیم منصب کو حاصل کرلیتا ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدی شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لَا یُمکِنُہ التصرّفُ اِلَّا بِمَعْرِفَۃِ الْخَمسِ یعنی گذشتہ تفسیری عبارت کے مطابق اس کو تصرّف و اختیار اس وقت بالکل ممکن نہیں جب تک کہ اُسے پانچ اشیاء کا علم حاصل ہو نہیں جاتا جس کا قرآن مجید میں نہائت واضح الفاظ میں ذکر موجود ہے۔

نگاہِ ولائیت کے کرشمے

حدیث میں ہے لَو لَا اَنَّ الشَّیٰطِینَ یَحُومُونَ عَلٰی قُلُوبِ بنی آدم لَنَظَرُوا اِلٰی مَلَکُوتِ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرضِ۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر شیاطین انسان کے دل پر گھر نہ کر بیٹھے تو پھر انسان فرش کی پستیوں سے لے کر عرش کی بلندیوں تک دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ جس طرف نظرِ ولائت اٹھائے گا۔ ادراک و مغیبات کے دریا بہا دے گا۔

علم و حکمت زاید از لقمہ حلال
عشق و رقت زائد از لقمہ حلال

ولائت اور اقوال سلف صالحین

حضرت ابو علی جرجانی فرماتے ہیں الولیّ ھو الفانی فی حالہٖ والباقی فی مشاھدۃ الحقّ لم یکن لہٗ عن نفسہٖ اخبارٌ ولا قرارٌ غیر اللہ قرارٌ ولی وہ ہے جو کہ اپنے حال میں فانی اور مشاہدہ الٰہی میں باقی ہے اس کے لیے ممکن نہ ہو کہ اپنے حال کی خبر دے اور نہ اسے غیر اللہ سے سکون و قرار حاصل ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ ولی کے لیے ذات الٰہی میں انہماک و استغراق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے (بحوالہ کشف المحجوب)

متفرق ولائت کی مثال

حضرت ابراہیم ادہم نے ایک شخص سے پوچھا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے ولی بن جاؤ اس نے عرض کی خواہش تو ہے

Marfat.com

توآپ نے فرمایا لَا تَرغَبْ فِی شَیٍٔ مِن الدُّنیَا وَلَا آخِرَۃِ وَتَرِغُ نَفسَکَ لِلّٰہِ وَاقبَل بِوَجہِکَ عَلَیہِ یعنی اے عزیز دنیا اور آخرت کی کسی چیز سے رغبت نہ رکھو کیونکہ دنیا کی طرف راغب ہونا حق تعالیٰ کی طرف سے منہ موڑ کر فانی چیز کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

نہ کر بندیا میری میری نہ تیری نہ میری !
ایہہ دنیا دِن چار دیہاڑے آخر خاک دی ڈھیری

اس دنیا کے بارے میں حدیث مبارکہ میں ہے الدنیا سجن المؤمنِ کہ یہ دنیا جوکہ دار فنا ہے یہ اللہ کے بندے کے لیے قید خانہ ہے مولانا روم علیہ الرحمت والقیوم فرماتے ہیں۔

چیست دنیا ولباس دنیوی
از خدا غافل شدن اے مولوی
چیست دنیا از خدا غافل شدن
نے لباس ونقرہ و فرزند و زن

دنیا کیا ہے خدا سے غافل ہونا لباس بیوی بچہ مال و دولت دنیا نہیں اگر خدا سے غافل نہ کرے۔ اکبر الٰہ آبادی کہتے ہیں۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں
بازار سے گذرا ہوں خریدار نہیں ہوں

Marfat.com

مردانِ خدا اور کاروبار

رِجَالٌ لا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ ۔ یعنی مردان خدا کو کوئی تجارت بیع و شراء ذکرالٰہی سے قیام نماز سے اور ادائے زکوٰۃ سے مانع نہیں یعنی جن کو دنیا خدا سے دور کر دیتی ہے وہ مرد نہیں مردان خدا پر دنیا کا جادو نہیں چلتا۔

ولایت اور شریعت کی پاسداری

حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی سے کسی نے دریافت کیا کہ ولی کون ہے آپ نے فرمایا اَلْوَلِیُّ ھو الصَّابِرُ تَحْتَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے تحت صبر کرے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے بتایا کہ فلاں شہر میں اللہ تعالیٰ کا ایک ولی رہتا ہے چنانچہ میں اٹھا اور اس کی زیارت کی غرض سے سفر شروع کر دیا۔ جب میں اس کی مسجد کے پاس پہنچا تو وہ مسجد سے نکل رہا تھا میں نے دیکھا کہ منہ کا تھوک مسجد کے فرش پر گر رہا ہے اور تھوکا بھی قبلہ رو ہو کر میں وہی سے واپس لوٹ پڑا اسے سلام بھی نہ کیا۔ میں نے کہا ولی کے لیے شریعت کی پاسداری ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں

Marfat.com

اسی رات کو میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے فرمایا اے بایزید جو کام تم نے کیا ہے اس کی برکتیں تم ضرور پاؤ گے آپ فرماتے ہیں دوسرے دن ہی میں اس درجہ پر فائز ہو گیا جہاں آج سب تم مجھے دیکھ رہے ہو (کشف المحجوب) (مکتوبات شریف)

یہی امر و نہی ہے جس کی وجہ سے ہم خیر امت کے پاکیزہ لقب سے ملقب ہیں ارشاد خداوندی ہے کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ تم بہترین امت اس لیے ہو کہ تم نیکی کا امر کرتے ہو اور برائی سے نہی یعنی منع کرتے ہو اور یہی پسندیدہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں الامر بالمعروف والنھی عن المنکر وقول الحق ان کان مُرّ یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اور سچی بات کہنا اگرچہ سننے والوں کو کڑوی کیوں نہ لگے۔

آمدم برسر مطلب باوجود پاسداری شریعت کے اعمال پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے انسان کے دل میں نخوت و رعونت پیدا ہوتی ہے جو کہ فقر کے شایان شان نہیں۔ جیسا کہ محقق ابن محقق حضرت العلام مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں میں ایک بندہ حق عین وسط سمندر جزیرہ میں جہاں انسان کا گذر نہ تھا۔ رات دن عبادت الٰہی

Marfat.com

میں مشغول رہتا۔ رب عزوجل نے اس پہاڑ پر ان کے لیے ایک انار کا درخت اگایا اور ساتھ ہی ایک شیریں چشمہ نکالا۔ چنانچہ شب و روز انار کھاتا۔ اور چشمہ کا صافی اور ٹھنڈا پانی نوش فرماتا۔ اور بھرپور عبادت کرتا۔ بالآخر چار سو سال اسی طرح گذارے اس سے ظاہر ہے کہ آپ الگ تھلگ تھے اور جب انسان بالکل تن تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا رفیق سفر نہ ہو تو وہ نہ تو جھوٹ بول سکتا ہے اور نہ کسی کی غیبت کرسکتا ہے نہ چوری دیاری اور نہ ہی ایسا قصور کرسکتا ہے جس کا تعلق دوسرے سے ہو۔ غرض کہ جب ان کے نزع کا وقت آیا تو حضرت عزرائیل تشریف لائے انہوں نے کہا اتنی اجازت دیجیئے کہ میں وضو تازہ کرکے دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے میں جاؤں روح قبض کر لینا انہوں نے فرمایا میں تمہارے لیے اتنی اجازت لایا ہوں انہوں نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اور دوسری رکعت کے دوسرے سجدے میں انتقال ہوگیا بدن ان کا سلامت ہے اب تک ویسے ہی سجدے میں ہیں جبرائیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا کہ ہم جب آسمان سے اترتے ہیں یا آسمان کو جاتے ہیں انہیں اسی طرح سربسجود دیکھتے ہیں۔

Marfat.com

یہ بندہ خدا جب روز قیامت داور محشر کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو عبادت و ریاضت کے سوا نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ تو پھر حساب و کتاب و میزان کی کیا ضرورت۔ رب العزت ارشاد فرمائے گا۔ اِذۡهَبُوا بِعَبۡدِیۡ اِلٰی جَنَّتِیۡ بِرَحۡمَتِیۡ یعنی میرے بندے کو جنت میں میری رحمت سے لے جاؤ اُن کے منہ سے نکلے گا اے رب میرے بلکہ میرے عمل سے یعنی میں نے عمل ہی ایسے کیئے ہیں جو کہ جنت میں جانے کا سبب ہیں۔ ارشاد ہوگا لوٹاؤ اور میزان کھڑی کر دو اس کی چار سو سال کی عبادت ایک پلے میں اور ہماری نعمتوں سے جو ہم نے اسے چار سو برس میں دیں صرف آنکھ کی ہی نعمت کو دوسرے پلے میں رکھو۔ چنانچہ وزن کیا جائے گا ان کے چار سو برس کے اعمال سے ایک نعمت کہیں زیادہ ہوگی۔ ارشاد الٰہی ہوگا اِذۡهَبُوا بِعَبۡدِیۡ اِلَی النَّارِ بِعَدۡلِیۡ میرے بندے کو جہنم میں لے جاؤ میرے عدل سے اس پر وہ گھبرا کر عرض کرے گا نہیں۔ اے رب میرے بلکہ تیری رحمت سے ارشاد ہوگیا اِذۡهَبُوا بِعَبۡدِیۡ اِلٰی جَنَّتِیۡ بِرَحۡمَتِیۡ میرے بندے کو میری جنت میں میری رحمت سے لے جاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشیں جاون میں ورگے منہ کالے

Marfat.com

در تضرع باش تا شاداں شوی
گریہ کن تا بے دہاں خنداں شوی

ولائیت کے درجات
و
اولیاء کی اقسام

جو اولیاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدسیہ کے لشکری اور مشکل کو حل کرنے والے ہیں ان کی تعداد تین سو ہے ان کو اخیار کیا جاتا ہے یہ وہ اولیاء کرام ہیں جو بارگاہ ایزدی میں قرب کا درجہ و مرتبہ رکھتے ہیں اور انہیں ہمہ وقت حاضر باشی کا شرف حاصل رہتا ہے یہ زمین میں سیاح ہیں اور چالیس وہ ہیں جن کو ابدال کہا جاتا ہے جن کا مسکن شام اور ابدال کی علامت یہ ہے اللھم ارحم امۃ محمد کہے یعنی وہ عام مسلمانوں پر نہائیت شفقت و رحمت کرتے ہیں اور سات وہ ہیں جن کو ابرار کہا جاتا ہے اور چار وہ ہیں جن کو اوتاد کہا جاتا ہے اور مسکن ان کا مغرب ہے قیوم چالیس اولیاء ہیں اور قطب چار ہیں۔ قطب ابدال قطب مدار قطب ارشاد۔ قطب الاقطاب اور غوث ایک ہوتا ہے اور بعض نے قطب الاقطاب کو ہی غوث کہا ہے نیز قطب

Marfat.com

الاقطاب ضروری ہے کہ سید ہو۔
(تفسیر روح المعانی، مدارج النبوت، کشف المحجوب)

تذکرہ ابدال

حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا یکونون فی الشام دھم اربعون رجلاً کلما مات رجلٌ ابدل اللہ مکانہٗ رجلاً یسقی بھم الغیث و ینصر بھم علی الاعداء یصرف بھم عن اھل الشام العذاب۔ (بقول امام سخاوی) کہ ابدال ملک شام میں ہونگے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں جب ایک فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرا اس کی جگہ لاتا ہے اس کے بدلے میں ان کی برکت سے بارش برستی ہے ان کی وجہ سے دشمن پر فتح ہوتی ہے ان کی وجہ سے شامیوں سے عذاب دور کیا جاتا ہے۔

تذکرہ اقطاب

قطب عقلمند پڑھا ہوا شخص جب درجہ قطب پر فائز ہوتا ہے تو اسے علم ہوتا ہے اور غیب سے آوازہ ہو جاتا ہے کہ یہ قطب ہو گیا۔ نشانی یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

Marfat.com

قطب مدار۔ قطب مدار تمام روئے زمین پر ایک ہوتا ہے اور اکثر وہ جنگل میں رہتا ہے۔

Marfat.com

تذکرہ

غوث

Marfat.com

غوث کو تمام خبر ہوتی ہے کیونکہ فریاد رسی اُسی کا کام ہوتا ہے پہلے احکام الٰہی اس پر وارد ہوتے ہیں پھر وہ جہان میں تصرف کرتا ہے گویا کہ خدا تعالیٰ کی مراد دنیا میں وہی ہوتا ہے فتوحات بہت ہوتی ہیں اور ظاہری رئیس ہوتا ہے اسرار حروف مقطعات اس پر وارد ہوتے ہیں اولیاء اللہ میں سب سے ارفع و اعلیٰ درجہ و رتبہ غوث کا ہے۔

غوثِ اعظم نائب رسولِ معظم

صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا۔

مَا تطلعُ الشمس حتّٰی تسلّم عَلَیَّ تجئ السّنۃُ الّتی و تسلّم عَلَیَّ تخبرنی بما تجری فیہما و یجئ الشہر وَ یسلّم علیّ و یخبر بما یجری فیہ و یجئ الاسبوع و یسلّم عَلَیَّ وَیخبرنی بما یجری فیہ وعزّۃِ ربیّ انّ السعداءَ والاشقیاء لیعرضون علیَّ عینی فی اللوحِ المحفوظِ اَنَا غائص فی بحارِ علم اللہ وَمشاہدتہٖ انا حُجّۃ اللہِ علیکم جمیعکم۔ اَنَا نائب رسولِ اللہ صلے اللہِ علیہ وسلّم و وارثہٗ فی الارض۔ (بہجۃ الاسرار)

Marfat.com

سورج ہر روز طلوع ہوتے وقت مجھ پر سلام عرض کرتا ہے اور ہر نیا سال جب آتا ہے تو مجھ پر سلام عرض کر کے جو کچھ سال بھر میں ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر مجھے دے دیتا ہے اور ہر مہینہ جب شروع ہوتا ہے تو پہلے مجھے سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ مہینہ بھر میں ہونا ہوتا ہے اس کی خبر مجھے دیتا ہے اور ہر ہفتہ جب شروع ہوتا ہے تو پہلے مجھے سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ ہفتہ بھر میں ہونا ہوتا ہے اس کی خبر مجھے دیتا ہے۔

اسی طرح ہر دن بھی مجھے سلام عرض کر کے دن بھر ہونے والے واقعات وحادثات کی خبر دیتا ہے مجھے میرے رب کی عزت کی قسم نیک و بد سب مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور میری آنکھ لوح محفوظ میں لگی رہتی ہے اللہ تعالیٰ کے علم و مشاہدہ کے سمندروں میں غوطہ زن ہوا ہوں تم سب کے لیے اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں اور زمین میں ان کا وارث ہوں۔

کیا کہوں کیا بعد میرے غوث جیلانی میں ہے
ہر ادائے ہاشمی اس پیر لاثانی میں ہے
مانگنا ہے مانگ سے غوث کے دربار سے
کملی والے کا خزانہ دست جیلانی میں ہے

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ الابدالُ قومٌ صالحُون لا تخلوا الدُّنيا منهم اذا مَاتَ واحدٌ منهم ابدال اللهُ مكانهٗ اٰخر ثُمَّ قال النقباءُ هُمُ الذين استخرجوا خبايا النّفُوسُ وهُم ثلاثُ مائةٍ ثُمّ قال النجباءُ وهُم ثلاثُ مائةٍ ثم قال النجباءُ وهُم مشتغلون بحَمْلِ الاثقالَ الخَلقِ وَاربعون وقد اخرج ابن عساكر عن ابن مَسعُودٍ مرفوعًا اِنّ للهِ ثلاثُ مائةٍ نفسٍ قلوبُهم علٰى قلب اٰدمَ عليه السلام وله اربعون قلوبهم علٰى قلبِ موسٰى عليه السلام ولهٗ سبعةٌ قلوبهم علٰى قلب ابراهيم عليه السلام ولهٗ خمسةٌ قلوبهم علٰى قلب جبرائيل وَلهٗ ثلاثةٌ قلوبهم علٰى قلبِ ميكائيل عليه السلام ولهٗ واحدٌ قلبهٗ علٰى قلبِ اسرافيل عليه السلام كلمات الواحده ابدل الله مكانهٗ من الخمسةِ وكلمات من الخمسةِ ابدال اللهُ مكانهٗ من السبعةِ ابدَل اللهُ مكانهٗ من الاربعين وكلمات واحد من الاربعين ابدالَ اللهُ مكانهٗ من الثلاثةِ مائة و كلمات من الثلاثه مائةٌ

Marfat.com

ابدل اللّٰہُ مکانہٗ من العامۃ بھم یدفع

الھمّ عن ھذہ الامّۃ پھر فرمایا ابدال صالحین کی ایک قوم ہے جس سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لایا جاتا ہے پھر فرمایا نقباء وہ جماعت ہے جنہیں نفسوں کی بدلی سے نکال لیا گیا ہے اور وہ تین سو ہیں پھر فرمایا نجباء ہیں اور مخلوق کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ چالیس ہیں فرمایا ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے مرفوع حدیث بیان کی کہ تین سو وہ ولی اللہ ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہیں اور سات وہ ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم کے دل پر ہیں اور پانچ وہ ہیں جن کے دل حضرت جبرئیل کے دل پر ہیں اور تین وہ ہیں جن کے دل میکائل کے دل پر ہیں اور ایک ہے جس کا دل حضرت اسرافیل کے دل پر ہے جب واحد ہو گا تو ان تین سے اس کی جگہ لایا جائے گا ان سے فوت ہوا تو پانچ سے فوت ہوا تو سات سے فوت ہوا تو چالیس سے فوت ہوا تو ان تین سو سے بدل دیا جائے گا اور تین سو سے جب فوت ہو گا تو عام مسلمانوں سے اس کی جگہ بدل دیا جائیگا یہ وہ جماعت ہے جن کے وجود سے اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کی آفات و مصائب اور بلیات دور فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ مشکل کشا و حاجت روا ہوتے ہیں۔

برکات اولیاء اور اہل زمین

Marfat.com

وَقَالَ اِعلم اِنَّ رَسُولَ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لمّا قبض بکتِ الارض فقالت الٰھی وَسیّدی بقیت لا یمشی عَلیَّ نبیٌ اِلیٰ یومِ القیامۃِ فاوحی

اللہ الیھا اجعل علے ظھرک من ھذہِ الامّۃ من
قلوبھم علے قلوبِ الانبیاء علیھم الصلوٰۃ
والسلام لا اُخلیک منھم الی یوم القیامۃ۔

حضرت خضر نے فرمایا جان لو کہ بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمین روئی اور آنسو بہائے اور عرض کیا میرے مالک میرے آقا اب قیامت تک میرے اوپر کوئی رسول کوئی نبی نہیں چلے گا اور میں باقی رہ گئی۔ تو خدا تعالیٰ نے زمین کی طرف الہام کیا کہ تیری پشت پر اس آخری نبی کی امت سے وہ ولی پیدا کروں گا جن کے دل انبیاء کے دلوں پر ہوں گے اور ان سے میں کسی وقت بھی تجھے خالی نہ چھوڑوں گا۔

(شرح شفاء ۔ نسیم الریاض ۔ روح المعانی)

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
تواضع کند ہوش مند گزیں
نہند شاخ پر میوہ سر بر زمیں

غالباً زمین دو مرتبہ روئی اور چلائی ہے اولاً جب کہ ارشادِ خداوندی ہوا کہ اے میرے فرشتوں جاؤ بالخصوص جبرائیل علیہ السلام کو کہ جاؤ زمین سے مٹی لے کر آؤ تاکہ مٹی کا ایک پتلا تیار کریں حضرت جبرائیل

Marfat.com

جب زمین سے مٹی لینے لگے تو زمین نے رو کر کہا کہ خدارا مجھ پر رحم کر مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دے آپ رحم کرتے ہوئے واپس آ گئے پھر میکائل گئے پھر اسرافیل گئے سب سے آخر میں حضرت عزرائیل علیہ السلام گئے زمین سے جب مٹی لینے لگے تو زمین نے حسب سابق پھر رحم کی استدعا کی لیکن حضرت عزرائیل نے کہا میں تیرا رونا اور چلانا دیکھوں یا رب کا حکم دیکھوں مٹی لی اور رب کی بارگاہ قدسیہ میں پہنچے اور مٹی حاضر کی تو اللہ تعالیٰ نے نشانِ جرأت دیتے ہوئے اُسے قبض ارواح پر متعین کر دیا۔

ضرورت اولیاء

جس طرح دنیا کو باران رحمت و آفتاب و ماہتاب کی ہمیشہ ضرورت ہے اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی حاجت ہے جس طرح عالم اجسام میں زمین اور اس کی ہری بھری کھیتیاں شاداب باغات فیض لینے والے ہیں اور آفتاب و بارش فیض دینے والے ہیں اسی طرح عالم روحانیت میں بھی انبیائے کرام اور ان کے بعد ان کے توسل و طفیل مشائخ کبار و اولیاء اللہ فیض دینے والے ہیں اور جملہ جہان ان کا محتاج کرم نیز اولیائے کرام کے وسیلہ جلیلہ سے نبی اور اس کی امت میں تعلق و ربط قائم و دائم ہے۔ اور اولیاء سے تعلق پیدا کرنے سے ہی جنت ملتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَادْخُلِی فِی عِبٰدِی وَادْخُلِی

Marfat.com

جنتی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

حُب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

خدا سے ملتا ہے سب کچھ مگر ملتا ہے حیلے سے
خزانے فیض کے پائے ہم نے ولیوں کے وسیلے سے

یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے قول سے شرافت ٹپکتی ہے اور جن کے فعل سے برکت سرزد ہوتی ہے اور جن کے طور اطوار سے برکات الٰہی کا ظہور ہوتا ہے اور جن کو دیکھنے سے دل کو ارمان اور روح کو سکون نصیب ہوتا ہے یہ اِنَّ النظر علیٰ وجھھم عبادۃ" کا مصداق ومظہر ہوتے ہیں یعنی ان کے چہرے پر نظر ڈالنا عبادت ہے۔

دل کردا ایں سوہنیا ہر ویلے تینوں کول بٹھا کے ہیں تکدا رہواں
سارا جسم میرا اکھ بن جاوے محتاج نہیں اس اکھ دا رہواں

حضرت امام غزالی کا قول ہے کہ اس گروہ یعنی اہل اللہ کے پاس آنے جانے والے اور ان سے قلبی ارادت وعقیدت رکھنے والے بدنصیب اور محروم نہیں رہا کرتے وہ ان سے ایمان کی دولت حاصل کرتے ہیں اور با ایمان دنیا سے جاتے ہیں کیوں کہ مجھے یقینی طور پر یہ معلوم ہوگیا ہے کہ صوفیہ ہی اللہ تعالیٰ کے راستہ کے مالک ہیں انکی سیرت اچھی ہے اور ان کا راستہ سب سے زیادہ سیدھا ان کے اخلاق فاضلہ سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور صحیح ہیں فقرا کی ساری

Marfat.com

جدوجہد کا مقصد و منشا یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کا مرنا اور جینا خدا کے لیے ہو۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے ابلیس کو دیکھا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے فقرا پر کچھ قدرت و تصرف حاصل ہے اس نے کہا نہیں میں نے کہا کیوں؟ شیطان نے کہا جب میں ان کو دنیا میں پھنسانا چاہتا ہوں تو وہ عقبیٰ میں بھاگ جاتے ہیں اور جب میں ان کو عقبیٰ میں پھانسنا چاہتا ہوں تو وہ مولا کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور مجھے وہاں تک رسائی نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰن یعنی میرے بندوں پر تجھے تسلط و غلبہ نہیں ہو سکتا ہو بھی کیسے کیونکہ اولیاء کرام عباءِ الٰہی میں ہیں جن کی حقیقت کو واقعتہً ہی سوا رب العلمین کے اور کوئی بھی نہیں پا سکتا۔

حدیث قدسی میں ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری یہی وجہ ہے کہ ہم گنہگار اُن کے مقدس دامن سے وابستہ ہیں کیونکہ یہ لوگ شیطان کے دام تزویر اور جال فریب میں نہیں پھانستے اور جو ان کے ساتھ ہوگا وہ بھی محفوظ رہے گا اور اس کا جان و ایمان بھی محفوظ رہے گا۔ علیٰ وجہ التمثیل ریل میں تین قسم کے ڈبے ہوتے ہیں فسٹ، سیکنڈ تھرڈ۔ ان تینوں کا ربط و تعلق انجن کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے اگرچہ تھرڈ ہو یا سیکنڈ۔ شرط یہ ہے کہ اس

Marfat.com

کا انجن سے کنکشن ہو اگر کنکشن ہو گا تو پھر ڈبہ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جائے گا لیکن اگر اس کا تعلق نہیں ہے تو گرچہ فسٹ کیوں نہ ہو. اگر کنڈ تھرڈ کیوں نہ ہو سلیپر کیوں نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منزل پر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس کا تعلق مرکز سے انجن سے منقطع ہے. ثابت ہوا بات فسٹ کی ہو یا تھرڈ کی نہیں. بات تو دراصل تعلق کی ہے ایسے ہی میاں اگر آپ کا تعلق اولیاء کے ساتھ ہے پھر تو آپ اپنی منزل کو پالیں گے اگر نہیں تو خواہ کتنا ذاکر ہو شاکر ہو عالم ہو. ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر قرآن پڑھتا ہو. ساری رات مسجد میں کھڑے ہو کر عبادت و ریاضت کرتا ہو اور الغرض سب کچھ کرتا ہو لیکن جب تک اس کا تعلق قلبی ارادت و عقیدت و ابتگی کسی مردِ قلندر درویشِ کامل خدا رسیدہ انسان سے نہیں ہو گی. وہ فسٹ کا ڈبہ ہرگز اپنی منزل کو نہیں پا سکے گا.

قال را بگذار مرد حال شو
پیش مرد کامل پامال شو

کیونکہ یہ دنیا عالم اسباب ہے سیدھا کوئی بھی خدا کو نہیں پا سکتا. ارشادِ ربانی ہے لن نومن لک حتیٰ نری اللہ جھرۃً قومِ موسوی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دربار گہر بار میں حاضر ہوئی اور عرض گذار ہوئی کہ ہم سیدھے بغیر آپ کے حیلے وسیلے سے خدا کی دید کا نظارہ کرنا چاہتے ہیں تو قرآن شاہد اور گواہ ہے کہ

Marfat.com

اس وقت وہ قوم عذاب شدید کی گرفت ولپیٹ میں آگئی پھر خود نفس نفیس حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا واقعہ ہے کہ ایک روز آپ کو درد چشم ہوئی تو بارگاہِ ایزدی میں ملتجی ہوئے۔ حکم ہوا کسی طبیب سے دوا پوچھ لو عرض کی اے الہ العالمین کہ میں تیرے سوا کسی کو حکیم نہیں جانتا۔ ارشاد ہوا اور ہاتف سے آواز آئی کہ آپ کا کہنا یہ بالکل درست اور بجا ہے مگر دنیا عالم اسباب ہے جو کوئی اسباب دنیا کے مطابق کام کرتا ہے تو میں اپنی عادت الٰہیہ کے مطابق اس کا کام کرتا ہوں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے پھر کسی طبیب حاذق سے علاج معالجہ کروایا تو پروردگار عالم نے شفا عطا فرمائی۔ حدیث نبوی لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ یعنی ہر بیماری کے لیے دوا ہے۔

آمدم برسرِ مطلب ان پاکیزہ ہستیوں کے متعلق امام ربانی قیوم زمانی قندیل نورانی مقتدائے ارباب معانی مجدد و منور الف ثانی رضؓ فرماتے ہیں نَظَرُهُمْ دَوَاءٌ وَكَلَامُهُمْ شِفَاءٌ وَصُحْبَتُهُمْ ضِيَاءٌ وَبَهَاءٌ وَهُمْ مَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ وَجَدَ اللهَ وَمَنْ رَاٰى ظَاهِرَهُمْ خَابَ وَخَسِرَ وَمَنْ رَاٰى بَاطِنَهُمْ نَجٰى وَاَفْلَحَ۔ (مکتوبات شریف دفتر دوم)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کی نظر دوا ہے اسی کی عکاسی کرتے ہوئے ایک شاعر کہتا ہے۔

انان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند ایا بود کہ گوشہ چشم بما کنند

Marfat.com

یعنی ان حضرات کی نظر جو خاک کو کیمیا کر دیتی ہے وہ ہم پر بھی ہو جائے تو بگڑی بن جائے اور ان کی کلام پر شفاء ہے انہیں من جانب اللہ کن عطا ہوتا ہے کیوں کہ ان کی تدبیر موافق تقدیر ہوتی ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے !
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

شارح بخاری حضرت امام ابن حجر عسقلانی کے والد کے گھر کوئی بچہ پیدا ہو کر زندہ نہ رہتا تھا آپ اس وجہ سے بڑے کشیدہ خاطر اور مغموم ہو کر اللہ کے ایک ولی کامل حضرت شیخ صفا قبری کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور جیتے جاگتے بچے کے لیے درخواست دعا کی۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جاؤ تمہاری پشت سے ایک ایسا بچہ ہو گا جو اپنے عمل و علم و فضل سے دنیا بھر کو سیراب کر دے گا۔ چنانچہ آپ کی دعا سے حضرت امام ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری شرح بخاری پیدا ہوئے۔ (بستان المحدثین)

ان کی صحبت روشنی اور تر و تازگی سے لبریز ہوتی ہے۔ نیز رحمت خداوندی بادل بن کر برستی ہے۔ دیکھیں اگر کوئی شخص کسی رئیس محفل کو پنکھا کرے تو اس کے ذریعے سے دیگر اہل مجلسیوں کو بھی ہوا میسر آئے گی۔ حالاں کہ وہ پنکھا تو دراصل ایک کو کر رہا ہے۔ ایسے ہی کرم ایزدی، ابر رحمت خداوندی برستا تو ولی کامل پر ہے لیکن اس کے طفیل دوسرے اس کے رفقا بھی اس سے

Marfat.com

مستفید ہوتے ہیں۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

اور جس نے ان کو پہچان لیا اس نے اللہ کو پا لیا مطلب یہ کہ جسے ولی کامل مل گیا۔ بندہ خدا مل گیا اُسے دراصل خدا مل گیا کیونکہ المومن مراۃ الرحمٰن۔ مومن ایک آئینہ ہے خدا کا دوسری بات جس نے مرد کامل کو پہچان لیا اس نے خدا کو پا لیا یعنی یہ مرد کامل اس سالک کو یا عقیدت مند کو خدا سے واصل کر دے گا۔ اسی کی عکاسی مولانا رومی نے کی ہے۔

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دیدِ کبریا

ثابت ہوا کہ اولیاء کے وسیلہ سے ہمیں پاکستان ملا ایقان ملا عرفان ملا ایمان ملا عرفان ملا نہیں نہیں بلکہ ان کے وسیلے سے ہمیں خود رحمان ملا۔

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

اور جس نے ان کے ظاہر و باہر کو دیکھا وہ خائب و خاسر رہا اور جس نے ان کے پاکیزہ باطن کی طرف دیکھا وہ کامیاب و کامران ہو گیا کیوں کہ :-

Marfat.com

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

Marfat.com

ضرورتِ شیخ

Marfat.com

بعض نابلد لوگوں کا کہنا ہے کہ پیر و مرشد کی کیا ضرورت۔ ہم خود ہی بغیر کسی توسّل کے اس ذاتِ الٰہی سے رابطہ کرلیں گے حالانکہ ان کا یہ کہنا جہالت و بطالت پر مبنی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ وہ شہنشاہ عظیم ہے جس کے در پر ہر کس و ناکس کی رسائی ممکن نہیں اس لیے کہ وہ بے چون اور ہم چون۔ وہ بے مثل ہم مثل وہ خالق، ہم بندے وہ غنیٰ ہم فقیر وہ داتا، ہم حقیر وہ اعلیٰ ہم ادنیٰ وہ کامل، ہم ناقص، لہذا اس کی ذات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کسی مردِ قلندر اور درویش کامل کے دامن سے وابستہ ہونا پڑے گا کسی نہ کسی اللہ والے کے درناز پر جبیں نیاز خم کرنی پڑے گی، کسی نہ کسی صاحبِ دل کی جوتیاں سیدھی کرنا پڑیں گی اسی وجہ سے تو مولانا روم رحمتہ اللہ نے مثنوی میں اقرار کیا ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

یعنی مولوی رومی اس وقت مولانا روم بنا جب شمس تبریزی کے جوتوں میں جا کر بیٹھا مگر عصر حاضر کے مغرب زدہ مفکرین اسلام نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ صرف قرآن وحدیث کے نصوص پڑھ لیے جائیں تو اصلاح قلبی و تزکیہ نفس خود بخود ہو جائے گا۔ اگر صرف الفاظ و نقوش پڑھ لینا اور ان کے معانی سیکھ لینا ہی کافی ہوتا تو پھر امام فخرالدین رازی حضرت نجم الدین کبریٰ کی خدمت میں نہ جاتے۔ اس لیے امام

Marfat.com

فخرالدین رازی رحمتہ اللہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

انّ المُرِیدَ لا سبیلَ لہُ الی الوصُولِ الیٰ مقاماتِ الھِدایۃِ والمکاشفۃِ الّا اِذا اقتدیٰ لبشیخٍ یھدیہِ الیٰ سواءِ السبیلِ ویجنبہُ عن مَواقعِ الاغالیطِ والاضالیلِ۔

مرید کے مقامات ہدائیت اور مکاشفہ تک پہنچنے کی سوائے اس کے کوئی صورت نہیں، کہ وہ ایسے شیخ و رہنما کی اقتدار کرے جو اُسے سیدھے راستے پر چلائے اور گمراہیوں اور غلطیوں کے مواقع سے بچائے۔ یہی امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ کا جب وقت وفات قریب آیا تو شیطان لعین نمودار ہوا اور امام رازی سے توحید باری تعالیٰ پر مکالمہ شروع کر دیا۔

چنانچہ امام نے توحید باری تعالیٰ پر متعدد دلائل قاہرہ و براہین باہرہ قائم کیں جو کہ ساری کی ساری شیطان نے توڑ کر رکھ دیں نزع کا وقت تھا اور امام دلائل کے سلسلے میں ابلیس سے عاجز آ چکے تھے کہ یکایک آپ کے پیر و مرشد حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ پر یہ حالت آشکارا ہوئی آپ اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے وضو کے پانی کا چھینٹا مارا اور ساتھ ہی یہ فرمایا تو کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میں حق تعالیٰ کو بغیر کسی حجت و دلیل کے ایک مانتا ہوں۔ یہ آواز

Marfat.com

امام کے کانوں میں پہنچی یہ روحانی ٹیلیفون امام کے کانوں میں گونج گیا اور پانی کے چھینٹے آپ کے سینے پر پڑے اور آپ نے فرمایا شیطان لعین دور ہٹ جا۔ میں رب ذوالجلال کو بغیر دلیل کے ایک مانتا ہوں اُسی وقت شیطان لعین نے خائب وخاسر ہوکر اپنے سر پر خاک ڈالی اور یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ اے رازی آج تجھے بلکہ تیرے ایمان کو تیرے مرشد نے میرے ہاتھ سے بچالیا ہے۔

مرشد دا احسان میرے تے اوہ سارے محتاجاں
اوہ رکھوالا جان میری دا اوسے نوں سب لاجاں

تجھ کو معلوم ہے حال نظر اہل نظر!
لوح محفوظ کی تحریر مٹا دیتے ہیں!
قوت خاص حقیقت میں انہیں حاصل ہے
اِک نظر ڈال کے مردوں کو جِلا دیتے ہیں

معلوم ہوا مرشدِ کامل کے بغیر انسان بداعمالیوں اور اخلاقی پستیوں کی تیرہ وتاریک غار میں گِر جاتا ہے کیونکہ مرشدِ کامل اخلاقِ سیئہ زائل کر کے اخلاق حسنہ کا خوگر بنا دیتا ہے اسی لیے فطرت نے بھی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

Marfat.com

اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فوز و فلاح پا جاؤ۔ اہل تفاسیر نے یہاں وسیلہ سے مراد مرشد کامل لیا ہے

ایک روایت میں ہے نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی کا پٹہ نہیں ہے تو گویا کہ وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مشکوٰۃ شریف)

آپ نے شہروں میں اکثر دیکھا ہو گا یا سنا ہو گا کہ کمیٹی شہر کے حکم مطابق آوارہ گرد کتوں کو زہر دے کر یا کوئی اور زہریلی دوائی دے کر مار دیا جاتا ہے تاکہ شہر کا حسن برقرار رہے لیکن پٹے دار کتے کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ کیوں کہ پٹے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آوارہ نہیں ہے بلکہ گھریلو ہے یعنی کسی کا پروردہ ہے اُسے کمیٹی تو کجا رہی لوگ بھی ڈرتے کچھ نہیں کہتے کہ کہیں اس کا مالک ہمارے وارنٹ نہ جاری کر دے ایسے ہی میاں جس کے پٹے پر شیر ربانی، مجدد الف ثانی، ہندالولی، مہر علی غوث جلی کا نام ہو گا۔ فرشتے اس کو بھی کچھ نہیں کہیں گے وہ بلا خوف و خطر بہشت بریں میں عیش کرے گا اور حیاتِ جاودانی کی بہاریں لوٹے گا۔ اور ابدی نعمتوں سے مالا مال ہو گا۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے مجھے خرید کر انمول کر دیا

Marfat.com

پھر ہم بیمار ہوجائیں تو ڈاکٹر کے پاس جائیں یا طبیب حاذق کی خدمت حاصل کریں یا کسی سپیشلسٹ سے رابطہ قائم کریں تاکہ وہ ہماری تشخیص کریں اور ہمیں مرض مہلک سے آگاہ کریں۔ یہ تو جسمانی مرض کی بات ہے۔ بخار کی شکائت ہوجائے نزلہ کا پریشر ہوجائے۔ ذات جنب کا اٹیک ہوجائے یا کوئی کسی قسم کی درد ہوجائے تو ہم فوراً تاخیر کیے بغیر حکیم اور ڈاکٹر کا نسخہ استعمال کرتے ہیں تاکہ جلدی آسودگی اور افاقہ ہو۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے جسم بیمار ہوجائے تو فوراً کسی معالج جسمانی سے رابطہ کریں اور اگر روح بیمار ہوجائے تو نہائت کسلان وسستی کا مظاہرہ کرے لیکن میں آپ کو دعوت فکر دیتا ہوں اور جناب کے ذہن پر دستک دیتا ہوں کہ جیسے جسمانی بیماری کے لیے ہم ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں ایسے ہمیں روحانی بیماریوں کے لیے بھی روحانی معالجوں سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے تاکہ وہ ہماری روحانی بیماریوں کے لیے بھی روحانی معالجوں سے رابطہ قائم کرنا چاہیے تاکہ وہ ہماری روحانی تشخیص کرکے ہمیں پرہیز وگریز بتائے۔ ڈاکٹر دیتا ہے نسخہ اور روحانی معالج دیتا ہے وظیفہ۔ وہ کہتا ہے اگر تم کو ڈوپائرین استعمال کروگے تو تمہاری درد ختم ہوجائے گی۔ یہ کہتا ہے کہ اگر تم یاحیّ یا قیوم پڑھوگے تو تمہاری تمام قلبی امراض ختم ہوجائیں گی وہ کہتا ہے اگر تم فروٹ سالٹ استعمال کروگے تو تمہاری گیس اور

Marfat.com

جلن دور ہوگی یہ کہتا ہے کہ اگر تم یا وَدُوْدُ پڑھو گے تو تمہاری تبخیر معدہ ختم ہو جائے گی۔ وہ کہتا ہے اگر چشم آشوب ہو تو ٹیوب ڈالو تمہاری درد دُور ہو جائے گی اور آنکھ صحیح ہو جائے گی یہ کہتا ہے کہ اگر تم لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ پڑھو تو آشوب چشم بالکل نہیں رہے گا۔ اور فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ پڑھے گا تو آنکھ میں مزید روشنی ہو گی۔ وہ کہتا ہے ترشی اشیاء تیل دار مرغن غذا اور ثقیل سے مکمل پرہیز کرنا تمہاری صحت صحیح رہے۔ یہ کہتا ہے جوئے۔ چوری و شراب و ڈکیتی۔ ذخیرہ اندوزی۔ چور بازاری۔ سود رشوت سے کامل پرہیز رکھنا۔ تاکہ تمہارا ایمان وعرفان محفوظ رہے المختصر وہ جسم کا معالج ہے۔ اور یہ جسم اور روح دونوں کا طبیب ہے۔

میم مرشد یا ہوا ایسا پھڑئے جھیڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو!
میلیاں تھیں کر دیوے چٹا وچہ سجی صبون نہ گھتے ہو!

لیکن یہ فیضان صرف حیات ظاہری تک ہی محدود نہیں بلکہ برزخ میں اس سے بھی بڑھ کر جیسا کہ میاں میر رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کی مثال دنیا میں اس جانور کی طرح ہے جو پنجرہ میں بند ہے اور دنیا سے چلے جانے کے بعد وہ آزاد پرندے کی طرح ہو جاتا ہے یعنی فیض بکثرت دیتا ہے بلکہ قدرت کی طرف سے ان کو مکمل تصرف واختیار ہوتا ہے کہ جہاں چاہیں وہ جائیں اور ان کی برزخی

Marfat.com

زندگی قرآن وحدیث سے اظہر من الشمس ہے ارشادِ ربانی ہے من عمل صالحاً من ذکرٍ او انثیٰ وھو مؤمن فلنحیینہ حیوٰۃً طیبۃً یعنی جو شخص نیک عمل کرے چاہے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو مومن یعنی اس کے سینے میں عشق مصطفیٰ کا دریا موجزن ہو اور اس کے دل میں شمع مصطفوی روشن ہو اور اس کی آنکھوں میں جلوہ حسن یار ہو جب ایسا مرد یا ایسی عورت اس دارِ فانی سے کوچ کر جائے یعنی برزخ میں چلا جائے تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی سے نوازتے ہیں یعنی وہاں اس کے لیے جنت کے دریچے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے نیچے جنتی ریشم ومخمل کی چادریں بچھائی جاتی ہے اور اس پر جنت کا روح پرور منظر منکشف کر دیا جاتا ہے اور حوریں پنکھا کرتی ہیں اور فرشتے خدمت میں ایستادہ رہتے ہیں اور نیز گوناگوں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے

قبر میں سرکار آئیں ان کے قدموں پہ گروں !!
فرشتے اگر مجھ کو اٹھائیں تو ان سے پھر میں یوں کہوں
پائے ناز سے اے فرشتوں اب بھلا میں کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے

Marfat.com

آدابِ شیخ

- پیرومرشد کے پاس صاف بدن اور صاف کپڑوں کے ساتھ جانا چاہیئے مسواک کر لینا بھی بہتر ہے۔
- پیرومرشد کی طرف نگاہ حرمت و تعظیم سے کرنی چاہیئے
- پیرومرشد کے روبرو کسی قول مخالف کا ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔
- پیرومرشد کے روبرو نہ بہت ہنسنا چاہیئے اور نہ اور کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے بلکہ تمام وقت شیخ کامل کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے پیرومرشد کے روبرو حاضری کے دوران سوائے فرض و سنت کے نماز نفل اور کوئی دیگر وظیفہ بغیر اجازت کے نہ پڑھنا چاہیئے۔
- پیرومرشد کی تیزی طبع کو برداشت کرنا اور مرشد کے کمال سے بداعتقاد نہ ہونا چاہیئے۔
- ہر طرح پیرومرشد کا مطیع رہنا چاہیے اور جان و مال سے ان کی خدمت کرنی چاہیے کیوں کہ پیر کی محبت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اور خدمت محبت کی پہچان ہے اس کے علاوہ پیرومرشد کے عزیز و اقرباء سے صلۂ

Marfat.com

رحمی کرنی چاہیئے۔

• جو درود ذکر و وظیفہ پیرومرشد کی طرف سے پڑھنے کی تلقین فرمائی جائے اسی کو پڑھنا چاہیئے اور دیگر وظائف کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

• پیرومرشد کے مصلّے پر قدم نہیں رکھنا چاہیئے اس کے علاوہ پیرومرشد کی طہارت اور وضو کی جگہ طہارت اور وضو نہیں کرنا چاہیئے۔ اور بغیر اجازت پیرومرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لانا چاہیئے۔

• جس طرف پیرومرشد تشریف رکھتے ہوں اس طرف پیر نہ پھیلائیں اگرچہ وہ سامنے نہ بھی بیٹھیں ہوں۔ مرشد کی طرف تھوکنا بھی خلاف ادب ہوتا ہے۔

• جو کچھ پیرومرشد ارشاد فرمائیں یا کریں اس پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ جو بھی کرتے ہیں بمنشائے ایزدی سے کرتے ہیں۔

• پیرومرشد سے کرامت کی خواہش ہرگز نہ کرنی چاہیئے

• بغیر اجازت اور ضرورت کے پیرومرشد سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

• پیرومرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور نہ اونچی میں ان سے مخاطب ہونا چاہیے بات مختصر کرنی چاہیئے

Marfat.com

اور توجہ سے جواب کا انتظار کرے۔

• پیرو مرشد کے پاس بیٹھ کر وظیفے میں مشغول نہ ہونا چاہیے اگر مرشد کے فرمودہ معمول کے مطابق اس کا پڑھنا ضروری ہے تو ان کی نظر سے پوشیدہ ہو کر پڑھنا چاہیے۔

• اپنے پیرو مرشد کو غنیٔ آخرت اور معرفت مولیٰ کا بادشاہ جاننا چاہیے اور سب جہان کے آدمیوں سے عاقل اور فاضل تر سمجھنا چاہیے اور کمال صدق و یقین سے تابع رہنا چاہیے اور کمال طالب اپنے پیر سے شعلہ نور معرفت پائے اور اللہ والوں کے اسرار و حقیقت سے مطلع ہو سکے۔

• سوتے وقت پاؤں مرشد کی طرف نہ پھیلانے چاہیئیں خواہ کتنے ہی فاصلے کیوں نہ ہوں کیونکہ اس کی وجہ سے حصول تجلیات و صفات جمال سے محروم رہے گا۔

• کسی وقت بھی اپنے پیرو مرشد کے سایہ پر قدم نہ رکھنے چاہئیں نیز اپنی زبان پیرو مرشد کی نسبت گلہ و شکوہ و طعن میں نہ کھولنی چاہیے اور نہ ان کے خلاف کوئی بات سننی چاہیئے۔

• پیرو مرشد کے روبرو بغیر اجازت کے نہ پانی پینا

Marfat.com

چاہیے نہ روٹی کھانا چاہیئے۔

• جب پیر و مرشد کے ساتھ چلنے کی سعادت نصیب ہوجائے تو طالب کو چاہیے آگے نہ بڑھے پیچھے چلنے میں شرم محسوس نہ کرے بلکہ اس کو سعادت ابدی جانے اس سے بزرگی کا درجہ حاصل ہوگا۔

• مرید کو چاہیے کہ پیر و مرشد کے دوستوں سے محبت اور دلی دوستی رکھے اور منکروں سے ایسا قطع تعلق کرے کہ ان کی شکل بھی نہ دیکھے اور جس وجود سے انکار پیر و مرشد کو ہو اس سے ایسا بھاگنا چاہیئے جیسا گھوڑا درندے سے بھاگتا ہے۔ اس سے مرید صاحب استقامت اور راسخ دم ہوگا اور اس کے خلاف کرنے سے طالب گمراہ اور تباہ ہوگا۔

• طالب کو چاہیئے کہ پیر و مرشد کے آباؤ اجداد کا اور اولاد کا ایسا ہی ادب کرے جیسا کہ وہ پیر و مرشد کا کرتا ہے انہیں سب خلقت سے افضل خیال کرے اور ہر حال میں ان کے ساتھ مخلص رہے تاکہ طالب اہل فضل میں شامل ہو۔

• طالب کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیر و مرشد کی تن من دھن سے خدمت کرے۔ مرشد پاک پر احسان سمجھ کر

Marfat.com

دارِ فانی میں اہل اللہ کا مدد فرمانا

حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند بخارا فرماتے ہیں میں حضرت امیر کلال کا شہرہ و چرچا سن کر ان کے ہاں حاضر ہوا دیکھا تو وہ اکھاڑے میں کشتی میں شریک ہیں اور کشتی کر رہے ہیں لیکن باوجود کشتی کے آپ نے شریعت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھا مگر خواجہ صاحب نے دل برداشتہ ہو کر الٹے پاؤں پلٹنا شروع کر دیا اپنے محل خاص پر پہنچے تو آپ پر غنودگی طاری ہوگی۔ اسی عالم میں کیا دیکھتے ہیں کہ قیامت برپا ہے۔ اور بازار آخرت ہے آپ اور جنت کے درمیان ایک دلدل کا دریا ہے آپ پار جانا چاہتے ہیں اور زور کرتے ہیں لیکن دھنس جاتے ہیں جیسے زور زیادہ کرتے ہیں زیادہ دھنس جاتے ہیں حتیٰ کہ بغلوں تک آ گئے اتنے میں حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنے بازو سے پکڑ کر خواجہ صاحب کو پار کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم کشتی نہ لڑتے تو یہ طاقت کہاں سے آتی۔ آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ خواجہ صاحب مرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اور آپ کے قدموں سے لپٹ گئے۔

Marfat.com

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. یہ آیت کریمہ بھی برزخی زندگی کی طرف اشارہ کرتی ہے.

برزخی زندگی کی چند جھلکیاں

شہداء حضرات کی حیات تو منصوص علیہ ہے اولیاء اللہ بھی شہداء کے حکم میں ہیں لہذا یہ بھی زندہ ہیں. شہداء تلوار نیزوں اور بھالوں سے جنگ کرتے ہیں، جس کو جہاد اصغر سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اولیاء کرام اپنے نفس امارہ سے جس کا تذکرہ قرآن میں موجود ہے. اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ بے شک نفس سرکش جو کہ برائی کار سیا ہے اس نفس سرکش سے جہاد کرنا جہاد اکبر ہے رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ اسی سے کنایہ ہے تو بطریق اولیٰ ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں محشی مشکوٰۃ نے بھی اسی کی شہادت دی ہے.

چنانچہ لکھتے ہیں اولیاء اللہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ. (حاشیہ مشکوٰۃ شریف)

اللہ کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک دار سے دوسری دار کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں صرف اور صرف وہ مکان شفٹ کرتے ہیں مرتے نہیں.

Marfat.com

حضرت امام عبداللہ یافعی سے ایک بزرگ نے حکایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ کی قبر کھودی اور اس کو میں نے لحد میں اتارا. بعدازیں میں لحد کو درست کرنے لگا تو ساتھ والی قبر سے ایک اینٹ گر پڑی تو میں نے دیکھا ایک نورانی شکل وجیہہ صورت سفید لباس میں ملبوس بزرگ قبر میں تشریف فرما ہیں اور ان کی آغوش میں قرآن مجید جو کہ سونے کے پانی سے نوشت ہے موجود ہے اور وہ اس کو پڑھ رہے ہیں انہوں نے نظر اٹھا کر مجھے دیکھا اور پوچھا کہ خدا تم پر رحمت کرے کیا قیامت برپا ہو گئی ہے میں نے برجستہ عرض کی نہیں فرمانے لگے خدا تجھ کو معاف کرے اینٹ اپنی جگہ پر رکھ دو۔ چنانچہ فرماتے ہیں میں نے اینٹ کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ (شرح الصدور)

پیری پور ملتان میں ایک خدا رسیدہ اور کرنی والے بزرگ گزرے ہیں جو کہ یوسف شاہ صاحب گردیزی سے معروف ہیں ان کے بارے میں ہے کہ ان کے ہاتھ پر سینکڑوں افراد نے بیعت کی اور متعدد افراد نے اکتساب فیض کیا۔ چنانچہ ہوتے ہوتے یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ملک و بیرون ملک پھیل گئی لوگ آپ کی ماننا سن کر بڑے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آتے اور فیض یافتہ ہو کر اور دامن مراد بھر کر جاتے۔

چنانچہ ترکستان کا ایک باشندہ آپ کی کرامات وتصرفات

Marfat.com

کاچرچیا سن کر عازم ملتان ہوا جب وہ اطراف ملتان میں پہنچا تو اس کو آپ کے وصال باکمال کی خبر مل گئی جس کو سن کر وہ نہایت آبدیدہ ہوا اور چلتے چلتے آپ کی قبر مبارک پر پہنچا۔ سلام عرض کیا اور ساتھ ہی قبر سے چمٹ گیا اور رو کر عرض کرنے لگا میری تمناؤں کا چراغ تو گل ہو گیا میری دنیائے دل میں توصیف ماتم بچھ گئی میں تو اپنی آرزو سے خائب وخاسر رہ گیا میں تو بغرض بیعت حاضر ہوا تھا لیکن اب میں بے نیل وحرام رہ گیا۔ میری زندگی تو تاریک ہو گئی۔ ابھی وہ حیف و افسوس کے یہ کلمات پورے نہ کر پایا تھا کہ آپ نے اس کے پُر صعوبت سفر اور قلبی لگاؤ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا دستِ ولایت قبر سے باہر نکالا اور اس کو اپنا بیعت کر لیا اور اُسے حلقہ ارادت میں شامل فرمالیا۔ صرف اُسے نہیں بلکہ نامعلوم کتنے لوگوں نے اس ایک کے رونے سے فائدہ اٹھایا۔ ہوتے ہوتے یہ خبر جب صدر الاسلام صدرالدین کو پہنچی تو آپ یہ خبر سنتے ہی وفور جوش میں آکر آپ کی قبر پر پہنچے اور فرمایا یوسف اپنا ہاتھ اندر کر لو یہ خلاف شریعت ہے آپ نے اسی وقت ہاتھ تو اندر کر لیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا اے صدرالدین تو نے میرا ہاتھ بند کیا میں نے تیرا نام بند کر دیا۔ ولی کی زبان تیر بہدف آج یوسف شاہ صاحب کو تو ہر کوئی جانتا ہے اور صدرالدین کو خال خال۔

(بحوالہ تاریخ اولیائے ملتان)

Marfat.com

جہیڑی تیرے مونہوں نکلے اوہوں تیر اے
جنہوں توں اشارہ کریں اوہوں تقدیر اے

دوسرا یہ ثابت ہوا کہ اولیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں

دین اسلام دی پشت پناہی اللہ والے کردے
دین نوں زندہ رکھن والے اوہ کدی نہیں مردے

حیاتِ برزخی کی انوکھی حکایت

شیخ ابو علی رودباری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا اور بعد ازیں اُس کا جب میں نے کفن کھولا اور ان کا سر مبارک خاک پر رکھ دیا اور کہا کہ خداوند تعالیٰ ان کی غربت پر رحم فرمائے۔ فقیر نے یہ سنتے ہی اپنی دونوں آنکھیں کھول دی اور مجھ سے مخاطب ہو کر کے فرمایا۔ یَا اَبَا عَلِیّ تُذَلِّلُنِی بَیْنَ یَدَیْ مَنْ یُدَلِّلُنِی یعنی اے ابو علی تم مجھے اس کے سامنے ذلیل و رسوا کرتے ہو۔ جو میرے ناز اٹھاتا ہے میں نے عرض کی یا سَیِّدِی اَحَیَاۃٌ بَعْدَ الْمَوْتِ اے میرے سردار کیا آپ موت یعنی مرجانے کے بعد بھی زندہ ہیں فرمایا بَلٰی اَنَا حَیٌّ وَکُلُّ مُحِبٍّ لِلّٰہِ لَاَنْصُرَنَّکَ بِجَاھِیْ غَدًا ہاں میں زندہ ہوں۔ صرف میں ہی نہیں بلکہ خدا کا ہر پیارا زندہ ہے بے شک وہ وجاہت اور مرتبہ جو مجھے روز قیامت ملے گا اس سے تیری

Marfat.com

میں ضرور مدد کروں گا۔ ان تمام عبارات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ اولیاء اللہ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

لا فرق لهم فی الحالین ولذا قیل اولیاء اللہ

لا یموتون ولکن ینقلبون من دار الی دار

(مرقات شرح مشکوٰۃ)

اولیاء اللہ کی دونوں حالتوں حیات و ممات میں اصلاً فرق نہیں اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں اور یہ لوگ صرف زندہ ہی نہیں بلکہ فریادی کی مدد بھی فرماتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے اکابر سے بتواتر منقول ہے کہ اولیاء اللہ بعد وفات اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں اور امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین اپنے پیروی کرنے والوں کی شفاعت کرتے ہیں اور سختیوں میں ان پر نگاہ رکھتے ہیں دنیا عالم برزخ اور قیامت میں حتیٰ کہ پلصراط سے پار ہو جائیں۔

جس مرنے تھیں دنیا ڈر دی عاشق مرے تے جیوے ہو

Marfat.com

مرشد دے دروازے اُتے محکم لائیے جھوکاں
نوے نوے نیاز رنائیے وانگ کمینیاں لوکاں

دارِ برزخ میں اولیا رکرام کا امداد فرمانا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قَالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اِذَا تحیّرتُم فی الامورِ فاستعینوا مِن اَھلِ القبورِ قَالَ رضی اللہ عنہ عِند اصحابِ الظواھرِ یکونُ الحدیثُ عَلٰی ظاھرہٖ اِلٰی اِذَا اشکل علیکم امرٌ مِن امرِ الدنیا وتحیّرتُم فی تدبیرہٖ فزوروا والقبورُ المتبرّکینَ واستعینوا مِنھُم فی ذالک۔

(نورالھدیٰ مُصنّفہ حضرت سُلطان باھوؒ)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہیں امور میں حیرانی لاحق ہو تو اس وقت اہل قبور سے مدد طلب کرو حضرت ابومسعود نے فرمایا کہ اہل ظاہر کے نزدیک یہ حدیث اس کے ظاہری الفاظ پر دلالت کرتی ہے یعنی تمہیں دنیا میں کوئی دشوار امر پیش آئے اور تم اس کی تدبیر میں عاجز اور حیران ہو جاؤ تو پاک اور متبرک لوگوں کی قبور کی زیارت کرو اور ان سے اس کام کے لیے مدد

Marfat.com

طلب کرو۔

جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں اوہ کدی نہیئں مردے
اج وی انہاں دیاں قبراں اُتے جا ویکھ لے دیوے بلدے

حضرت علامہ شامیؒ گم شدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ گم ہوجائے تو اس کے ملنے کے لیے یوں کہے اونچے ٹیلہ پر کھڑے ہو کر پہلے سیدی احمد بن علوان یمنی کے لیے فاتحہ پڑھے اور پھر یوں ندا کرے یا سیّدی احمد ابن علوان۔ تو وہ گم شدہ چیز انشاء اللہ ضرور مل جائے گی۔ (ردالمختار شرح درمختار)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ در قبر خود مثل احیار تصرف می کنند۔ یعنی پیر پیران جناب دستگیر روشن ضمیر اپنے مزارِ مقدس میں زندوں کی طرح تصرّف فرماتے ہیں جس طرح ظاہری حیات میں آپ سے لاتعداد کشف وکرامات اور خوارق عادات ظہور میں آئے اسی طرح اب بھی آپ کے تصرفات اور احکام جاری وساری ہیں اور اپنے ارادت مندوں وعقیدت کیشوں کی ہمہ وقت اعانت فرماتے ہیں اور معتقدین کی آرزوئیں برلاتے ہیں۔

(رسالہ ہمعات)

Marfat.com

مزارات پر حاضری

آقائے نامدار مدنی تاجدار حبیب کردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا آپ شہدائے احد اور جنت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے نیز آپ اپنی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار پرانوار پر مقام ابوا میں تشریف لے گئے اور صحابہ کرام کو بھی فرمایا فزوروا القبور اور ساتھ ہی وہاں کے آداب مقرر فرمائے اسی لیے اولیاء اللہ صالحین امت سلف سے خلف تک زیارت اور رسول اللہ کے لیے سفر کرتے رہے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جاؤک سے ظاہر ہے۔

فضائل زیارت سید المرسلین

آپ نے ارشاد فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ جس شخص نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو اس نے گویا میری زندگانی میں میری زیارت کی۔

Marfat.com

مَنْ صَلّٰی فِی مَسْجِدِی اَربعِینَ صلاۃً لَا تفوتہٗ صلاۃٌ کُتِبَ لَہٗ براءۃٌ مِنَ النَّارِ و براءۃٌ من العذاب و براءۃٌ من النِّفاقِ۔

جس نے نماز پڑھی میری مسجد میں (مسجد نبوی) میں چالیس نمازیں ان میں سے اس سے کوئی بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ دوزخ اور عذاب اور نفاق سے اس کے لیے برات لکھ دے گا۔

خدا کرے کہ وہ دن قریب آجائے
دیارِ حبیب کو جانا نصیب ہوجائے

مَنْ زَارَ قَبرِی حلّت لَہٗ شفاعتی۔

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

مَنْ جَاءنِی زائرًا لَا تعملہٗ حاجۃٌ اِلَّا زیارتی کان حقًا عَلَیَّ اَنْ اکونَ لَہٗ شفیعًا یومَ القیامۃِ۔

جو خالص میری زیارت کو آئے اور سوائے اس کام کے دوسری کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔

مَنْ حَجَّ البیتَ و لَم یزُرنی فقد جفانی۔

جس کسی نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی بے شک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

Marfat.com

مَنْ زَارَنِی مُتَعَمِّدًا کَانَ فِی جِوَارِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔
جو شخص میری زیارت کو آیا وہ قیامت کے دن میرے جوار میں ہوگا۔

مدینے کی بستی ہے عرش معلیٰ
چھپے کملی والے وا گھر اللہ اللہ

حضرت احمد بن عباس فرماتے ہیں کہ میں اہل بغداد کے شب و روز فتنہ و فساد سے تنگ آکر بھاگ نکلا کہ مجھے ایک بزرگ ملے کہنے لگے کہاں سے آئے ہو کہا بغداد سے کہا کیوں عرض کی اس لیے کہ بغداد میں جدال دنتال کا بازار گرم ہے۔ بمردنت یہ بات سنتے ہی اس بزرگ نے فرمایا اِرْجِعْ وَلَا تَخَفْ جا تو لوٹ جا اور خوف نہ کر اس لیے کہ وہاں چار اولیاء اللہ کی قبریں ہیں جو بغداد کو تمام مصائب و آلام سے مامون و محفوظ رکھیں گی۔ عرض کی وہ کون ہیں صاحب قبر نے فرمایا۔ امام احمد بن حنبل اور معروف کرخی و بشر حافی و منصور بن عمار آپ کہتے ہیں میں یہ سن کر واپس لوٹا اور میں نے وہاں جا کر ان قبروں کی زیارت کی میں وہاں سے نہ نکلا۔ (بحوالہ تاریخ بغداد (جلد اوّل)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ حضرت سراج الامہ کاشف الغمہ نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے اور طریقہ حنیفہ کے مطابق وہاں نماز ادا فرماتے۔ لوگوں نے دریافت

Marfat.com

کیا کہ آپ نے اپنے مسلک شافعی کے مطابق نماز کیوں نہیں ادا کی فرمایا کہ صاحب مزار سے شرم آتی ہے کہ ان کے ہاں پہنچ کر ان کے مسلک کے خلاف کام کروں اگر میں اپنے مسلک کے مطابق نماز ادا کرتا تو انہیں روحانی تکلیف ہوتی اسی لیے میں نے صاحب مزار کی خوشنودی کی خاطر ان کے مسلک کے مطابق نماز ادا کی اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ امام شافعی کا یہ عقیدہ تھا (مشارق الانوار)

(۱) قبروں پر جانا جائز ہے۔

(۲) صاحب قبر زندہ ہوتے ہیں۔

(۳) وہ ہر آنے والے کے حرکات وسکنات سے باخبر ہوتے ہیں اسی لیے امام شعرانی فرماتے ہیں جب انسان ان کے مزارات کی زیارت کرتا ہے تو ولی اُسے پہچانتا ہے جب سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور جب زائر اس کے مزار پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ولی قبر سے اٹھ کر اس کے ساتھ ساتھ بیٹھ کر ذکر کرتا ہے اور تمام زبانیں بولتا ہے اور الہام الٰہی سے تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ (بحوالہ طبقات الکبریٰ)

نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی کی قبر پر کھڑے تھے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا تو آپ خاموش کھڑے رہے اور شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے بزرگوں کا حال حیات وممات میں ایک ہی ہے مجھے شرم آتی

Marfat.com

ہے کہ میں اس شخص کی قبر کے سامنے مسئلہ کا جواب دوں کہ جس سے میں زندگی میں شرم کرتا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی حضرت بایزید بسطامی کے مزار پُر انوار کی زیارت کو جاتے اور جب زیارت سے فارغ ہوتے تو واپسی پر حضرت بایزید کے مرقد کی طرف پشت نہ کرتے اور الٹے پاؤں واپس آتے اور کہتے باری خدایا وہ خلعت جو تو نے حضرت بایزید بسطامی کو عطا کیا ہے ابوالحسن کو بھی اس کا ایک حصّہ دے نیز حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی اپنے دادا پیر قطب عالم حضرت خواجہ بختیار کاکی کے مزار پر جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ راستہ میں شک گزرا کہ معلوم نہیں کہ حضرت کو میرے آنے کی خبر بھی ہوتی ہے یا نہیں اسی وقت مزار سے یہ آواز آئی۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

یعنی مجھے اپنی طرح زندہ سمجھو اگر تم میرے پاس جسم کے ساتھ آتے ہو تو میں تمہارے پاس جان کے ساتھ ہوتا ہوں۔ حضرت شاہجہان رحمتہ اللہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری کے مزار پر حاضری دیا کرتے تھے نیز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے حضرت داتا گنج بخش ہجویری کے مزارِ اقدس پر حاضری دی اور چالیس دن چلہ کشی کی اور آپ کی شان میں ایک تاریخی شعر

Marfat.com

کہا جو ہستی دنیا تک مخلوق کی زبان پر زد عام رہے گا. اور قلوب عارفین کو جلا بخشتا رہے گا اور سرمایۂ تسکین فراہم کرتا رہے گا.

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

نیز درویش لاہوری مرد قلندر شاعر مشرق علامہ اقبال نے حضرت امام ربانی قیوم زمانی حضرت مجدد و منور الف ثانی رضی اللہ عنہٗ کے مزار پر انوار پر حاضری دی اور ساتھ ہی کیف و وجد میں بارگاہ مجددیت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا.

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے. اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفس گرم سے ہے گرمئی احرار

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو آنکھیں مری بینا ہیں ولیکن نہیں بیدار
آئی یہ صدا سلسلہ فقر ہوا بند ہیں اہل نظر کشور پنجاب سے بیزار

عارف کا ٹھکانہ نہیں وہ خطہ کہ جس میں
پیدا کلہ فقر سے ہو طرّۂ دستار

باقی کلہ فقر سے تھا ولولہ حق ! طرّوں نے چڑھایا نشہ خدمت سرکار

Marfat.com

حقیقتِ عرس

ماخذِ عرس ، نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ
عرس کا لغوی معنی ۔ شادی ۔ پہلی رات کی دلہن اور دولہا کو بھی کہتے ہیں ۔
عرس کا اصطلاحی معنی ۔ سال کے کسے خاص یوم میں اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے مزارات پر اجتماعی شکل میں اکٹھے ہوکر مزارات کی زیارت کرنا اِن کے نورانی و روحانی فیوض و برکات سے نفع اٹھانا اور وہاں ذکرِ رسالت اور ذکرِ الوہیت و ذکرِ سلف صالحین اور قرآن خوانی کی پاکیزہ مجالس و محافل کے انعقاد کو اصطلاحاً عرس کہا جاتا ہے ۔

عرس کی اصطلاح

حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی صاحب ایمان داعی اجل کو لبیک کہتا ہے ۔ دارِ فانی سے دارِ جاودانی کی طرف انتقال کرتا ہے ۔ عالم شہادت سے کوچ کرکے عالم برزخ میں پہنچتا ہے جس کا تذکرہ قرآن سے ملتا ہے وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔ تو دو فرشتے

Marfat.com

جن کو نکیرین کہا جاتا ہے اس کی قبر میں سوال و جواب کے لیے آتے ہیں اور صاحب قبر سے پوچھتے ہیں۔

نمبر۱ مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے ؟

نمبر۲ مَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے ؟

نمبر۳ مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کہ اے صاحب قبر یہ بتا کہ تو اس ہستی مبارک سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا۔ ؟

ان تینوں سوالوں کے جواب میں وہ مرد مومن جس کی ساری کی ساری زندگی غلامی حضور اور اطاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں گذری ہو وہ کہے گا ربی اللہ میرا رب اللہ ہے دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے ہُوَ رسولُ اللہِ ہاں میں انہیں پہچانتا ہوں یہ اللہ کے رسول ہیں اس پر فرشتے کہتے ہیں۔ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا اے مرد مومن ہمیں پہلے ہی پتہ تھا تو یہی کہے گا۔ (ترمذی شریف)

بعد ازیں حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور کی معرفت کے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز چوڑا کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے قبر میں جنتی چادریں بچھائی جاتی ہیں اور اسے جنتی لباس میں ملبوس کیا جاتا ہے اور اس کی قبر کے ماحول کو روشن کر دیا جاتا ہے اس پر فرشتے اسے کہتے

Marfat.com

ہیں۔ نَم کنَومۃِ العروسِ الذی لَا یُوقظہٗ اِلّا احبّ اھلہٖ الیہِ۔ (مشکوٰۃ شریف)

آج آرام سے اس طرح سو جا جیسے پہلی رات کی دلہن سو جایا کرتی ہے جس طرح پہلی رات کی دلہن بے فکر ہوتی ہے تو بھی اسی طرح بے فکر ہو کر آرام اور چین کی آغوش میں قبر کے اس نرم بستر پر لیٹ جا اب تجھے یہاں سے کوئی نہیں جگا سکتا سوائے اس ذات کے جو ساری کائنات میں بڑھ کر تجھے محبوب ہے۔

اب چونکہ حدیث مبارکہ میں لفظ عروس استعمال ہوا ہے اور عروس شادی کو کہتے ہیں اور شادی مراد ہے محب اور محبوب کی ملاقات سے۔ چنانچہ محب اور محبوب کی جب ملاقات ہوتی ہے اور انہیں وصال نصیب ہوتا ہے تو اس کو شادی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا جب ہر سال وہ لمحہ آتا ہے وہ یوم آتا ہے جب اس مردِ مومن کی جدائی کی گھڑیاں ختم ہوئی تھیں۔ جب ہر سال وہ دن لوٹ کر آتا ہے۔ جب فراق کے لمحات ختم ہوئے تھے اور اسے اپنے محبوب حقیقی کی ملاقات نصیب ہوئی تھی۔ تو اہل حق اس دن اس کی روح کو قرآن خوانی و نعت خوانی و ذکر خوانی کے تحائف بھیج کر محبوب کی ملاقات کی۔ مبارک بادی کا سامان اکٹھا کرنے کے لیے عرس کا اہتمام کرتے ہیں یہ صرف ہم ہی نہیں کرتے بلکہ حضور نبی کریم علیہ السلام کا بھی

Marfat.com

یہ معمول مبارک تھا کہ وہ سال میں ایک دن شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے جاتے۔ نیز صحابہ کرام کی فئۃ کثیر بھی آپ کے ساتھ ہوتی اور وہاں جا کر اپنی مبارک زبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی سے ان کو ہدیہ سلام پیش فرماتے اور یہی معمول خلفائے راشدین کا بھی رہا اور حدیث میں آتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ کہ میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے کو ان تمام احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہوگئی۔ کہ دن تعین کرنا عرس کرنا قبروں پر جانا، پڑھ کر بخشنا۔ نیز وہاں اجتماع کرنا سنت مصطفےٰ وسنت صحابہ وسنت سلف صالحین ہے اس سے سرِ مُو انحراف سراسر ضلالت وگمراہی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا۔ کہ جس نے ہدایت ظاہر ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کی یعنی علم ہونے کے باوجود بھی اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور پر چلا تو جدھر پھرے گا ہم ادھر پھیر دیں گے اور اُسے جہنم میں داخل کریں گے جو کہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

Marfat.com

اقوال سلف صالحین

حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی اپنے مکتوب میں مولانا جلال الدین کو لکھتے ہیں "اعراس پیراں بر سنت پیراں بہ سماع و صفائی جاری دارند۔"

یعنی پیرانِ طریقت کے عرس بزرگوں کے طریقہ پر سماع اور صفائی کے ساتھ جاری رکھیں۔ صفائی کے لفظ سے خرافات و منکرات سے خالی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ہر سال اپنے والد کا عرس کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی عبدالحکیم ملتانی نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ تم نے عرس کو فرض سمجھ لیا ہے سال بہ سال کرتے ہو آپ نے جواباً فرمایا۔

"ایں طعن مبنی است بر جہل احوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ مقررہ راہیچکس فرض نمیداند آرے زیارت قبور تبرک بقبور صالحین و تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن خوب است باجماع علماء و تعین روز عرس آنست کہ آں روز تذکرا انتقال ایشاں باشد از دار العمل بدار الثواب"۔

(بحوالہ زبدۃ النصائح)

Marfat.com

یہ طعن جس پر کیا جا رہا ہے اس کے حالات سے بے خبری اور جہالت کی بنا پر ہے اس لئے کہ سوائے فرائض مقررہ شرعیہ کے کوئی شخص کسی شے کو فرض نہیں جانتا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ زیارت قبور صالحین سے برکت حاصل کرنا قرآن مجید کی تلاوت دعائے خیر تقسیم طعام و شیرینی باتفاق علماء کرام مستحسن اور خوب کام ہے اور روز عرس کے متعین کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دن ان کے دار عمل سے دار ثواب کی طرف انتقال کی یاد تازہ کرتا ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر الصدیق رض نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے وصال کے بارہ روز بعد بہت سا کھانا پکوایا اور مسلمانان مدینہ کو بلایا پھر اس کھانے کا ثواب حضور علیہ السلام کی روح عالیہ کو ایصال کیا پھر وہ تمام کھانا تمام مسلمانوں کو کھلایا جو اکابر حضرات اس راز سے واقف تھے ان سے لوگ پوچھتے یہ کھانا کیسا تھا اور یہ آج کا دن کیسا تھا تو وہ جواب دیتے اَلْیَوْمَ عُرْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آج کا دن حضور علیہ السلام کا عرس کا دن ہے۔

ملفوظات سید شرف الدین یحیٰی منیری رحمۃ اللہ علیہ

مقام صاحب عرس

ایک مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کعبہ کا طواف فرما رہے تھے

Marfat.com

تو دوران طواف حضور علیہ السلام نے کعبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے کعبہ درست ہے کہ تو بھی پاک ہے تیری فضائیں بھی پاک ,ار دگرد بھی پاک لیکن :-

والذی نفس محمد بیدہ لحرمۃ المومن اعظم عند اللہ حرمۃ منك ۔ (ابن ماجہ)

اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ مرد مومن کی عزت و حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے بھی کہیں بلند و بالا ہے ۔

حضرات گرامی ! جب یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول کے نزدیک مرد مومن کی تکریم و تعظیم کعبہ سے بھی بلند ہے تو معلوم ہوا جیسے کعبہ کی طرف پاؤں پھیلانا ۔ تھوکنا اس کی طرف رخ کر کے رفع حاجت کرنا ممنوع و حرام ہے ۔ ایسے ہی صاحب قبر کی طرف بقید حیات اور بعد از وصال پشت کرنا ۔ تھوکنا ۔ ناچنا ۔ دھمال ڈالنا ۔ خرافات کا ارتکاب کرنا اور ہر ایسے فعل کا کرنا جس سے اللہ اور رسول ناراض ہوں ناجائز اور حرام ہے ۔

سید الشیخ محمد سرور فرماتے ہیں کہ میں ہر سال سید احمد بدوی کے عرس پر جاتا تھا ۔ چنانچہ ایک سال میں بہت زیادہ بیمار ہو گیا جس سے جسم میں سکت اور طاقت نہ رہی ۔ کہا میری چارپائی

Marfat.com

اٹھا کر اس راستے پر رکھو جہاں سے زائرین عرس مبارک گذر رہے ہیں چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی آپ زائرین عرس کے کپڑوں پر پڑی ہوئی غبار چہرے پر ملتے اور برکت حاصل کرتے اور خوش ہوتے۔

(لطائف المنن، جلد اوّل)

ہم اولیاء اللہ کے مزارات واعراس پر اس لیے حاضر ہوتے ہیں کہ پروردگار عالم کا وعدہ ہے کہ اِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتے ہیں تو میں ان کو ضرور دیتا ہوں تو کسی صاحب مزار کے پاس جا کر یہ کہنا کہ اے اللہ کے ولی خدا سے دعا کریں کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو کوئی قباحت نہیں اب اگر کوئی کہے ولی کے پاس جانے سے کچھ نہیں بنتا تو اس نے ولی کا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو جھٹلایا۔

تو دوستو!

اولیاء کرام نہ خدا کے شریک ہیں اور نہ ہی ساجھی۔ وہ تو خدا کے اذن اور حکم کے تابع ہیں معلوم ہوا من دون اللہ تو ایک تنکا بھی نہیں ہلا سکتا اور باذن اللہ سے مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

شہنشاہ بے سر و بے تاج
شاہانش بہ خاک پائے محتاج

Marfat.com

ایصالِ ثواب

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیکر آج کے دن تک تمام اہل سنت والجماعت عقیدہ و ایقان ہے کہ بدنی اور مالی عبادتوں کا ثواب ارواح کو بخشنا جائز اور درست ہے اور ان کو یہ ثواب پہنچتا ہے اور یہ مسئلہ قرآن کریم احادیث مبارکہ اور اقوال فقہائے کرام سے ثابت ہے نیز قرآن مجید میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لیے دعا کا حکم دیا گیا ہے، نماز جنازہ بھی دعا ہے جس پر مذاہب ائمہ اربعہ متفق ہیں چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوا کر کہا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

عاصی بن وائل جو کہ ایک کافر تھا اس نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ اس کی وصیت کے مطابق اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کیے اور اس کے دوسرے بیٹے نے دوسرے پچاس آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو معاً خیال آیا کہ پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت تو کرلوں۔ چنانچہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ کہ بے شک میرے والد نے وصیت کی ہے کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں تو ہشام نے اسکی

Marfat.com

طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے اور پچاس باقی رہ گئے۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر سکتا ہوں تو سرکار نے فرمایا اِنَّہٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہٗ ذَالِکَ۔ اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب اس کو پہنچتا چوں کہ وہ کافر ہے اس لیے اس کو ثواب نہیں ملے گا۔

(ابو داؤد شریف)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ مسلمان میت کو ہر قسم کا ثواب پہنچتا ہے اور کافر کو نہیں۔ لہٰذا جس کے والدین، عزیز و اقارب مسلمان مرے ہوں وہ تو ایصالِ ثواب کرے اور جس کے مردود ہو کر مرے ہیں وہ ایصال عذاب کرے۔

بلندی درجات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند و بالا کرے گا تو بندہ بارگاہِ ایزدی میں عرض گذار ہو گا۔ اے پروردگار یہ درجہ و مرتبہ مجھے کہاں سے ملا تو رب کریم فرمائے گا۔ تیرے بچے کی اس دعا کی برکت سے جو اس نے تیرے لیے کی ہے۔ (بحوالہ ادب المفرد)

Marfat.com

ان حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ میت دار اپنے میت کی طرف بھی ادا کرے ہے جو دعائیں تم کو بتلائی گئی ہیں مغفرت کی مانگا کریں کیونکہ اس سے فائدہ پہنچتا ہے جیسا کہ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ السلام سے سوال کیا یا رسول اللہ جو ہم لوگ اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ اور حج کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں تو کیا انہیں یہ پہنچتا ہے ارشاد فرمایا بے شک وہ ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ جیسا کہ تم میں سے کسی کو طبق ہدیہ کیا جائے تو وہ خوش و خرم ہوتا ہے۔

یہی حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے اور سورہ یسین پڑھے تو اس دن اس قبرستان والوں کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

(فتح القدیر جلد نمبر ۲)

الغرض تمام جمہور کا متفقہ عقیدہ ہے ایصال ثواب بالکل جائز اور درست ہے۔ اور اسی ضمن میں تیجہ۔ چالیسواں۔ ساتواں وغیرہ بھی آجاتے ہیں جن کے ذریعہ محض نفع اموات مطلوب و مقصود ہے جو کہ خالی عن الحرج ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے وسیلہ جلیلہ سے ہر ایک مسلمان کو قرآن و حدیث سمجھنے اور اس پر

Marfat.com

عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

قرآن پاک نورانی شیشہ رب دا راہ دکھلاوے۔ جہیڑا اس تے عمل کریسی سدھا ای جنت جاوے

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنا سنت مصطفےٰ اور سنت صحابہ ہے اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ کہ میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو۔

قدر سنت دا ایہہ کی جانن نجدی لوگ کمینے
قدر سنت دا سُنّی جانن صاف جنہاں دے سینے

بالخصوص اس پرفتن اور نیچری دور میں جب کہ چار سو الحاد و زندقہ کے طوفان نظر آتے ہیں جب کہ لوگ پورے عشرت کدہ میں غرق نظر آتے ہیں اور صد حیف یہ کہ ہر گھر مسلمان کا سینما ہال نظر آتا ہے اور ہر آدمی وضع قطع سے یورپین کا مقلد نظر آرہا ہے اور نئی روشنی کے دلدادے دینِ متین سے کوسوں دور نظر آتے ہیں ایسے آڑے وقت میں بحمد اللہ اہل سنت و جماعت کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی اور نہ ہی ان شاء اللہ آئے گی۔ اور رہتی دنیا تک اپنے سچے سچے عقیدے پر مداومت اور ہمیشگی کا

Marfat.com

ثبوت دیتی رہے گی کیونکہ :-

وہ جفا کرتے رہے اور ہم وفا کرتے رہے
اپنا اپنا کام تھا دونوں ادا کرتے رہے

ایصالِ ثواب میں قرب و بعد کا کوئی فرق نہیں جہاں سے جو کرے گا ثواب پہنچ جائے گا خواہ قریب سے یا بعید سے نیز صاحب قبر اس کے اس کارِ خیر سے مستفیض و مستنیر بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ فرماتے کہ جب کوئی شخص کسی صاحب قبر کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو دریں وقت اللہ تعالیٰ اس کے عوض پہاڑوں کے برابر ثواب اس کی قبر میں داخل فرماتا ہے جس سے اس کی قبر روضۃ من ریاض الجنۃ بن جاتی ہے اور بقعۂ نور کا سا نقشہ پیش کرتی ہے اور نیز صاحب قبر اس سے مسرور ہوتا ہے بریں سبب قبر کی ظلمت و تاریکی نور سے بدل جاتی ہے اور وحشت رحمت سے تبدیل ہو جاتی ہے اور خوفناک اور بھیانک منظر جنت کی کیاری کا سا سماں پیش کرتا ہے اور رحمتِ خداوندی اس پر بادل بن کر برستی ہے۔

(فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَار)

نگہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں خرد کھوئی ہوئی ہے چار سُو میں
نہ چھوڑا اے دل فغان صبح گاہی اماں شاید ملے اللہ ہو میں

(علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

حزب اللہ کے اختیار کی کہانی اغیار کی زبانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ داراشکوہ اور عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ دونوں باری باری سے ایک بزرگ کی خدمت میں حصول تخت و تاج کی دعا کرانے کی غرض سے حاضر ہوئے، پہلے داراشکوہ پہنچے ان کو بزرگوں کے ساتھ بہت غلو تھا اس بزرگ نے داراشکوہ کو اپنی مسند سلطنت پر بٹھانا چاہا تو وہ غایت ادب سے اصرار کرنے کے باوجود بھی نہ بیٹھے بلکہ نیچے جو فرش بچھا ہوا تھا اس پر بیٹھ گئے۔ کہنے لگے۔

بگذار من بندہ کمینم
در صف بندگان نشینم!

کچھ دیر کے بعد انہوں نے تخت سلطنت کے حصول کے لیے دعا کی درخواست کی تو اس وقت انہوں نے یعنی اس بزرگ نے کہا کہ میں نے تم کو تخت پر بٹھانا چاہا تھا لیکن تم نے خود ہی بیٹھنے سے انکار کر دیا۔

چنانچہ داراشکوہ بصد افسوس واپس چلے آئے لیکن اس واقعہ کو انہوں نے صیغہ راز میں رکھا تاکہ عالمگیر کو اس واقعہ کا علم نہ ہونے پائے۔ بعد ازیں عالمگیر حاضر خدمت ہوئے اُن سے بھی اس

Marfat.com

بزرگ نے مسند پر بیٹھنے کے لیے فرمایا تو ان کا فرمانا ہی تھا کہ عالمگیر بلا تامل و تدبر اس پر نزدلِ اجلاس ہو گئے انہوں نے بھی تخت و تاج کے حصول کے لیے دعا چاہی تو ان بزرگ نے فرمایا کہ تخت پر تم بیٹھے ہو اور تاج میرے اختیار نہیں اس کا اختیار تمہارے فلاں خادم کو ہے اگر وہ اپنے ہاتھ سے تمہارے سر پہ عمامہ یا ٹوپی رکھ دے تو تمہیں تاج بھی نصیب ہوگا۔

عالمگیر نے یہ سن کر کہا اللہ اکبر کیا وہ اس درجہ و مرتبہ کا شخص ہے مگر خیر پھر بھی آخر میرا خادم ہی ہے اس سے عمامہ سر پر رکھوانا کون سی مشکل بات ہے جب میں اُسے حکم دوں گا فوراً وہ تعمیل حکم کرے گا۔ مجال ہے کہ انکار کرے۔ ان بزرگوں نے فرمایا بھروسہ میں نہ رہنا وہ تمہارا خادم نہیں ہے بلکہ بادشاہ ہے پھر جب عالمگیر اپنے قصر صدارت میں واپس آئے تو آتے ہی خادم کو بلا کر حکم دیا کہ پانی لاؤ اور ہمیں وضو کراؤ۔ چنانچہ عالمگیر نے اپنا وضو پورا کیا تو ساتھ ہی حکم دیا کہ ہمارے ہاتھ تو گیلے ہیں تم یہ عمامہ اٹھا کر سر پر رکھ دو۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور والا میری کیا مجال کہ آپ کے عمامہ کو ہاتھ لگاؤں عالمگیر نے باوجود اعتقاد و ظلمت کے بہ تکلف غصہ کے لہجہ میں پھر کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم کو یہ ضرور کرنا ہوگا۔ اس نے پھر عرض کی اور عذر کیا۔ لیکن بالآخر جب عالمگیر نے بار بار اصرار کیا تو مجبوراً عمامہ اٹھا کر ان کے سر پر رکھ دیا اور ساتھ ہی

Marfat.com

اس بزرگ کو کوسنے لگے کہ خدا تیرا ناس کرے کہ تو نے مجھے رسوا کیا یعنی میرے اعمال کو ظاہر کر دیا۔

(اشرف السوانح جلد اول)

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی!
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں!
قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
رب ولی نوں طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے

- معلوم ہوا اولیاء کاملین اپنے مرقد و مدفن میں بالکل زندہ ہیں۔
- اور استمداد کرنے والوں کی حاجت براری بھی کرتے ہیں۔
- اور دور سے پکارنے والے کی پکار کو بھی سنتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے تصرف و قدرت بھی رکھتے ہیں۔

اسی لیے ہم اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ ولی اور ہے اور بت اور ہے۔ بت وہ ہے جو نفع نہ دے اور نہ نقصان پہنچائے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ من یشتری مالا یخشی ولا ینفع یعنی اے میرے چچا آذر اس بت کو کون خریدے گا جو نہ اسے ضرر دے اور نہ ہی نفع۔ قرآن نے بھی بت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں کیا ہے۔ یا ابتِ لِمَ تعبُدُ ما لا یسمعُ ولا یُبصِرُ ولا یُغنی عنک

Marfat.com

شَيۡـًٔا یعنی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے چچا ایسے کو کیوں پوجتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ ہی دیکھتا ہے اور نہ ہی تجھ سے کسی مصیبت کو رفع دفع کر سکتا ہے یعنی کانوں سے بہرے آنکھوں سے اندھے اور اتنے عاجز ہیں کہ اپنے آپ سے مکھی تک نہیں اڑا سکتے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی برہان اٹل

هَـٰذَا فَسۡـَٔلُوهُمۡ إِن كَانُواْ يَنطِقُونَ آپ نے نمرودیو سے فرمایا کہ انہی سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہوں یعنی وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے۔ آپ کا اس سے مدعا و مقصد یہ تھا کہ قوم تدبر او رتامل کرے معلوم ہوا۔

ولی ولی ہے

بت بت ہے

ولی رب کا پیارا ہے

اور بت دوزخ کا انگارا ہے۔

بت پر خدا کی پھٹکار ہے

اور ولی سے رب کو پیار ہے۔

بت پر خدا کی لعنت ہے

ولی پر خدا کی رحمت ہے۔

Marfat.com

بت پر خدا کی مار ہے

اور ولی رب کا یار ہے۔

بت فاسق ہے۔

ولی رب کا عاشق ہے

بت پتھر کی مورت ہے

ولی رب کی صورت ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الٰہ

یعنی دیدے پیر دیدے کبریا

بت کو پوجنے والا بت پرست ہے

اور ولی محبت الٰہی میں مست الست ہے

Marfat.com

کراماتِ اولیاء

اور

کتابُ اللہ جل جلالہٗ

Marfat.com

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور حقیقت وصداقت پر مبنی ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جس طرح کا معجزہ نبی سے ظہور پذیر ہوتا ہے ویسی ہی کرامات اولیاء سے صدور پذیر ہو سکتی ہیں اور یہ کرامت دراصل نبی کا ہی معجزہ ہوتا ہے۔ اس کی صداقت اور اس کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل و علامت ہوتی ہے

دلیلِ اوّل

ارشادِ ربانی ملاحظہ ہو۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

جب ذکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے۔ بولا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اللہ جسے چاہے رزق دے بغیر شمار کے۔

حضرت ذکریا کی بی بی حضرت مریم کی خالہ تھیں آپ ان کو وہی رکھنے لگیں۔ اوران کے واسطے مسجد میں الگ حجرہ بنایا وہ دن کو وہاں عبادت و ریاضت کرتیں اور رات کو حضرت ذکریا اپنے

Marfat.com

ساتھ گھر لے جاتے انہوں نے ان سے یہ کرامت دیکھی کہ بے موسم میوہ وپھل خدا کے یہاں سے آتا تب حضرت زکریا جو ساری عمر اولاد سے ناامید تھے اب امیدوار ہو گئے۔ کہ جو رب بے موسم میوہ دے سکتا ہے۔ وہ بے وقت اولاد کی نعمت سے بھی نواز سکتا ہے۔ چنانچہ وہیں کھڑے ہو کر اولاد کی دعا کی۔

دلیلِ ثانی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے فرمایا وَھُزِّی اِلَیۡکِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡكِ رُطَبًا جَنِیًّا اور ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اس سے گریں گی تجھ پر تازی پکی کھجوریں۔ تفسیر میں آیا ہے کہ وہ زمانہ پکی کھجوروں کا نہ تھا لیکن یہ ولیہ کاملہ کی کرامت ہے رب نے فرمایا ہلانا تیرا کام ہے اور ہرا بھرا کرنا اور پھر اس پر پھل لگانا اور پھر اس کو پکا دینا میرا کام ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

دلیلِ ثالث

وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡھُمۡ وَمَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ فَاۡوٗۤا اِلَی الۡکَھۡفِ یَنۡشُرۡ لَکُمۡ رَبُّکُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَیُھَیِّیٴۡ لَکُمۡ مِّنۡ اَمۡرِکُمۡ مِّرۡفَقًا

Marfat.com

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ
ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ۔

اور جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا۔ اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے ان کے غار سے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے یہ اصحاب کہف کا واقعہ بھی اثبات کرامت کی بین دلیل ہے کیوں کہ وہ تین سو سال سے زائد عرصہ سو کر گذارتے ہیں پھر زندہ ہو جاتے ہیں ان پر کوئی آفت و مصیبت طاری نہیں ہوتی۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست
کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ذخیرہ

دلیل رابع

جس وقت بلقیس کے قاصد و ایلچی جو کہ ہدیے لے کر آئے تھے واپس چلے گئے تو اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام

Marfat.com

نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہے جو تخت بلقیس کو میرے پاس لے آئے وہ تخت جس کو قرآن نے عرش عظیم سے تعبیر کیا ہے اور جس کا طول اسّی گز اور عرض چالیس گز اور اونچائی وبالائی تیس گز مفسّرین کرام نے لکھی ہے مزے کی بات یہ کہ وہ سات کمروں میں مقفل اور ہر کمرہ کے گیٹ پر بوّاب وچوکیدار چوکس وچوبند آزاد سرو کی طرح کھڑے تھے تو اس وقت ایک دیو ہیکل جن اٹھا۔ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ بولا ایک دیو جنوں میں سے میں لا دیتا ہوں وہ آپ کو قبل اس سے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں یعنی مجلس برخاست ہونے سے پہلے پہلے اور بے شک میں اس پر اس تخت کے اٹھانے پر طاقت ور اور امین ہوں۔ اسی وقت ایک اور بولا وہ کون تھا قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ بولا وہ شخص جس کے پاس تھا ایک علم کتاب کا میں لا دیتا ہوں وہ تخت آپ کو اس سے پہلے کہ پھر آئے آپ کی آنکھ آپکی طرف اب بتائیں کہ ہر کس وناکس کی یہ طاقت ہو سکتی ہے کہ وہ اتنی وزنی چیز کو در چشم زدن کوسوں میلوں سے اُٹھا لائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اگر سلیمانی ولی آن واحد میں چشم زدن سے پہلے ایک ماہ کی مسافت سے

Marfat.com

تخت اٹھا کر لا سکتا ہے تو پھر محمدی ولی داتا ہجویری لاہور میں کعبہ دکھا سکتا ہے اور شیر ربانی شرقپور شریف میں مدینہ دکھا سکتا ہے اگر غلام کی یہ شان ہے تو پھر امام الانبیاء آن واحد میں چشم زدن سے پہلے لامکاں کی بلندیوں پر جا بھی سکتا ہے اور واپس بھی آسکتا ہے۔

دُعا ہے کہ پروردگار عالم محبت مصطفےٰ کی عینک سے قرآن و حدیث پڑھنے کی اور سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(آمین)

Marfat.com

کراماتِ اولیاء

اور

حدیث رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

دلیل اوّل سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی نے بادل سے یہ کڑک اندر آواز سنی کہ اَنْ اَسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ یعنی فلاں کے باغ کو پانی پلا دے وہ آدمی یہ آواز سن کر اسی باغیچہ کی طرف چل نکلا۔ باغ میں ایک آدمی کھڑا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا جب آپ اس باغ کا پھل اتارتے ہیں اور اسی کی کھیتی کاٹتے ہیں تو پھر کیا کرتے ہیں باغ کے مالک نے کہا آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے وہ آدمی کہتا ہے میں نے کہا میں نے بادل کے اندر سے آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلا دے یعنی بادل کے اندر سے آپ کے نام کی آواز آئی تھی اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ کوئی خاص کرامت ہے جس کی بنا پر آپ کا نام بادلوں میں گونج رہا ہے وہ فرمانے لگے جب آپ نے پوچھ ہی لیا تو بتا دیتا ہوں۔ باغ کے حاصل و کمائی کے تین حصے کر لیتا ہوں اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے ایک تہائی رکھتا ہوں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ایک تہائی الگ کر لیتا ہوں اور ایک تہائی پھر اسی باغ میں صرف کر دیتا ہوں۔

یہ ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی روشن ترین تفسیر۔ (جامع کرامات اولیاء للبنہانی)

Marfat.com

دلیل ثانی

ایک عورت شیر خوار بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک خوبصورت خوش منظر جوان گزرا فقالت اللھم اجعل ابنی مثل ھذا فقال الصبی اللھم لا تجعلنی مثلہ ثم مرت بھا امراۃ ذکروا انھا سرقت و زنت و عوقبت فقالت اللھم لا تجعل ابنی مثل ھذا فقال الصبی اللھم اجعلنی مثلھا فقالت لہ امہ فی ذالک فقال ان الشاب کان جبارا من الجبابرۃ فکرھت ان اکون مثلہ وان ھذا قیل انھا زنت ولم تزن و قیل انھا سرقت ولم تسرق وھی تقول حسبی اللہ۔

(بحوالہ بخاری و مسلم)

تو عورت نے کہا کہ اللہ میرے بچے کو بھی ایسا ہی بنا دے بچے نے کہا اللہ مجھے اس جیسا نہ کرنا پھر ایک عورت گذری جس پر چوری اور زنا کا الزام تھا اور وہ سزا پا چکی تھی۔ دودھ دینے والی عورت کہنے لگی اللہ میرے بچے کو اس جیسا نہ کرنا۔ بچے نے کہا اللہ مجھے اس جیسا بنا دے جب ماں نے پوچھا تو بچے نے جواب دیا کہ نوجوان تو ایک ظالم و جابر تھا میں اس جیسا نہیں بننا چاہتا تھا اس عورت پر زنا کا الزام تھا مگر وہ زانی نہ تھی۔ الزام

Marfat.com

چوری کا تھا مگر وہ چور نہ تھی بلکہ حسبی اللہ کہتی جا رہی تھی۔

روح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

Marfat.com

نصیحت آموز اقوال سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم

مَن اَرَادَ صَاحِبًا یَکفِیہِ

جس کسی کو دوست کی چاہت ہو تو اس کیلئے اللہ ہی کافی ہے۔

مَن اَرَادَ مُونِسًا فَالقُرآنُ یَکفِیہِ

جس کسی کو دلدار کی طلب ہو اس کے لیے قرآن کافی ہے۔

مَن اَرَادَ غِنًا فَالقَنَاعَۃُ یَکفِیہِ

جو مالدار ہونا چاہے اس کے لیے قناعت کافی ہے۔

مَن اَرَادَ وَاعِظًا فَالمَوتُ یَکفِیہِ

جس کسی کو ناصح کی ضرورت ہو اس کے لیے موت کافی ہے۔

فَاِن لَم یَتَعَلَّم بِھٰذَا الاَربَعَۃِ فَالنَّارُ یَکفِیہِ

جس کسی نے ان چاروں سے کچھ نہ پایا اس کے لیے جہنم کافی ہے

مَن وَجَدَ رِضَاءَ المَخلُوقِ فَلَم یَجِد رِضَاءَ الخَالِقِ

جو شخص مخلوق کی خوشنودی کا طلب گار رہا اس کو خالق کی رضا حاصل نہ ہوئی۔

مَن وَجَدَ لَذَّۃَ الدُّنیَا وَشَھوَتَھَا فَلَم یَجِد لَذَّۃَ العِبَادَۃِ

جس شخص نے دنیا کی لذت و خواہش حاصل کی اس کو عبادت میں لذت حاصل نہ ہوئی۔

Marfat.com

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

عبرت انگیز ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَیَأْتِی الزَّمَانُ عَلٰی اُمَّتِی سَبْعَۃٌ

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا عنقریب میری امت پر زمانہ کی سات بلائیں نازل ہوں گی۔

یُحِبُّوْنَ الخَمس وینسون الخمس

روپے پیسے سے محبت کریں گے اور پنج وقت نماز بھلا دیں گے۔

یُحِبُّوْنَ الدُّنیا وینسون الآخرۃ

دنیا سے محبت کریں گے اور حساب قیامت کو بھول جائیں گے

یُحِبُّوْنَ القصور وینسون القبور

محلوں سے محبت کریں گے اور قبروں کو بھلا دیں گے۔

یحبون المال وینسون الحساب

مال سے محبت کریں گے اور حساب قیامت کو بھول جائیں گے۔

یُحِبُّوْنَ المخلوق وینسون الخالق

مخلوق سے محبت کریں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔

Marfat.com

يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ وَيُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسَاجِدِ لَيْسَ لَهُ الْإِيْمَانُ

قرآن پڑھیں گے اور مسجدوں میں نماز پڑھیں گے لیکن ان کے قلب و دل ایمان سے عاری اور خالی ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین)

Marfat.com

تصوّفُ
و
طریقتُ

Marfat.com

دینِ متین کا ایک اہم شعبہ اور حصّہ ہے جس سے دینِ مبین کی تکمیل ہوتی ہے جسے حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے اور عصر حاضر میں اسی کو تصوف بھی کہا جاتا ہے جس کی تعریف وحقیقت مختصر اور سادہ لفظوں میں یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ ذات خداوندی کے بارے میں انسان کے قلب وباطن کو ایسا اطمینان وایقان نصیب ہوجائے۔ جیسا کہ کسی فی الواقعہ حقیقت کے مشاہدے سے ہوجایا کرتا ہے۔ جس کے بعد اس کے خلاف کسی توہم اور وسوسہ کی بھی گنجائش نہیں رہتی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبدیت کا وہ رابطہ پیدا ہوجائے۔ جس کی وجہ سے دل ہر اور ہمہ وقت یادِ الٰہی اور اُسی کی محبت اور عظمت سے معمور رہے بعد ازیں اس کی زندگی صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً کا نقشہ پیش کرے گی۔

تصوف کی یہ حقیقت معلوم ہوجانے کے بعد ہر شخص خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ رنگ وبو کیفیت وسرور عین کمال دین و ایمان ہے۔ اور جس کو یہ دولت جتنی نصیب ہو اتنا ہی اس کا دین کامل ہے اور جس میں اس لحاظ سے جتنی کمی ہو اتنی ہی اس کے کمال دین میں کمی ہے یعنی ناقص ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث جو حدیث جبرائیل کے نام

Marfat.com

سے معروف ہے اور جس میں سوال وجواب کے انداز میں صحابہ کرام کو گویا پورے دین کی تعلیم دی گئی ہے اس میں اسلام اور ایمان کے بعد جس طرح احسان کا ذکر کیا گیا ہے اس سے احسان یعنی تصوف کی اصلیت معلوم ہو جانے کے ساتھ یہ اشارہ بھی مل جاتا ہے۔ کہ اسلام وایمان کی تکمیل مقام احسان یعنی تصوف ہی سے ہوتی ہے اور وہی دین متین کی تکمیل کا آخری عنصر ہے۔ چنانچہ پوری حدیث یوں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کے ساتھ جلوہ افروز تھے کہ بیت المعمور کے امام سدرۃ المنتہٰی کے خطیب، ملکوتیوں کے پیشوا فرشتوں کے تاجدار اقلیم ملکیت کے شہریار حامل وحی روح الامین وزیر مصطفٰے دربان دربار احمد مجتبٰے علیہ الصلوٰۃ والثنا حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک نو وارد اجنبی کی شکل میں کپڑے سفید بال اور پاؤں غبار سے اٹے ہوئے حاضر ہوئے اور زانوئے تلمذ تہہ کر کے حضور علیہ السلام کے بالکل قریب اتنے قریب کہ گھٹنے گھٹنے سے ٹکرانے لگے آکر بیٹھ گئے اس سے دو مسئلے ثابت ہوئے۔

اولاً یہ کہ بزرگوں کے سامنے بالکل مؤدب بیٹھنا چاہیئے۔
ثانیاً یہ کہ بزرگوں کے سامنے دو زانوں ہو کر بیٹھنا سنت جبرائیل ہے۔

آپ سے انہوں نے پوچھا۔ ایمان کیا ہے آپ نے اس کا

Marfat.com

جواب دیا پھر پوچھا اسلام کیا ہے آپ نے اس کا بھی جواب دیا اس کے بعد تیسرا سوال یہ کیا کہ بتائیے احسان کیا ہے اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا۔

الاحسان ان تعبد الله کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔

احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حالت ممکن نہ ہو تو پھر اس طرح عبادت کرے کہ گویا وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

مطلب و مفہوم اس کا یہ ہے کہ مقام احسان یہ ہے کہ بندے کی یہ حالت ہو جائے کہ وہ پروردگار عالم کی عبادت و بندگی اس طرح کرے اور اپنے ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کا ایسا ادب ملحوظ رکھے کہ گویا اللہ تعالیٰ اس کی نگاہوں کے سامنے ہے اور وہ اس کو دیکھ رہا ہے کیوں کہ بندہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کو واقعتاً نہیں دیکھتا بلکہ اس دنیا میں دیکھ ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس میں تو شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ علیٰ کل شھیداً ہے وھو معکم اینما کنتم کی شان والا ہے یعنی بندے کو وہ ہر وقت دیکھتا ہے لہذا بندے کو ہر وقت اور ہر کام میں اس کا ایسا ہی ادب اور لحاظ کرنا چاہیئے کہ گویا اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ کے سامنے ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب بندے کو حقیقتِ ایمان کی دولت نصیب ہو جائے اور وہ

Marfat.com

اس کے قلب و باطن پر اس طرح چھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی گویا ہر وقت اس کے سامنے رہے یہی وہ حالت ہے جس کے لیے حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاکَ کَاَنِّیْ اَرَاکَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقَاکَ

اے اللہ! میری حالت یہ کر دے کہ میں تجھ سے ایسا ڈر دں اور تیرا ایسا ادب کروں۔ گویا تجھے ہر وقت دیکھ رہا ہوں یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھ سے جا ملوں۔

اسی حالت و کیفیت کو حضرات صوفیہ کرام نسبت بھی کہتے ہیں یہ کیفیت اور یہ نسبت جب کسی بندے کو کامل درجہ میں نصیب ہو جاتی ہے تو پھر اس کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ شخص اگر اللہ تعالیٰ سے غافل ہونا بھی چاہے تو نہیں ہو سکتا اور وسواس و خطرات سے ایسا مامون و محفوظ ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی خطرہ یا وسوسہ قلب و نظر میں لانا بھی چاہیے تو بھی نہیں لا سکتا۔

عاشق یزدانی قندیل نورانی عارف لاثانی قیوم زمانی آیتہ من آیات ربانی امام ربانی مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ غالباً اپنا ہی یہ حال اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے مخلصانہ تعلق رکھنے والے ایک درویش حکم خداوندی وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی نعمت بیان کر کے مطابق اپنا یہ حال بیان کرتے

Marfat.com

ہیں کہ خطرات اور وسواس دل سے اس قدر ناپید ہو گئے ہیں کہ اگر بالفرض حضرت نوح علیہ السلام کی سی لمبی عمر مل جائے تو قریباً ایک ہزار سال کی اس مدت مدیہ میں ایک وسوسہ بھی دل پر نہیں آئے گا۔ بلکہ اگر کسی خطرے یا وسوسے کے دل میں لانے کی کوشش بھی کی جائے جب بھی کوئی وسوسہ نہیں آئے گا۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۶)

بعدازیں اس حضوری نسبت اور احسانی کیفیت کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خالق ارض وسما کے تعلق کے مقابلہ میں سارے تعلقات اور جملہ روابط فنا اور ہیچ ہو جاتے ہیں اور پھر یہ شخص علائق دنیوی سے منقطع ہو جاتا ہے اور پھر اس شخص کے تمام ظاہری اور باطنی مثلاً دوستی۔ دشمنی۔ محبت بغض کسی سے ملنا اور نہ ملنا۔ دینا۔ لینا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا۔ اوڑھنا بچھونا اٹھنا بیٹھنا۔ الغرض ان کی جملہ حرکات وسکنات سب اللہ ہی کے لیے ہوتے ہیں اور ہونے لگتے ہیں اور اسی کو اصفیاء نے اخلاص سے تعبیر کیا ہے۔ جس کے بارے رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ ۔

(ابوداؤد شریف)

جس شخص نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی

Marfat.com

کے لیے دشمنی کی، اللہ ہی کے لیے کسی کو کچھ دیا اور اللہ ہی کے لیے کسی کو دینے سے ہاتھ روکا تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔ اسی رابطہ مع اللہ یعنی نسبت احسانی کو عرف عام میں سلوک یا طریقت کہتے ہیں۔ سلوک اور طریقت کے مجموعہ کو ہی تصوّف کہا جاتا ہے۔ اور تصوف و طریقت میں جو پہلی چیز ہے جس بنا پر انسان سلوک کی منازل کو طے کرتا ہے اور جس سے سالک طریقت کا قلب و دماغ صیقل ہو جاتا ہے اور جس سے اس کے اعمال کی بارگاہِ صمدیت میں پذیرائی ہوتی ہے وہ ہے ادب۔ ادب ادب بلکہ طریقت تو درکنار علم بیان، علم منطق، علم فلسفہ، علم ہیئت علم ہندسہ، علم نجوم، علم عروض، علم کلام، علم ریاضی، علم اقتصادیات علم معانی، علم قرآن، علم حدیث، علم تفسیر، جملہ علوم و فنون کا پہلا زینہ ادب ہے جس کے بغیر نہ رازی بن سکتا ہے نہ غزالی۔ نہ حسن شیبانی بن سکتا ہے نہ ملا علی قاری نہ شمس الائمہ سرخسی بن سکتا ہے نہ امام بخاری یہی ادب ہے جس کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تادبوا ثم تعلموا ادب سیکھو پھر علم سیکھو۔

معلوم ہوا۔

علم ادب کے بغیر ایسے ہے جیسے

الفاظ تو ہوں معانی نہ ہوں۔

Marfat.com

علم ادب کے بغیر ایسے ہے جیسے — پیاس تو ہو پانی نہ ہو۔
〃 〃 〃 〃 زمین تو ہو مگر آب رسانی نہ ہو۔
〃 〃 〃 〃 بدن تو ہو مگر زندگانی نہ ہو۔
〃 〃 〃 〃 جسم تو ہو مگر روح نہ ہو۔
〃 〃 〃 〃 کشتی تو ہو مگر نوح نہ ہو۔

ادب پہلے ہے علم بعد میں۔ معلوم ہوا ادب کے بغیر بیکار اور فضول ہے اسی لیے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کی اور بڑوں کی توقیر و تعظیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ حدیث بھی ہمیں درس ادب سکھاتی ہے۔ ع

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے۔

سراپا ادب لوگوں کی داستان

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ساتھ کہیں تشریف لیے جا رہے تھے کہ اچانک سرراہ ایک کتا نمودار ہوا جس کو دیکھتے ہی خواجہ صاحب تصویر محبت اور سراپا ادب بن گئے جس کے دیکھنے سے ساتھیوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

چنانچہ جب تک وہ کتا ٹھہرا رہا خواجہ صاحب نے اُس کو

Marfat.com

پشت کی اور نہ ہی چلنا شروع کیا کافی دیر تک کھڑے رہے جب وہ کتا چلا گیا تو خواجہ صاحب بھی چل پڑے رفقاء نے نہائت ہی عاجزی وانکساری سے ادب بجالاتے ہوئے پوچھا یہ کیا معاملہ تھا آپ نے جواباً فرمایا میرے پیر ومرشد حضرت بابا فریدالدین والملۃ گنج شکر کے شہر پاکپتن شریف کے ایک کوچے میں ایک کتا رہتا ہے اس کتے کا رنگ اس کتے سے ملتا جلتا ہے اس لیے میں نے تو نسبت رنگ کا ادب کیا ہے۔

از خدا خواہم توفیق ادب

بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

حضور قبلہ عالم غریب نواز اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری المعروف حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں ہے کہ جب آپ اپنے پیرخانہ سے واپس لوٹتے تو کئی میل ننگے اور الٹے پاؤں چلتے نیز دادا پیرخانہ کی طرف ایک مرتبہ گندم سے لدے ہوئے گدھے جا رہے تھے تو آپ وفورِ عقیدت و محبت سے ان کو مٹھی چاپی کرنے لگے۔

صوفیاء فرماتے ہیں التصوف کلہٗ ادبٌ تصوف و طریقت سارے کا سارا ادب ہے تصوف کا دوسرا نام ادب ہے بلکہ عین ادب ہے معلوم ہوا جس تصوف میں ادب نہیں ہے وہ تصوف بیکار اور لایعنی اور جس طریقت میں ادب نہیں ہے

Marfat.com

وہ طریقت بے معنی ہے تصوف اور ادب دونوں لازم وملزوم ہیں بلکہ ادب تصوف کا جزو لاینفک ہے مگر آجکل کی ماڈرن طریقت وعقیدت جو کہ ادب سے خالی اور عاری ہے یہ بازیچہ اطفال کے سوا کچھ بھی نہیں ہے.

ع

تھوڑے رہ گئے لوک محمد قدر دان سخن دے

(عارفِ کھڑی)

Marfat.com

بیعت

کی

حقیقت

Marfat.com

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔

اے محمد! بے شک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوتا ہے بیعت کرنے کے بعد جس نے عہد شکنی کی تو اس عہد شکنی کا وبال اس کے نفس پر یعنی اس کی ذات پر ہوگا اور جس نے اپنے عہد کو جو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا پورا کیا تو اللہ اس کو عنقریب بہت بڑا بدلہ دے گا۔

احادیثِ مبارکہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام آپ کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے کبھی یہ بیعت ہجرت کے لیے ہوتی اور کبھی جہاد کی غرض سے بعض اوقات ارکانِ اسلام کو پابندی سے ادا کرنے کے لیے بیعت کی جاتی تھی اور کبھی میدانِ جنگ میں کفار کے خلاف ثابت قدمی کے ساتھ لڑنے کے لیے بیعت کی صورت میں عہد و قرار ہوتا اور کبھی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے بدعات و خرافات سے بچنے اور طاعات و عبادات کو زیادہ سے زیادہ شوق و رغبت سے

Marfat.com

کرنے کے لیے بھی بیعت لی جاتی تھی اور اسی ضمن میں رسول کریم علیہ السلام سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے انصار کی عورتوں سے مُردوں پر نوحہ نہ کرتے کی بیعت بھی لی تھی۔

چنانچہ ابن ماجہ شریف میں ہے کہ آپ نے فقراء مہاجرین سے اس امر کی بیعت لی تھی کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔ ان کی یہ حالت تھی۔ ان کا بیعت پر پابندی کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے اگر کسی کے ہاتھ سے کوڑا گر پڑتا تو وہ بجائے سوال کرنے کے کسی سے کہنے کے وہ خود گھوڑے سے اتر کر اُسے اٹھاتا۔ لیکن اس کے لیے کسی سے سوال نہ کرتا۔

بیعت کی چند قسمیں ہیں۔

۱:۔ بیعت جہاد

۲:۔ بیعت تقویٰ

۳:۔ بیعت توبہ

۴:۔ بیعت خلافت

۵:۔ بیعت اسلام

اب اس بات میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل ایسا ثابت ہو جو آپ نے بطور عبادت کے کیا اور آپ نے اِس کے متعلق خاص اہتمام فرمایا تو وہ فعل سنت سے کم درجہ کا نہیں سمجھا جائے گا۔ اب

Marfat.com

صورت یہ ہے کہ نبی کریم علیہ السلام اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ تھے اور اس نے جو کچھ قرآن مجید میں نازل فرمایا ہے اس کو سب سے زیادہ سمجھنے اور جاننے والے تھے نیز آپ قرآن وسنت کی تعلیم دیتے تھے اور اپنے ہر اقتدار کرنے والے کے اخلاق سدھارتے تھے۔ چنانچہ خلیفۃ اللہ ہونے کی حیثیت سے جو کچھ آپ نے کیا وہ بعد میں آپ کے خلفاء کے لیے سنت بنا اور بحیثیت قرآن اور حکمت کے معلّم ہونے اور امت کے اخلاق سدھارنے کے سلسلہ میں آپ نے جو طریقہ اختیار فرمایا وہ بعد میں علمائے راسخین کے لیے سنت بنا اس تمہید کے بعد ہم اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان امور کا بیعت سے کیا تعلق ہے۔ اور کس سے ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بیعت صرف خلافت تک محدود ہے اور صوفیاء جو اپنے مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اس کی کوئی اصلیت نہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ لوگوں کا یہ خیال خام ہے جو کہ سراسر غلطی پر مبنی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ہم ابھی بتا چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کبھی ارکان اسلام کو پابندی سے ادا کرنے کے لیے بیعت لیتے اور کبھی سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے کی غرض سے بھی بیعت لی جاتی تھی بلکہ صحیح بخاری شریف کی حدیث اس امر کی شاہد

Marfat.com

ہے کہ آپ نے جریر سے بیعت لی اور ساتھ ہی فرمایا تم پر ہر مسلمان کی خیر خواہی لازم ہے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے انصار سے بیعت لی اور ان سے یہ عہد و پیمان لیا کہ وہ خدا واحد کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں اور جہاں بھی ہوں حق بات کہیں۔ چنانچہ ان کی کیفیت یہ تھی کہ وہ امراء وملوک کے روبرو و برملا طور پر غیر حق کی تردید اور اس کا انکار کرتے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور ان سے یہ شرط کی کہ مردوں پر نوحہ نہیں کریں گی۔

الغرض یہ سب معاملات جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے بیعت لی ان کا شمار خلافت میں نہیں ہو سکتا بلکہ ان کا تعلق تزکیہ نفس امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے ہے۔

بیعت کے معاملے میں اصل حقیقت یہ ہے کہ بیعت کی بے شمار اقسام ہیں۔

بیعت کی شرائط

(۱) بیعت واجب ہے یا سنت ؟

(۲) بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت کیا ہے ؟

(۳) بیعت لینے والے کے لیے کیا شرطیں ہیں ؟

(۴) بیعت کرنے والے کی کیا شرائط ہیں؟

(۵) بیعت کرنے والے کے لیے بیعت کو پورا کرنا اور

Marfat.com

بیعت کو توڑنا کیا ہے ؟

(۶) کیا ایک یا ایک سے زیادہ پیروں سے (عالموں) سے ایک شخص کا ایک سے زیادہ بار بیعت کرنا جائز ہے ؟

(۷) سلف صالحین سے بیعت کے کون سے الفاظ منقول ہیں ۔

پہلے سوال کا جواب " کہ بیعت سنت ہے یا واجب "؟ یہ ہے کہ بیعت واجب نہیں سنت ہے اس لیے کہ ... ں نے حضور علیہ السلام کی بیعت کی اور اس کے ذریعہ تقرب الٰہی چاہا لیکن اس ضمن میں کہیں اس امر کی دلیل نہیں ملتی کہ جس نے آپ کی بیعت نہ کی وہ گنہگار ہوا اور نہ کسی امام نے رسول اللہ کی بیعت نہ کرنے والے کو برا قرار دیا ہے چنانچہ اس امر پر سب کا اجماع ہے کہ بیعت واجب نہیں ۔

دوسرا سوال " کہ بیعت کے مشروع ہونے میں کیا حکمت ہے " ! اللہ تعالیٰ کا دنیا میں یہ قانون جاری ہے کہ نفوس قدسیہ کے اندر جو نظر نہ آنے والی پوشیدہ کیفیات ہیں اس نے ان کو ظاہری افعال واقوال ہی کو اندرونی نفسی کیفیات کا قائم مقام فرمایا ہے ۔ علی وجہ التمثیل خدا اور خدا کے رسول پر ایمان لانا اور یوم آخرت پر ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا نفس کی ایک نظر

Marfat.com

نہ آنے والی اندرونی کیفیت ہے اور اللہ تعالیٰ نے زبان سے اقرار کرنے کو ظاہر میں اس کا قائم مقام بنایا ہے اسی طرح دو آدمیوں کا کسی چیز کی خرید و فروخت کے متعلق متفق ہونا ایک مخفی معاملہ لیکن خریدار اور فروخت کرنے والا کا زبان سے ایجاب قبول کرنا اس کا ظاہر میں قائم مقام بن گیا۔ یہی مثال بیعت کی بھی ہے جب ایک آدمی توبہ کرتا اور ترک معاصی کا عہد کرتا ہے اور تقویٰ پر مضبوطی سے قائم رہنے کا عہد کرتا ہے تو یہ ایک نفس کی داخلی کیفیت ہوئی اسی نفسی کیفیت کا قائم مقام بیعت کو بنایا گیا ہے۔

تیسرا سوال یہ کہ بیعت لینے والے یعنی مرشد کے لیے کیا ضروری شرائط ہیں۔

مرشد کے لیے ایک شرط تو یہ ہے کہ وہ قرآن وسنّت کا علم رکھتا ہو قرآن وسنت کے علم سے میری مراد یہ ہے کہ وہ اس میں درجہ کمال پر فائز ہو۔ مرشد کے لیے قرآن کا علم بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے تفسیر مدارک یا تفسیر جلالین یا ان جیسی کوئی اور اس کے معانی یا تفسیر پڑھی ہو اور کسی عالم سے قرآن کی تحقیق کی ہو اور اس کے معانی حل کیے ہوں، مشکل الفاظ کو سمجھا ہو اسباب نزدل کا احاطہ کیا ہو اور اعراب و قصص اور اس سے جو متعلق مسائل ہیں ان کا عالم ہو اور مرشد کے سنت کا عالم

Marfat.com

ہونے کا یہ معنی ہے کہ وہ حدیث کی "المصابیح" جیسی کتاب پڑھ چکا ہو اور اس نے اس میں تحقیق کی ہو اور اس کے مشکل اعراب کو حل کیا ہو اور حدیث میں جو دقیق مسئلہ آیا ہو فقہاء میں سے کسی ایک کی رائے کے مطابق اس نے تاویل و تشریح کی ہو۔

نیز مرشد کے لیے ضروری نہیں کہ وہ حافظِ قرآن ہو اور نہ یہ لازمی ہے کہ اس نے احادیث کی اسانید میں بڑی کرید کی ہو۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ تابعین اور تبع تابعین منقطع اور مرسل حدیث بھی لیتے تھے ہاں اس ضمن میں مقصود صرف اتنا ہے کہ اس امر کا حتی الامکان اسے ظن غالب ہو جائے کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتی ہے۔

نیز مرشد کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اصول فقہ، علم کلام، فقہ کے جزئیات اور ان کے فتاوی کا عالم ہو۔ ہم نے بعیت لینے والے کے لیے علم کی شرائط صرف اس لیے لگائی ہے کہ بعیت سے اصل غرض امر بالمعروف نہی عن المنکر، تسکین باطن کے حصول کی تلقین اور برائیوں کے دور کرنے اور اچھائیوں کے حاصل کرنے کی ترغیب وارشاد سے ہے اور چوں کہ مسترشد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تمام باتوں میں اپنے مرشد کی اطاعت کرے اس لیے اگر یہ مرشد عالم نہیں تو اس سے ان امور کو

Marfat.com

سرانجام دینے کا کیسے تصور کیا جا سکتا ہے۔

نیز مرشد کے لیے دوسری شرط اس کا عادل ہونا اور اس کا تقویٰ ہے مرشد کو چاہیے کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ دنیا سے بے نیاز ہو اور آخرت میں رغبت رکھتا ہو اور جو اطاعات و عبادات ضروری اور موکدّ ہیں اور جو ذکر و اذکار صحیح احادیث میں مروی ہیں ان کا پابند ہو اور اس کا دل برابر اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھے اور اس کے لیے یادداشت جو کہ ایک اہم مقام ہے ایک مستقل ملکہ بن جائے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عامل ہو اپنی رائے میں پختہ ہو مذبذب خیال کا نہ ہو اس کی اپنی رائے ہو اور نہ اس کا کوئی اپنا فیصلہ نیز مرشد کے لیے ضروری ہے کہ وہ صاحب مروّت ہو اور عقل تمام رکھتا ہو تاکہ جس چیز کے کرنے کو وہ کہے اور جس سے وہ منع کرے اس میں اس پر پورا اعتماد و اعتبار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ گواہی ان کی مقبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو جب گواہوں کو تم پسند کرو جب گواہوں کے معاملے میں یہ حال ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ بیعت لینے والے مرشد کے لیے یہ ضروری نہیں ہو گا کہ اس میں عدالت اور تقویٰ ہو تاکہ مرید

Marfat.com

اس پر اعتماد کر سکے۔

پانچویں شرط مرشد کے لیے یہ ہے کہ وہ مدت دراز تک مشائخ کرام کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے تربیت پائی اور نورِ باطن اور تسکین قلب اخذ کی ہو۔ نیز مرشد کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس سے کرامات و خوارق ظاہر ہوں یا وہ کسب معاش کو چھوڑ بیٹھے کیوں کہ خوارق اور کرامات ثمرہ ہوتے ہیں محض مجاہدات اور ریاضتوں کا۔ اور یہ چیز کمال شرط نہیں ہے اسی طرح کسب معاش کو چھوڑ بیٹھنا شریعت کے منافی ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ بیعت کرنے والے مرید کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں تو اس بارے میں تمہیں جاننا چاہیے کہ بیعت کرنے والے کے لیے ضروری کہ وہ بالغ ہو۔ عاقل ہو، شوق و رغبت رکھنے والا ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں ایک بچہ پیش کیا گیا کہ وہ آپ سے بیعت کرے آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کیلئے برکت کی دعا کی اور اس سے بیعت نہ لی لیکن بعض مشائخ تبرک اور نیک فالی کے خیال سے کم عمروں کی بیعت کو بھی جائز قرار دیتے ہیں تاکہ کہیں وہ ضلالت و گمراہی کا شکار نہ ہو جائیں

(اللّٰہُ و رسُولُہٗ اعلَم)

Marfat.com

علم لدنّی

وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا

(ترجمہ) اور ہم نے اس کو اپنے پاس سے علم عطا کیا
اللہ تعالیٰ کے پاس تو ہر چیز ہے پھر اپنے پاس سے علم سکھانے
کا کیا مطلب ہے؟

تعریف علم لدنّی

ہر وہ شے جو انسان کی ذاتی محنت کوشش اور جدّوجہد وغیرہ معمولی ذرائع کے بغیر حاصل ہوتی ہے وہ من جانب اللہ کہلاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے پاس سے علم عطا ہونے کے معنی اس علم کے ملنے کے ہیں جو کہ انسانی طبع ذرائع علم و استدلال تلاش و تحقیق کے بغیر خود بخود عطا ہو۔ یہی علم خداداد ہے اسی کو صوفیاء کی اصطلاح میں علم لدنّی کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو بعض اشیاء کے متعلق وہ علم عطا فرمایا تھا جو کہ تکوینی رموز و اسرار اور باطنی حقائق کے متعلق ہے اور یہ ایک ایسا مظہر تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے اہل حق پر یہ واضح کر دیا کہ عالم ہست و بود اس دنیائے رنگ و بو کے تمام حقائق اور واقعات سے اسی طرح پردہ اٹھا

Marfat.com

دیا جائے جس طرح کہ حضرت خضر علیہ السلام کے لیے بے نقاب کردیا تھا تو اس عالم کے احکام ہی بدل جائیں اور عمل کی آزمائشوں کا یہ سارا کارخانہ درہم برہم ہوجائے مگر دنیا اعمال کی آزمائش گاہ ہے اس لیے حقائق پر پردہ رہنا ضروری ہے تاکہ حق و باطل کی پہچان کے لیے جو ترازو قدرت نے مقرر کر رکھا ہے وہ برابر اپنا کام انجام دیتا رہے۔

علم لدنی حضرت امام غزالی کی نظر میں

امام غزالی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں علم لدنی وہ ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں نفس اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ موجود نہ ہو وہ تو اس روشنی کی طرح ہے جو کہ شمع غیب سے صاف و شفاف قلب پر واقع ہوتی ہے جو قلب کہ دنیوی لذتوں اور آلائشوں سے فارغ اور پاک ہو۔

(بحوالہ اصول تفسیر)

علم لدنی حضرت بایزید بسطامی کی نظر میں

حضرت سلطان العارفین شہنشاہِ نقشبندیت تاجدار روحانیت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ علماء یعنی علم لدنی کے منکرین کو فرمایا کرتے تھے کہ :-

Marfat.com

قَد اخَذ تُم علیکُم میتًا عن مَیتٍ ونحنُ اَخذ نا علمنًا عَن الحیّ الذی لا یَمُوتُ۔

(الیواقیت والجواهر امام شعرانی)

اے علمائے ظاہر تم نے اپنا علم میتا عن میت سے حاصل اور اخذ کیا ہے اور ہم نے اپنا علم حیّ لا یموت سے لیا ہے

امام غزالیؒ فرماتے ہیں قلب کے دو دروازے ہیں ایک عالم ملکوت اور ملاء اعلیٰ کی طرف ہے اور دوسرا عالم شہادت کی طرف ہے ظاہری علوم و معارف تو ظاہری دروازہ یعنی حواس خمسہ ظاہریہ کے ذریعے قلب میں داخل ہوتے ہیں۔ اور باطنی علوم عالم ملکوت اور ملاء اعلیٰ کے دروازہ سے قلب میں آتے ہیں۔ اور یہی حقیقت ہے کہ علم نافع وہی باطنی علم ہے جو کہ قلب و باطن میں سرایت کیے ہو۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ حوض میں پانی لانے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ نہر وغیرہ سے پانی لایا جائے اور وہ پانی حوض میں جمع کر لیا جائے۔ دوسرا یہ کہ اسی حوض کو اس قدر کھودا جائے کہ اسی میں پانی کا چشمہ جاری ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ پانی بہ نسبت نہر کے پانی کے زیادہ صاف ہوگا اور شیریں اور لذیذ ہوگا اور یہ روز بروز شیئاً فشیئاً زاید یعنی بڑھتا رہے گا۔ اور ہر آن ولمحہ پینے والوں کے لیے یہ تازہ پانی زیادہ سے زیادہ

Marfat.com

سیرابی اور تسکین کا باعث ہوگا بالکل اسی طرح قلب انسانی بھی بمنزلہ حوض کے ہے کبھی اس میں علم حواس خمسہ کی نہروں اور لوگوں کے ذریعہ لایا جاتا ہے اور کبھی خلوت وجلوت اور مجاہدہ و ریاضت سے قلب اس قدر صاف اور عمیق کر دیا جاتا ہے کہ خود اندرونِ قلب ہی سے علم کے چشمے ابلنے لگتے ہیں۔

(احیاء العلوم غزالی)

ایک اور مقام پر حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص عالم نہیں ہے جو کوئی کتاب سے اخذ کرے اس لیے کہ اگر وہ اس کو بھول جائے تو وہ جاہل رہے گا۔

فرماتے ہیں عالم تو حقیقتاً وہ ہے کہ جو اپنے رب سے جس وقت چاہے اپنا علم حاصل کرتا ہو بغیر حفظ و تدریس کے اور اسی علم کی طرف وَعلّمناہُ مِن لّدُنّا عِلماً میں اشارہ ہے اگرچہ ہر علم اللہ ہی کی طرف سے ہے علم لدنی وہ ہوتا ہے جو کہ بغیر کسی خارجی سبب کے خود بخود قلب میں من جانب اللہ آتا ہو۔

(اصولِ تفسیر)

مندرجہ بالا مذکورہ سلف صالحین کے اقوال سے یہ معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ بزرگان دین کو زیب سجادہ لوگوں کو عاری عن العلم یعنی ان کو علم سے کورا اور خالی سمجھنا یہ سراسر حماقت وجہالت پر مبنی ہوگا آج لوگ چند کتابیں پڑھ کر سلف صالحین کو ہدف

Marfat.com

تنقید ٹھہرانا شروع کر دیتے ہیں اور چہ میگوئیاں کرنی شروع کر دیتے ہیں اور خود انہیں علامہ و رازی و غزالی، مبلغ اسلام مفکر اسلام خطیب لازوال کہلوانے کا سر پر بھوت سوار رہتا ہے مگر یہ لوگ جن کی زبان پر سوائے خاموشی کے کچھ بھی نہیں ہوتا یہ لوگ سات سمندر پیے چکے ہوتے ہیں اور مَن صَمَت نجا کے مصداق ہوتے ہیں۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

حالانکہ انہیں کیا معلوم کہ علم تو ان کی نظر سے پیدا ہوتا ہے اور عالم کتاب و سنت ان کی نظر کیمیا سے بنتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے تو مولانا جامی سے پوچھو یا مولانا رومی سے یا پھر قدوۃ العلماء امام رازی سے پوچھو یا پھر حضرت اسمٰعیل شاہ صاحبؒ کرمانوالہ سے پوچھا جائے جو فرماتے تھے کہ میاں صاحب المعروف حضرت شیرربانی نے مجھے تمام علوم و فنون کے خزانے عطا فرما دیئے ہیں۔ اس بات کے عادل و متقی گواہ علامہ شیخ القرآن مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی ہیں جو کہ آپ سے طرح طرح کے علمی اور عمیق سوال کرتے اور ہر وقت جواب باصواب پاتے اور مسرور ہوتے کہ واقعی ہی فیضِ شیرربانی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

Marfat.com

نہ کتابوں سے نہ کالج کے در سے پیدا !
علم ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا
علماء فتویٰ دیتے ہیں کتاب سے دیکھ کر اور
اولیاء فتویٰ دیتے ہیں لوح محفوظ سے دیکھ کر
لوحِ محفوظ است پیش اولیاء
گرچہ محفوظ است محفوظ از خطاء

اہل علم کے لیے نصیحت آموز واقعہ

علامہ سید احمد بن مبارک اپنے شیخ نجم العرفان سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کا تذکرہ فرماتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ شیخ کی کرامات تو لاتعداد ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیخ کی باطنی معرفت اور لدنی علوم کی پرواز معلوم کرنے کے لیے ایک روز میں نے قصد کیا کہ شیخ سے حدیث صحیح اور غیر صحیح حدیث قدسی۔ حدیث نبوی اور قرآن مجید کے درمیان فرق معلوم کروں کہ محکمات کیا ہے اور متشابہات حقیقت کیا ہے اور مجاز۔ صریح کیا ہے۔ کنایہ۔ مفردات کیا ہیں۔ مرکبات و حروف خفی کیا ہیں اور جلی وغیرہ۔

میرے پاس علامہ سیوطی کی ایک ایسی جامع ومفصل کتاب موجود تھی جس میں علامہ سیوطی نے ان احادیث کو جمع کیا ہے

Marfat.com

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

بالآخر احمد بن مبارک کہتے ہیں کہ میرے ساتھ مجلس میں فقہاء و محدثین کی ایک جماعت تھی تو میں نے بے اختیار ہو کر شیخ کے دست مبارکہ کو بوسہ دیا۔

(فَاعۡتَبِرُوۡا یٰاُولِی الۡاَبۡصَارِ)

اللہ والے روشن ضمیر ہوتے ہیں
یہ آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

ایسے ہی ابن جوزی غوث پاک رضی اللہ عنہ کے درس قرآن میں گئے تو غوث اعظم نے ایک آیت سے چالیس نکات نکالے جس سے ابن جوزی کے رفیق خاص نے ابن جوزی سے کہا کیا آپ جانتے ہیں۔ کہا گیارہ تو میں بھی جانتا ہوں لیکن باقی کا علم نہیں

سرمہ کن در چشم خاک اولیاء
تا بہ بینی ز ابتداء تا انتہاء

معلوم ہوا اولیاء اللہ کے پاس باطنی بیٹری ہوتی ہے جس سے ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں ان کے پاس روحانی دُوربین ہوتی ہے جس سے ہر شے کو بھانپ لیتے ہیں ان کے پاس اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُومِن یَنظُرُ بِنُورِ اللہ کی ٹارچ ہوتی ہے جس سے ہر چیز ان کے سامنے عیاں ہو جاتی ہے۔

چنانچہ حضور داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ کے عین حیات

Marfat.com

جو عام طور پر تو مشہور ہیں لیکن سند کے اعتبار سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے تو میں نے شیخ سے دریافت کرنا شروع کیا۔ حالاں کہ شیخ موصوف ظاہری علوم سے ناواقف اور اُمّی تھے نہ کسی درس گاہ کے فارغ التحصیل تھے نہ علمی اعتبار سے سند یافتہ تھے نہ باقاعدہ درس نظامی پڑھا، لیکن باعث حیرت یہ امر تھا کہ ہر سوال کا جواب اس طرح دیا جیسا کہ ایک محدث اور امام فن و حدیث کا ماہر دیتا ہو اور معلوم ایسے ہوتا کہ انہوں نے جیسے اسی مسئلہ پر تحقیق کی ہے۔

چنانچہ میں متعدد آیات بینات و احادیثِ مبارکہ کے بارے میں پوچھتا رہا اور آپ نہایت ہی حلیمی و بردباری سے جواب باصواب سے نوازتے رہے اور صاف صاف لفظوں میں بتاتے رہے کہ یہ آیت ہے اور یہ حدیث میں نے عرض کیا اے شیخ کس طرح آپ اس فرق پر مطلع ہو جاتے ہیں فرمایا تم دیکھتے ہو کہ جب کوئی شخص شدید سردی کے موسم میں بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے دھواں سا نکلتا ہے اور جب موسم گرما میں وہ بولتا ہے اس طرح اس کے منہ سے کوئی بھانپ اور دھواں نہیں نکلتا اسی طرح جو شخص حضور علیہ السلام کے کلام کے علاوہ کچھ اور اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو اس کا کلام بے نور و سرور ہو کر اس کے منہ سے نکلتا ہے اور عارفین کے بارے میں فرمایا!

Marfat.com

ہیں جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو اس وقت کے علماء نے سمت سجدہ غلط قرار دی ۔ جب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی تو آپ نے انہی علماء کو بلایا اور خود امامت کے فرائض انجام دیتے اپنے روحانی تصرف سے مقتدیوں کی آنکھوں سے حجاب دور کر دیا ۔ جس سے انہیں کعبۃ اللہ نظر آنے لگا بعد ازیں فرمایا اب دیکھا کہ قبلہ کی سمت و جہت کس طرف ہے ۔

ایسے ہی حضرت سید الاولیاء خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخارا رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین اولیاء کرام کے سامنے مثل دسترخوان کی ہے اور عاشق رسول مولانا جامی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں مثل ناخن کی ہے ۔

اولیاء اور خشیتِ الٰہی و قیام اللیل

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَعْیُنٍ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ سَھَرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ غَمَضَتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ کہ آتش جہنم تین آنکھوں پر حرام کر دی گئی ہے ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روتی ہے ۔ دوسری وہ جو خدا کی راہ میں جاگتی اور بیدار رہتی ہے ۔ تیسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ

Marfat.com

اشیاء سے بند رہتی ہے۔

عینٌ بکت

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ میری آنکھ رونے والی ہے فرمایا آتش دوزخ سے آزاد ہو گئی اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ تن کی آزادی چاہیئے فرمایا جب چشم کی آزادی کی تو جان بلکہ تمام تن آزاد ہو گیا۔ علیٰ وجہ التمثیل جیسے چشمہ بغیر آب کے کام نہیں آتا ایسے ہی آنکھ بغیر آنسو کے کام میں نہیں آئے گی۔ یہ وہ آنسو ہے جو قیامت کے دن سات آسمان اور سات زمین سے گراں ہوگا۔

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا مَنْ بَکَا مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارُ۔ جو خدا کے خوف سے روتا ہے اللہ تعالیٰ آتش دوزخ اس پر حرام فرما دیتا ہے بلکہ قرآن مجید میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لیے دو جنتیں ہیں مگر آج اس گئے گزرے دور میں ؎

دن لہو میں کھونا تجھے اور رات بھر سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

Marfat.com

لیکن حدیث پاک میں ہے مَن تذکر خطاہُ وبکی عیناہُ رضی منہ جو خطا یاد کر کے روئے خدا اس سے خوش ہوتا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے جو گناہ کرے اور پھر ان گناہوں پر پشیمان و نادم ہو کر اس کی آنکھوں سے اسقدر آنسو نکلیں کہ پلک تر ہو جاویں خدا تعالیٰ اس کو تمام گناہوں سے پاک و صاف کر دیتا ہے اور ہر تن کے بال کے مقابلہ میں اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھتا ہے۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ میں ایک مرد فاسق رہتا تھا اور اس کا نام زراد تھا حضرت علی اس کے جنازے پر حاضر ہوئے اور کفن دفن میں بھی شریک رہے جب اسکو قبر میں رکھا اور بند کیا بعد ازیں اسکی والدہ روتی ہوئی آئی اور حضرت کا دامن ولائت پکڑ کر عرض کی کہ حضور میں نے اپنے لڑکے کا منہ نہیں دیکھا مجھ کو منہ دکھلا دو۔ جب وہ خاتون بہت روئی تو حضرت نے ترس کھاتے ہوئے اجازت دے دی جب مٹی پیچھے کی تو اس کے رخساروں سے ایسا نور چمکا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ رہ گئیں آپ بڑے متحیر ہوئے اور اس کا حال ہر کسی سے دریافت کیا۔ کہ یہ دنیا میں کون عمل کرتا تھا جس کے نتیجہ میں آج اس کا چہرہ منور ہے احباب نے عرض کی حضور یہ تو بڑا فاسق و فاجر تھا۔ جب رات پڑی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے خواب میں حضور علیہ السلام کو دیکھا اور اس نوجوان کو بھی آپکے پاس کھڑا دیکھا۔ دریں حالت حضور علیہ السلام نے فرمایا اے علی کیا جانتے ہو یہ نور اس نوجوان کے رخساروں پر کیسا چمکتا ہے آپ نے عرض کی اللہ و رسولہٗ اعلم ۔ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے فرمایا علی یہ نور آنسوؤں کی برکت سے ہے جب یہ نوجوان گناہ کرتا تھا ۔بعد ازیں خوفِ خدا سے اس قدر روتا کہ اس کے دونوں رخسار تر ہو جاتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے خشیت کے ساتھ اس کے رونے کی وجہ سے اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا

آج ہم ہیں کہ اتنے اتنے وزنی اور نایاب گناہ کرتے ہیں مگر آنکھوں میں ایک آنسو تک نہیں آتا اور مزید براں سنگ دلی کا یہ عالم ہے کہ ہمارا قلب و قالب پورے کا پورا شرم بنی اور خوفِ خدا سے عاری اور خالی نظر آتا ہے ۔

خدا کا خوف مٹتا جا رہا ہے
شقاوت کا عَلم لہرا رہا ہے
خدا حافظ فقیہان سیاست
شرافت کا جنازہ جا رہا ہے

دعوتِ فکر

حضرت امام حسن بصری ایک رات بامِ مکان پر اشار دیئے

Marfat.com

کہ مکان کا پرنالہ بہہ پڑا۔ نیچے سے ایک شخص گذر رہا تھا وہ پانی اسپر پڑا وہ شخص کچھ دیر وہی کھڑا رہا اور پوچھا یہ پانی پاک ہے یا پلید۔ حضرت امام حسن بصری نے آواز دی کہ یہ پانی پلید ہے کہ گنہگار کی آنکھوں سے نکلا ہے۔ اس شخص نے جب آپ کی آواز پہچانی تو وہ نعرہ مار کر بے ہوش ہوگیا اور بعد ازیں کہا کہ لوگوں اس جامہ کو میرے کفن کے لیے مامون و محفوظ رکھنا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

مَن بَکَا بِاشْتِیَاقِ المَولٰی فَلَہُ الجَنَّۃُ المَاوٰی ــ

جو شخص اشتیاق مولی میں روتا ہے اللہ تعالی اس کو مقربان درگاہ سے کرتا ہے اور باغ ارم سے نوازتا ہے۔

عین سہرت

وہ آنکھ جو ذکر الٰہی میں بیدار رہتی ہے مومن کا رات میں جاگنا اور بیدار رہنا ایک عظیم عبادت ہے۔ ارشادِ نبوی ہے رَکعَتَانِ فِی جَوفِ اللَّیلِ اِلَی اللّٰہِ خَیرٌ مِنَ الدُّنیَا وَمَا فِیھَا رات کے حصہ میں دو رکعتیں پڑھنا دنیا وما فیہا سے بہتر اور افضل ہیں اور رات کا قیام بہت بڑی سعادت وعبادت ہے جیسا کہ تَتَجَافٰی جُنُوبُھُم عَنِ المَضَاجِعِ سے اظہر من الشمس ہے۔

نیز روایت میں ہے کہ روز قیامت رات کو جاگنے

Marfat.com

والوں کو براق پر سوار کریں گے کہ ان کا رنگ مثل سرخ یاقوت کے ہوگا۔ اہل محشر مناجات کریں گے اور عرض کریں گے اے داور محشر یہ کون لوگ ہیں حکم ہوگا یہ وہ ہیں جو دنیا میں میرے لیے جاگتے تھے قیام ان کا خشوع کے ساتھ تھا اور خواب نہ تھی مگر سجود میں یہی میرے دوست ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے جو کہ حدیث قدسی میں وارد ہے جو کوئی نصف شب کو دو رکعت نماز ادا کرے میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور اس کو اٹھارہ ہزار عالم کی عبادت کا ثواب دیتا ہوں ؎

راتیں جاگیں تے شیخ سداویں راتیں جاگن کُتّے
ساری راتی پہرہ دیندے جیہاں وِنج رضا وچہ ستّے
در مالک دا مول نہ چھڈ دے بھاویں سو سو کھاون جُتّے
اُٹھ بلھیا ہن یار منا ئیے نہیں تے بازی لیگے کُتّے

عین غضت

یعنی منہیات سے اور خدا کی حرام کردہ اشیاء سے نظر کا محفوظ رکھنا چنانچہ روایت میں ہے حضور نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

Marfat.com

جس شخص نے اپنی نظر چھپائی اور بچائی محارمۃ اللہ سے۔ اللہ تعالیٰ اس پر آتش دوزخ حرام کر دے گا۔

ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ نجات کیا ہے فرمایا احفظ عینک اپنی آنکھ کی حفاظت کر۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قُل لِلمُومِنِینَ یَغُضُّو مِن ابصارھم۔ ایک اور جگہ حکم الٰہی ہے قُل لِلمُومِنَات یَغضُضنَ مِن ابصَارِھِنّ۔ آیت بالا مذکورہ میں مردوں اور عورتوں کو نظر کے جھکانے اور چھپانے کا حکم ہے آج بھی اگر ہم اس بھیانک اور تاریک دور میں ان آیات بینات پر عمل کریں تو فی الفور معاشرہ میں جنم لینے والے گھناؤنے جرائم کا فور ہو سکتے ہیں اور آئے دن نئے فتنے پیدا ہونے والے مثلاً بے پردگی مردوں کے مساوی حقوق۔ فحاشی و عیاشی و تصویر کشی ختم ہو سکتے ہیں مگر حیف تو یہ ہے کہ ہم نے قرآنی تعلیمات اور اسلامی روایات کو پس پشت ڈال دیا خدا کی قسم اگر ہم تعلیمات قرآن پر عمل پیرا ہوتے تو آج نہ ہمیں سرخ آندھیوں کا خوف ہوتا اور نہ سامراجی طاقتوں کا ڈر اور نہ ہماری نئی پود بے راہروی کا شکار ہوتی۔ اور نہ ہماری مسلم خواتین پارلیمنٹ مصر کے بیہودہ لا اور کالے قانون کی حمایت میں بیان دیتیں صرف اور صرف یہ قرآن سے انحراف کا ثمرہ ہے۔

Marfat.com

فضا مغموم ہوتی جا رہی ہے
ہوا مسموم ہوتی جا رہی ہے
ستم ہے بنت مسلم کی نظر سے
حیا معدوم ہوتی جا رہی ہے۔

بارگاہِ ایزدی میں استدعا ہے کہ پروردگار عالم ہم سب کو مزید صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور محبوب کریم کی محبت سے ہمارے دلوں کو مالا مال فرمائے۔

(آمین)

وَمَا توفیقی اِلَّا بِاللّٰہِ العَلیِّ العظیم

محتاج کرم

منصب علی مجددی شرقپوری

صدر مدرس دار المبلغین حضرت میاں صاحب

و

خطیب مرکزی جامع مسجد حضرت سلطان باہُو سیٹلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

اقوال حضرت مجدد الف ثانی

۱۔ دنیا میں آرام کے خواہشمند صرف بیوقوف ہوتے ہیں

۲۔ دین و دنیا علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں جب دنیا میں خداوند کریم کی رضا مقصود ہو وہ عین دین ہے۔

ذخیرہ
لاہور پاکستان

Marfat.com

نذرانہ عقیدت بارگاہِ

حضور شاہ نقشبند رح

اے شاہ نقشبند نقش مرا ببند
نقشم چناں بہ بند کہ گویند نقشبند
شیاً للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہم ز شاہِ نقشبند

Marfat.com

نصب العین

- دینِ متین کی صحیح ترویج کرنا۔
- لوجہ اللہ بلا معاوضہ تقریر کرنا اور تبلیغ کرنا
- خوشنودیِ خدا و مصطفے کے لیے کام کرنا۔

Marfat.com

خوشخبری

آئندہ قدم

منصبِ خلافت

انشاءاللہ العزیز جلد منظرِ عام پر آجائے گی۔

(منصب علی شرقپوری)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com